

نصوی اشاعت

النظامیہ

مفتی اعظم پاکستان

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی
مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی
مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی

پتہ: جامعہ اسلامیہ، پانی پت، جہلم، پاکستان

Contact at
0332 - 4217708
042 - 7657214

جامعہ اسلامیہ



شمارہ نمبر 4.5

جلد نمبر 4

ستمبر تا اکتوبر 2003

<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بزاروی</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>	<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بزاروی</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>	<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بزاروی</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>	<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بزاروی</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------

مفت محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم

<p>مولانا قاری حافظ عبدالرحیم</p> <p>مولانا خادم حسین رضوی</p> <p>مولانا فضل حنان سعیدی</p> <p>مولانا قاسم سعید الدین چشتی</p> <p>مولانا سرور احمد حسن سعیدی</p> <p>مولانا محمد طاہر تبسم قادری</p>	<p>مولانا قاری حافظ عبدالرحیم</p> <p>مولانا خادم حسین رضوی</p> <p>مولانا فضل حنان سعیدی</p> <p>مولانا قاسم سعید الدین چشتی</p> <p>مولانا سرور احمد حسن سعیدی</p> <p>مولانا محمد طاہر تبسم قادری</p>
-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------	-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------

<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>	<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>	<p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p> <p>مفت محمد عبدالقیوم</p>
-------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------	-------------------------------------------------------------------------------

مفت محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم

مفت محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم | مولانا محمد عبدالقیوم

حسن ترتیب

12	امداد اللہ	محمد ہادی نقوی
13	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا	نور محمد کوٹلی
14	عبدالحق اعجازی کے قلم سے	ادارہ
17	کاشف جمیل و مکارم	رونیہ اور سمیٹل
27	محمد یحییٰ محمد طاہر عزیز	رونیہ اور سمیٹل
34	مولانا محمد عبدالحکیم شرف قادری	قریبانیہ کرتا ایک سروقی پیدا شود
36	علامہ محمد شافعی تاش قصوری	بیکر عظم و محل شخصیت
47	شیخ حادیم محمد عبدالمجید مصری	مفتی محمد القیوم بزاروی کا حوالہ
52	حافظ محمد سعید اللہ	آدام مفتی محمد القیوم
58	کریم حسین الدین شاہ	سالہا یاد کرتا ایک سروقی پیدا شود
62	مولانا محمد حسن علی رضوی	حدیث و فقہ اور تدریس کا امام
70	قاضی مصطفیٰ کامل	شہر میں ایک چراغ تھا دردا
74	مولانا حافظ محمد عبدالستار سعیدی	علم و عمل کا حسین نمونہ
76	مولانا محمد صدیق بزاروی	میں نے ان کو کبھی پایا؟
84	پیر محمد حامد حسین سیٹھی	حسن اہل سنت و مرجع العلماء
88	مولانا محمد ظہیر احمد قادری	دوم حاضر کے عظیم محدث
93	مولانا قلام نصیر الدین چشتی	مفتی صاحب کا وصال اور خوار حاصل
106	مولانا حافظ خادم حسین رضوی	کارہ انکا عشق و مستی را میر
108	حافظ محمد کاشف جمیل	جو تیری ہڈم سے نکلا سوچ بیاں نکلا
111	مفتی محمد ہدایت اللہ پیروری	مفتی محمد عبد القیوم شخصیت و کردار
116	حافظ محمد ذوالشیر علی	چراغ سے پہا ہے چراغ
123	مولانا محمد بکر محمد قادری	علم و عمل کا کردار

126	مولانا احمد رضا شرف القادری	مفتی اعظم کا اعزاز تدریس
132	مولانا محمد اسلام سعیدی	مفتی اعظم ایک ہر جہت شخصیت
137	نادر شاہین	بے کی تو میں اسی چاند کی
141	قاضی عبدالداہم وائیم	بکھرے ہاتھیں — چند یادیں
146	مولانا سرور احمد حسن سعیدی	مفتی اعظم ایک مثالی شخصیت
154	مولانا محمد شافعی تاش قصوری	تحریک نظام مصطفیٰ اور امتداد العلماء
157	محمد فاروق شریف	اہل بیت فی القلوب و العظم
160	حافظ محمد اعجاز سعیدی	پیر سے امتداد — حسن کا صدق
162	محمد منیر احمد بدایلی بلوچ	علوم و فنون میں مہارت
164	سید سہیل الحسن شلم	بزار و زوجین اور مفتی عبد القیوم
166	پروفیسر ڈاکٹر عبدالستار سعیدی	یتیم خانہ
167	وجہد نور	میرے کانک میرے شیخ
169	مفتی علی احمد سندیلوی	محدث عصر
174	سید غلام مصطفیٰ راضی البخاری	ایک عالم ربانی
178	محمد شریف گل غوثی	مفتی اعظم — میری نظر میں
181	مولانا رشاد مصطفیٰ نقشبندی	سید تدریس کے شہنشاہ
183	حکیم محمد رسول قادری	استاذ العلماء و مہر اور دعویٰ کی نظر میں
190	حافظ محمد عطاء الرحمن	یادوں کے چند نقش
195	مولانا محمد آصف بزاروی	اچھے جاتے ہیں اسباب بزم سے
198	محمد اویس رضا قادری	میرا دل اور میری جاں مفتی اعظم
200	محمد عمران الحسن لاروٹی	میرے آقا سے محبت
203	صاحبزادہ فیض الرحمن قادری	مفتی اعظم سیاست دانوں کی نظر میں
207	نور احمد قادری	شیخ احمدیٹ — میری نظر میں
209	صاحبزادہ ابو بکر صدیق نیر	مرد مومن
212	کنور ربان	استقامت کے پیکر

215	محمد حجازی	سید محمدی جان اور محمدی جان زنگی
219	قاری منصور بخش	ایم وصال مفتی اعظم اور سعادت من
221	غلام حسین جیس	مفتی اعظم، ایک گورنارباب
223	صاحبزادہ امانت رسول	مفتی اعظم، عالم باعمل
226	محمد صدق حسین نقشبندی	مفتی اعظم حیات و خدمات کے آئینے میں
228	حافظ محمد سلیم نقشبندی	اب انور و حضرت چراغ ربانے کر
232	ابوالفضل عبدالعظیم قادری	آء 1 مفتی اعظم پاکستان
237	چوہدری محمد بشیر	Expression of condolence (انگلش)
239	محمد شمس الدین	A Reminder of Almighty (انگلش)
		مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک چشم کشا عہد
240	حکیم حبیب الرحمن قادری	حکیم حبیب الرحمن قادری
253	غلام مصطفیٰ بھٹوی	اک آداب نور قادری بھی چلا گیا
254	مولانا محمد اکرم شاہ	جائزہ اعلیٰ حضرت
		چشمہ شہداء کا خراج عقیدت و محبت
258	قاضی عبدالرحمن داعم	منقبت
259	مولانا محمد شمس الدین قادری	دریہ عقیدت بخسور مفتی اعظم
261	سرور احمد رضا شرف اللہ قادری	منقبت
263	سید یحییٰ بخاری	دریہ غلوں
264	محمد عابد الفضل قاتب	دریہ حسین بخسور مفتی اعظم
265	محمد الدین نورانی	منقبت
266	محمد اویس رضا	منقبت
268	سید غلام مصطفیٰ ریاض البخاری	منقبت
269	شیراز شاہ	منقبت
270	فضل احمد سلطان	منقبت
271	ریاض احمد رضا نورانی	منقبت

273	عبدالحمید نورانی	منقبت
274	محمد عثمان رضوی	منقبت
275	محمد محبت الدین	دریہ عقیدت بخسور مفتی اعظم
276	غلام قادر سعیدی	منقبت
277	حافظ محمد عبدالرشید	منقبت
278	حافظ محمد قیس الرحمن	دریہ غلوں
281	غلام محمد جلال الدین قادری	تاریخ و حالات حسرت آیات
		﴿تأثرات﴾
284	مولانا الشاہ احمد نورانی صدیقی	
285	صاحبزادہ سید مظہر سعید کاظمی	
286	غلام سید میاں عبدالخالق قادری	
287	سید مظہر قیوم شاہ نقشبندی	
287	غلام سید محمد عرفان شاہ نقشبندی	
288	غلام سید محمد ریاض حسین شاہ	
288	صاحبزادہ نور الدین قادری	
288	سید شاہ تراب الحق قادری	
289	مفتی جمیل احمد نعیمی	
289	ڈاکٹر خالق داد ملک	
289	شیخ محمد الیاس رضوی	
290	ڈاکٹر حامد شرف الدین	
290	شیخ فیاض احمد قادری	
290	مفتی محمد جان نعیمی	
291	غلام محمد سعید احمد سعید	
292	سید و جاہت رسول قادری	

292	صاحبزادہ میاں طہیل احمد شریکواری
292	صاحبزادہ میاں سعید احمد شریکواری
292	ڈاکٹر محمد سرفران احمد شیبی
293	علامہ ریاض الحسن قادری
294	حاجی ابو داؤد محمد صادق رضوی
294	غولہ محمد رفیق
294	سید فاروق شاہ سیالوی
295	نور محمد جلالی
295	محمد ظفر اللہ شاہ
295	محمد اکرم رضوی، مفتی حسین بھاری
295	اخلاق احمد تارڑ، قیصر امین بٹ
296	میاں خالد حبیب الحق الیودکھٹ
297	مولانا محمد عباس قادری
297	حاجی محمد طیب طیب
298	میاں سلیم اللہ اویسی
298	محمد خالد حسن مجددی
299	سید مصطفیٰ اشرف رضوی
299	صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ گیلانی
299	ابو آصف علی گیلانی
299	مفتی غلام لہریہ ہزاروی
300	مولانا محمد عارف نوری
300	محمد رفیق نوشاہی
301	قاری سید صداقت علی شاہ
301	مفتی محمد شفیع ککڑوی
302	علامہ سید ناصر حسین شاہ چشتی

302	علامہ صادق عباس
303	علامہ موسیٰ بیگ
303	قاضی حسین احمد
303	مولانا محمد عبدالملک
304	مولانا ظہور احمد
304	پروفیسر طاہر سجاد بھائی
305	پروفیسر محمد اسماعیل
305	علامہ حافظ محمد طہیر
305	سید محمد عبدالغفور شاہ قادری
305	مفتی محمد جمیل رضوی
306	قاضی محمد عبدالوحید ہزاروی
307	علامہ احسان اللہ قادری
307	قاضی سعید الرحمن قادری
308	علامہ ابو الشریف فضل محمد بھائی
308	ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلالی
309	ڈاکٹر انوار الحق بیدری
310	علامہ مفتی محمد عبدالرحیم
310	انجینئر محمد سلیم اللہ
310	مولانا محمد اقبال اعظمی
311	قاری اللہ بخش نوری
311	مولانا محمد شریف سعیدی
311	حاجی مہدی مجید
312	حاجی محمد افضل
312	مولانا محمد شمس علی سیالوی
312	مولانا محمد نصر اللہ جان ہزاروی

313	مولانا محمد الطیف
313	ڈاکٹر حافظ محمد شاہد حسین
314	علامہ محمد الحق ظفر چشتی
314	مولانا عطاء محمد گولڑی
315	علامہ الامام سولی سعیدی
316	علامہ سید محمد محفوظ الحق شاہ
317	صاحبزادہ حامد رضا
318	ابوسعید سید محمد حبیب الرحمن
319	سر دار محمد حیات خان
320	راجہ محمد عبدالقیوم خان
320	مفتی منظور الرحمن
321	قاضی محمد مظفر اقبال ریسوی
322	پیر مفتی احمد الازہری
323	صاحبزادہ پیر محمد اقبال احمدی
323	حافظ محمد نصیر الدین نوری
323	سید محمد بخش
324	حافظ محمد شریف جمالی
325	مولانا محمد اقبال صدیقی
325	مولانا واحد بخش سعیدی
325	صوفی الامام سرور قادری
325	قاری محمد اسلم نقشبندی
325	مولانا محمد یعقوب ریسوی
326	مولانا محمد طاہر سیالوی
327	مولانا ناصر احمد شاہ کر
327	حافظ سجاد احمد ہریالوی

327	حافظ محمد صدیق سعیدی
328	حافظ انکار احمد جٹ
328	حافظ محمد شہزاد امی
	(مخطوط)
330	ڈاکٹر محمد مسعود احمد
334	مولانا اقبال امیر اختر القادری
336	مولانا محمد اکبر نزاری
337	ابو نعیم محمد بشیر چشتی گولڑی
338	مولانا محمد بشیر مصطفوی
339	مولانا محمد الہام عطاری قادری
340	حاجی رفیع ہاسک
340	ابو ساجد الامام سرور ہزاری
341	غلام قریشی
342	خالد رحمان
342	علامہ عبداللہ کاک
343	راجہ محمد طاہر خان ایچ ڈی کیت
346	مفتی سید ذاکر حسین کاشی
346	وزیر بخش
347	مولوی محمد بشیر
347	مولانا بشیر حسین نقوی
349	مفتی محمد عارف سعیدی
350	غلام محمد بنی حیدر
350	سید ریاض الحسن شاہ
351	صاحبزادہ وقار امی

- 352 صاحبزادہ سید محمد ناصر عثمان گیلانی
353 مولانا محمد حسن علی قادری برہنوی
355 مولانا محمد ارجم برہنوی
356 مولانا محمد ادریس قریشی
358 مولانا غلام رسول صدیقی
361 حافظ ذبیحہ اللہ قادری
362 میاں محمد شفیع
363 مولانا محمد جمیل احمد رضا القادری
363 صاحبزادہ میاں عبدالوحید برکاتی
364 صاحبزادہ میاں عبدالحمید
364 میاں محمد فاروقی
365 سید محمد فاروقی شاہ القادری
366 نسیم بھائی
367 محمد اسلم رضا القادری
369 مولانا محمد نور المصطفیٰ برہنوی
370 مولانا ساجد حسین عطاری
371 مولانا محمد عرفان الحق نقشبندی
371 مولانا محمد کلیل خان
372 مولانا ابوہدیان نقشبندی
373 مولانا محمد کلیل خان
373 حافظ غلام بلین
374 مولوی محمد الصبور
375 حبیب الرحمن زاہد
375 حافظ محمد رفیق قادری مصطفائی
376 مقبول الرحمن نقشبندی

- 377 شیخ محمد سرور... محمد القیوم
377 مولانا احسان اللہ قادری
379 کاظمی غلام کبریا
380 مولانا محمد نور اسعدی
380 مولانا محمد ابراہیم برہنوی
381 حافظ عبدالعلیم نقشبندی
رپرٹ پٹنہ مفتی اعظم پاکستان
382 مولانا محمد اعظم نورانی محمد کاشف جمیل
مفتی اعظم کا انتقال پر ملال اور اخباری تراشی
386 برطانیہ کے اخبارات مولانا ابوالحسن قادری
390 پاکستان کے اخبارات مولانا طارق حسین سعیدی
396 تاریخ تفصیل علماء مقام قراء کرام (صفحہ ۱۰۰۰)
410 مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ کا آخری فتویٰ
413 گزارش نامہ میر مستول
415 اہل علم کے لئے خوشخبری لاہور
416 مفتی اعظم علیہ الرحمہ کی تاریخ وفات

☆☆☆☆☆☆☆☆

نوٹ:

تمام قارئین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اس ماہ ادارہ النظامیہ کی طرف سے جو "مولانا مہد رشید نسیم" شائع ہوا تھا وہ قبلہ مفتی اعظم پاکستان کی اچانک وفات کی وجہ سے شائع نہ ہو سکا۔ ان شاء اللہ آئندہ اس کو ضرور شائع کیا جائے گا۔ (ادارہ)

حمد باری تعالیٰ

پہا لے مجھ کو تو اپنی رضا کی چادر میں
 دعا کی اللہ ہوئی ہیں دعا کی چادر میں
 لک کی مانگ میں اٹھان کی ہے میرے لئے
 دھک کے رنگ کئے ہیں گنا کی چادر میں
 سر کی آگ سے جس دگر سے تو ہے وہاں
 را ہی جس سے یہاں خداد کی چادر میں
 دل سے ہوا یہ مگر میرے اٹھائے سے
 اگرچہ تو ہے کہاں مارا کی چادر میں
 شور ذات ہوا ہے میرے کرم سے مجھے
 کہاں ہیں وہ ساتھی وہی رسا کی چادر میں
 گاہ شوق سے لڑیو جبک اہی ام
 غن کے پھول کئے گاہ کی چادر میں

☆☆☆☆☆☆

شاعر: احمد اوریس

نعت سرور کونین ﷺ

کلام اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمہ اللہ

ممن امہ پہ ہذت کہتے
 لحدوں کی کیا مروت کہتے
 ذکر ہن کا پھیرے ہر بات میں
 پھیرے شیطان کا عادت کہتے
 منی قاریں رزے ہوں مجھ میں
 ذکر آیات ولادت کہتے
 لہذا میں مل جائیگا ہے دلوں کے دل
 بارسل اللہ کی سکرت کہتے
 کہتے چھا انبی کا سج و شام
 جان کارے قیامت کہتے
 شریک شہرے جس میں عظیم مصیب
 اس نے مذہب پہ نعت کہتے
 خالو ا محبوب کا حق ظاہر کیا
 عشق کے بدلے عداوت کہتے
 میرے آقا حضرت اپنے مہاں
 وہ رضا اچھا وہ صورت کہتے

حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال

شیخ علم و حکمت، پاسان لکڑی، قاضی الحدیث، مفتی اعظم، ہندوستان، حضرت علامہ

مفتی محمد عبدالقیوم خاں دیوبند رحمہ اللہ کا وصال ایک بہت بڑا سانحہ ہے۔

جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ آپ کے وصال پر ہر دل ٹھنک اور ہر آنکھ نم ہے سرزمین

پاکستان میں بھی نہیں پوری دنیا کے اہل سنت نے اس دکھ کو جس طرح محسوس کیا وہ ان تکفروں معلومہ

میں یقیناً کافر اور کفریت کے لئے آنے والے علماء و مشائخ مسلمانوں کی راہنمائی اور محرمات اس

کی اس گفتگو سے ظاہر ہے جو حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کی شہادت و حکم لکھ، استقلال و پاسوری

چند عہدست اور دینی اہل سرگرمیوں کے حوالے سے کی گئی اور خراج عقیدت پیش کیا گیا۔

بلاشبہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا سانحہ ارتحال ایک خاندان، ایک ادارے، ایک

حلقہ احباب و ملازمہ کے لئے نہیں پوری ملی، لکڑی اور روحانی دنیا کے لئے عظیم حادثہ اور ناقابل

علاجی نقصان ہے۔ کیونکہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ ایسی شخصیات صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ جس طرح عزم اور باصط عالم دین تھے اور آپ کی

لکڑی پر ہر از قہایت بلند و بالا تھی اس طرح آپ نے اپنے لئے نہایت دقیق اور اہم لیکن جان جو کھوں

میں ڈالنے والے مشن کا انتخاب کیا۔ ادارہ کا ایک جال، بچھاؤ، عظیم تقسیم، انسٹیٹیوٹ یا قادیان رضویہ

کو جدید انداز علمیت کے ذریعہ سے آراستہ کرنا و مدارس کو منظم و فعال بنانا اور اہل سنت و جماعت کو

ایک پابند فارم پر متحد کرنا وہ اہم منصوبے ہیں جو حضرت مفتی صاحب کا طرز اختیار ہیں۔

موجودہ صورت حال اور ہماری ذمہ داریاں

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ کے وصال سے جو غلام پیدا ہوا یقیناً اس کا بھہ ہونا

بہت مشکل ہے۔ لیکن خوش آمد بات یہ ہے کہ انہوں نے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کی تعمیر و ترقی

کے مراحل مکمل کرنے کے بعد شیخو بہرہ میں اس جامعہ کی ضروری تعمیرات اور تعلیم و تعلم کا انتظامی

سلسلہ بھی پختہ و تکمیل کو پہنچا دیا تھا۔

لڑائی رضویہ کی جد پر علمیت کا کام تقریباً مکمل کر دیا اور اب جو قصور اس کا مہم باقی ہے

اس مسئلے میں آپ کے معاونان خاص حضرت اسحاق العلامہ مولانا عبدالستار سعیدی صاحب مدظلہ

اسے پاپہ تکمیل تک پہنچانے کی بھرپور صلاحیت اور تجربہ رکھتے ہیں اور ان شاء اللہ یہ عظیم منصوبہ

تقریباً پاپہ تکمیل کو پہنچ جائے گا۔

جامعہ کے تعلیمی نظم و نسق کو ایک عرصہ سے انہوں نے حضرت مولانا عبدالستار سعیدی

صاحب کے سپرد کر دیا تھا اور خود اس پر دے عمل کی گروہی فرماتے، مفید مشورے دیتے اور ہدایات

سے نوازتے تھے۔

اور حدیث کی نگاہ کے لئے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں اپنے

بچہ شاگردوں کو تربیت اور عملی لڑائی کے طور پر درس حدیث کے لئے منتخب فرمایا بلکہ اپنی موجودگی

میں ان کو اس مسئلہ پر بخلا دیا تھا۔

قادیان بوسی کے مسئلے میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ نے خود اپنی (ظاہری) حیات

میں حضرت علامہ مولانا محمد نور القادری کی تربیت فرمائی اور وہ آپ کی مگرانی میں فتویٰ جاری کرتے

تھے۔ اب الحمد للہ وہ اس مسئلے میں کافی تجربہ کار ہو چکے ہیں اور پھر جامعہ کے اساتذہ سے ان کی

مشاورت کا روز و رات بھی نکلا ہے۔

جامعہ کے معاونین سے متعلق معاملات اور مسائل کے حصول نیز آعدان، خرچ اور حساب

و کتاب کا تمام نظام عرصہ دراز سے حضرت علامہ مولانا نظامیہ خاں دیوبند کے ذمہ ہے اور اس شعبہ کے

تمام کاموں سے کھلے آگاہ ہیں۔

استاذ العلماء مفتی اعظم پاکستان

کی وفات سے ایک شہید ہونے والا خلا پیدا ہو گیا۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عابد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ کے ایصال ثواب کی تقریب سے خطاب۔

(رپورٹ: محمد اکرام اللہ بٹ، احمد کاشف مہمل، ڈاکٹر شاہ کر)

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان محمد عابد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ کی خیم قل کل بروز جمعرات صبح دس بجے جامعہ نظامیہ رضویہ نی پورہ روڈ گودھارا اشٹوپورہ میں منعقد ہوئی۔

خیم قل کل میں زندگی کے مختلف طبقہ نگار سے تعلق رکھنے والے ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جن میں سے چند نمایاں شخصیات میں۔ صاحبزادہ حضرت علامہ مولانا سید مظہر سعید کاظمی شاہ

مدرسہ جامعہ اہلسنت پاکستان۔ صاحبزادہ سید حامد سعید کاظمی، ملتان۔ حضرت علامہ مولانا سید

فرقان شاہ شہیدی۔ حضرت علامہ مولانا سید مظہر قیوم شہیدی۔ حضرت علامہ مولانا سید المصطفیٰ

مہر قوی اسماعیلی۔ حضرت صاحبزادہ نور الحق مہر قوی اسماعیلی۔ حضرت علامہ مولانا مفتی ہدایت اللہ

ہزاروی، ملتان۔ مفتی جمیل احمد نعیمی، کراچی۔ حامی حلیف طیب، کراچی۔ مولانا غلام محمد سیالوی،

کراچی۔ سید وہاب ترمذی، رسول قادری، جسر میں ادارہ تحقیقات امام احمد رضا کراچی۔ ڈاکٹر سر فرراز احمد

نعمانی، لاہور۔ صاحبزادہ عبدالحق قنبر چشتی، بند سیالوی۔ پروفیسر سعید احمد اسعد، فیصل آباد۔ مولانا

مہاس رضا قادری، مکی تحریک کراچی۔ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری، مہر قوی اسماعیلی، مفتی عبداللطیف

جہاڑی۔ مولانا عطاء محمد چشتی، گلاڑی۔ صاحبزادہ سعید احمد شہر قوری۔ صاحبزادہ غلیل احمد شہر قوری۔

مولانا محمد اسحاق قنبر، راولپنڈی۔ مولانا محمد اکرام اللہ بٹ، مولانا محمد یعقوب رضوی، گجرات۔

صاحبزادہ عبدالرحمن شاہ والد۔ پروفیسر طالب حسین گروہی۔ مولانا قاری الہی بخش لوری۔ مولانا

صاحبزادہ بدر الزمان قادری، قاری محمد عالم چشتی، مولانا محمد غلام تائش قصوری، علامہ نعمت اللہ

ہمدانی، علامہ رفیع احمد حسینی، مناظر اہلسنت، مولانا محمد یوسف سیالوی، صاحبزادہ رحمان احمد

قادری، قاری رفیع الدین سیالوی، پروفیسر ڈاکٹر اشرف آصف جلالی، صاحبزادہ فضل الرحمن

جب تک حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ عظیم المدارس کے عالم اہل تھے خود سرکاری دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ میں قیام کو آپ کے حکام کی حیثیت سے قیام سامور لیاہٹ کی سعادت حاصل رہی اور جب دفتر جامعہ نجیب میں منتقل ہوا تو عظیم المدارس کی طرف سے لٹرائی کے لئے آپ نے اس فقیر کو حضرت علامہ ڈاکٹر محمد سر فرراز احمد نعیمی عالم اہل عظیم المدارس پاکستان کی معاونت کے طور پر ماحول فرمایا علاوہ انہی امدادات کے مذاکرات حکومتی، بینکنگ، مختلف سپرمارٹ وغیرہ میں شرکت کیلئے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ رقم کو اپنی مددگی کے لئے بھیجے تھے۔

حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے تین صاحبزادے حضرت علامہ عبدالصغریٰ ہزاروی، حضرت علامہ عبدالجبار السروقی، نصیر محمد، درس نظامی کے فاضل ہیں اور دوسرے صاحبزادے عبدالرحمن، موقوف علیہ کا امتحان دے رہے ہیں جب کہ سب سے بڑے صاحبزادے سعید احمد ملازمت کرتے ہیں۔

آپ نے اپنے تین صاحبزادوں کو اپنا علمی وارث بنایا جو آپ کے مشن کی تکمیل کی نگرانی پر صلاحیت رکھتے ہیں، جامعہ نظامیہ رضویہ اشٹوپورہ کا عالم و اہل آپ نے اپنے بھوئے بھائی جان عبدالرحیم صاحب کے پروردگار کا تقاضا پہلے کی طرح اب بھی اس نظام کو خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں اور ان شاہ اللہ چلتے رہیں گے۔

جب کہ جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے صاحبزادہ علامہ عبدالصغریٰ ہزاروی سلمہ اللہ جامعہ کے اساتذہ اور دیگر عملہ کی مشاورت سے اپنے والد ماجد علیہ الرحمۃ کے مشن کی تکمیل کیلئے مسند راہ ہیں ضرورت اس بات کی ہے کہ کابر علمائے اہل سنت بالخصوص حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کے ساتھی بزرگ علماء اپنی دعاؤں اور مفید مشوروں کے ذریعے آپ کے صاحبزادگان اور اساتذہ و علماء سے تعاون فرماتے رہیں تاکہ حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کا مشن باحسن طریق جاری رکھا جاسکے۔

☆☆☆☆☆☆

ہر ایک عالم ربانی ملت پاکستان کا قیام و ترقی سے رحلت فرمایا ہے۔ آج اس کی رحلت سے ہر سوار کی پھائی ہوئی ہے۔ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس کے لئے ہر رشتہ و تعلق استغفار کرتی ہے یہاں تک کہ پھر ہر سوار میں۔ مصروفی اس حد تک ہے کہ آج اس کا قیام مفتی صاحب کی رحلت پر سوگوار ہے۔

مفتی صاحب کی وفات پر مصروف ہونے والے ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔

مفتی صاحب کی رحلت پر ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔

صاحبزادہ افضل الرحمن اوکاڑوی

حضرت مفتی صاحب کی رحلت پر ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔ ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔

صاحبزادہ عبدالحق ظفر چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ولا تقرب منہم یسئل اللہ العذاب
اس بار جو ایہ من کے لئے کرت کر گیا ہے
پڑھیں کہ بہت یاد تھا اس بار سے شہر سے

جنگ میں اس طرح سے لڑائی لگتی تھی
اسے کاروبار ٹھہر گئی۔ سچی جھڑپیں
مفتی صاحب پر سے آج تک اس کی شایہ پاک حضرت علامہ راجہ جاسم صاحب نے ہیں
باقی نہیں صرف انہوں نے کہا کہ اس نے جہاں لگ پڑا وہاں پانی سہرا دو گیا
مفتی صاحب کی رحلت پر ہر رشتہ دار کی مدافعت کی وفات پر کاپ نہ تھا جتنا یہ دنیا و دنیا دار کے لئے ایک بڑا ہتھیار تھا۔

یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ

یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ

صاحبزادہ احمد اسعد صاحب لعل آباد

یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ

حضرت علامہ مولانا سید عرفان شاہ مشہدی

یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ
یہاں سے رسول کاوری صاحب جعفرین اور جعفریات صاحبہ

حضور مفتی صاحب اس وقت پاکستان میں ملک پر سے عالم اسلام میں شہرہ
علامہ فضل حق خیر آبادی اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی کے وارث تھے۔ ان کی زندگی مشق
مصطفیٰ سے معصوم تھی۔ اور حضرت مفتی صاحب نے بزرگوں کی چاشنی کا حق ادا کیا۔ آپ کا
تعلیم آپ نے دین آپ کی تعلیم آپ کی تدریس کا مقصود تھوڑی سی مفتی صاحب
امام سید کو یہ مہرہ تھا کہ آپ نے جسوں میں شروع ہوئے ہیں ان میں
کرا کے پڑھاتے رہیں گے اور مشن کو کامیاب تک پہنچیں گے۔

مولانا غلام محمد سیالوی صاحب

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع مدنی صاحب سے ان کی زندگی مشق
خدمت کی سہارا کی آپ نے ان میں بھی تربیت کی ہے۔
مفتی صاحب سے ان کی خدمت میں جو کام ہوئے ان میں سے جو کام ہوئے

صاحبزادہ میاں سعید احمد شریکواری

حضرت قید مفتی صاحب مدنی میں مشق و سنت و عبادت و تقویٰ سے ساری
زندگی میں اسلام کی خدمت میں ہے۔ حضرت امام قرنی سے چھ سال گزارے تھے جو کہ
حضور کے دست شہید ہو گئے تھے۔ یہی وہ مشق تھی کہ مفتی اعظم پاکستان کے جیسے میں کوٹ
کر رہا تھا جس کی بنا پر مساجد اور مدارس کا قیام و ترقی مفتی صاحب نے کیا۔

مولانا احمد علی قصوری

رسمائیں لکھا ان شخصیات حرج نہیں حاصل تھی ہیں ان میں سے مفتی اعظم ہیں
مفتی اعظم کی زندگی میں تربیت کے مسئلہ سے وابستگی ہے آپ کی طبیعت میں سوسائٹیاں
تھی کہ کوئی بھی حاتم وقت آپ سے ملے آپ سے ملے آپ سے ملے آپ سے ملے آپ سے ملے
یہ اعلیٰ وصف استقامت تھی۔ ان میں کوئی شک نہیں ہے آپ سادگی کے مشق کے وارث
اور وارث بھی ہیں۔

ان پر اللہ پسروری

قید مفتی صاحب نے ان میں تعلیم بھی کی اور تربیت بھی۔ آپ اہلسنت و جماعت کے
رہنے والے ہیں۔ آپ نے اپنے آپ کو ان میں کوشش کرتے رہے۔ یہ آپ کی علامت کا بھی
خدمت میں حاضر ہو اور میں نے مجھے رفقہ چوالیہ لکھا۔ یہ آپ مجھے سنا ہے کہ
یہ ایک سند کا بھی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا کہ میں جتنے بھی لکھا تھا۔ وہ اس کا بھی
کہ یہ سند اس پر ہے کہ آپ نے اس آدی لے کر چھاپا کہ وہ کون ہیں جو آپ نے فرمایا کہ
محمد رفیع مدنی ہیں

مدرسہ رفیعہ نعیمی

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع مدنی صاحب سے ان کی زندگی مشق
در کمال میں ہے آپ کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ کمال طبیعت مفتی صاحب ہیں آپ کے
میں صلاحیت یہ تھی کہ وقت کے ساتھ ساتھ آپ جاتے تھے۔ آپ فرمادے کہ
میں میں ساری آج کا وہ ہیں۔ ان کو اس سے قائم رہا ہے۔ ان میں کمال لکھا کہ یہ ہماری
دانش ہوگی۔ یہ ہم میں ہمارے ہمارے ہیں۔ آپ کی طبیعت تھی کہ ہم سب مسکاتے
تھے اور میں اس کام کے سے آپ نے کئی فیصد وقت عبادت و مشق سے کیس ہیں

صاحب محمد حنیف حبیب

مفتی اعظم پاکستان میں سے ان کی طبیعت ہو گئی تھی ان کی روحانیت کو بلند فرما
میں میں آپ کے پاس کی تربیت و ترقی ہے کہ آپ کا نام و وقار سے بڑھتا ہے
یہ بڑے آدمیوں سے ملاقات ہوئی سب بڑے اثرات کا اظہار کرتے تھے۔
میں صاحب حاصل کرنا ایک مسئلہ ہے اور مصعب کو حاصل کر کے اس پر برقرار رہنا اور
یہ کام کرنا اور مسئلہ ہے۔ ان کے لئے قید مفتی صاحب سے ساری زندگی مسئلہ حق
یہ کام کے لئے کام کیا۔

محرمی کے دن میں عیدوں کا کوئی بچہ نہ تھا وہ ساری رات دعا کی مسئلہ حل کی خیریت کے لئے دعا کرتے رہے۔ اور اس عید کی خدمت کرتے رہے۔
آخر میں صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

☆☆☆☆☆☆

بمقام مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی

کے عظیم سانحہ آرتھس پر صاحبزادگان مفتی اعظم علیہ الرحمہ،
اور سائنڈ کریم و طلبہ جامعہ نظامیہ رضویہ، پور و شیخوپورہ سے تعزیت کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں رب کریم جل شانہ حضرت مفتی اعظم پاکستان کو جو برحمت میں چر عطا فرما کر جنت طردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ سب کو اس کے عظیم مشن کو جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خمدگان

محمد کرام اللہ ہٹ حافظ محمد لواز بشیر جلالی
حافظ محمد کاشف جمیل حافظ محمد صدیق سعیدی
نثار احمد شاہ کر حافظ محمد سجاد احمد ہری لوی

شیخ الاسلام مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کی خدماتِ دینیہ ہمیشہ یاد رہیں گی۔

جامعہ نظامیہ رضویہ پور میں حتم قل کی تقریب سے علماء کا خطاب

پنجاب اسلام آباد محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

(شیخ عبدالقادر محمد امین صاحب مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے)

پورہ کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ میں مورخہ ۲۹ اگست ۱۴۰۲ھ کو جامعہ نظامیہ رضویہ کے بانی مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

اس موقع پر جامعہ نظامیہ رضویہ میں جامعہ نظامیہ رضویہ کے بانی مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

تقریب میں مقامات کے اہل علم و فضلہ نے جامعہ نظامیہ رضویہ کے بانی مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

تقریب میں مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

مولانا مفتی محمد تقی عظیم پرستان صاحبزادہ محمد سعید مظہر عید کا ملی صاحب سے حضور قدس مفتی عظیم پرستان کی بلندی اور بات کے لئے دعا فرمائی۔

قرنہا باید کہ تا یک مرد حق پیدا شود

بایزید اندر خراساں یا اولیس اندر قرن

ترجمہ علامہ محمد عظیم شریف قادری

مفتی اعظم پاکستان سر محمد رفیع مہدی لاہور
 اندر تقویٰ حالت میں نہ رہے۔ اس میں اتنی سیج کا ماحول ہے کہ ان کی حالت دلاتے
 ایک وقت میں دو عالمی مسائل کا سامنا ہے۔ ایک ملک میں بددعا اور دوسرے میں اور
 اور عثمان کارنامے ہمیشہ کے لئے خطرناک ثابت ہو رہے ہیں۔

ان کے بارے میں یہ کہا اور سب لکھیں ہو گا کہ وہ اپنی ذات میں یہ رہتے ہو کہ وہ
 انکی اور کا مجموعہ ہے۔ جامعہ کا یہ مضامین لاہور شیعہ کے عالم اعلیٰ تھے پاکستان بھر کے
 مدرسہ اسلامیہ کے عظیم عالم دین کے طویل عرصہ تک ناظم اعلیٰ رہے اور اب اس کے صدر تھے
 جس وقت اسلامی کی سپریم وکیل کے دفتر میں اور صبا دانش اور کے سربراہ تھے پھر کیا حال
 کہ کسی ادارہ کا کام اور امور رہا اور جس کام میں ہاتھ دیتے تھے اس کے سے اپنی قیادت میں
 صرف کر دیتے تھے اور یہ وہاں مفتی کے کمرہ ہے اور وہاں اس کے کمرہ ہے جہاں لکھیں اور وہ
 اس وقت وہاں وقت سے کوئی حالت ہو جائے اس کے خلاف میں شرکت تھی۔ اس وقت اس
 سب کاموں اور سرکاری شے لکھوں میں شریک ہوئے تھے اور وہ مسئلہ مدرسہ پر حاضر رہے اور
 دوسرے مدرسہ میں جتنے سہاق ہمارے ان سے کچھ روٹی پڑھاتے تھے غرض یہ کہ وہ ہم تعلیم میں رہتے
 مسلک اہل سنت و جماعت کے لئے اور یہ کئے تھے کہ ان کے تک جائے کہ سے تیار رہتے تھے
 انکی جیل اس وقت کیں تو یہ ہے اعظم امت کا وہ انکی تو درست ہو۔
 ولایتی مشنوں خدا لا الہ الا لاہ اور لا یخالوں لومۃ لانہا کج صدق ہے۔

فقیر تقریباً دو سال رہا تا کہ صاحب علمی میں اور مجموعی طور پر انکی سارا وقت مدرسہ میں
 رہا۔ یہ مضامین میں مفتی صاحب کے یہ سہا پہلے لکھیں گے تو یہی درجنوں تھا تو یہی
 میرا نور بصیرت تمام کر دے
 اللہ تعالیٰ انکی دست و پور میں بند دہانہ جگہ عطا فرمائے اور اس کے قائم کردہ
 کو جس قیامت تک شاد و تندرست رکھے اور ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں میں اپنے
 اور ان کے جنوں کیلئے اور ان کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ انکی یہ عظیم حاد پر داشت
 سے انکی عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

ہیں تو کسی نے ہیں موت کے منتظر
 ایک جبری موت نے سب کو دلا دیا

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کا سانحہ ارتحال

مفتی اعظم پاکستان سر محمد رفیع مہدی لاہور
 ان کے انتقال پر اس کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں میں ہوا کہ ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں میں
 وہاں لاہور شیعہ کے دفتر میں ہوا کہ ان کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں میں
 ان کو میں کہ خدا تک تقویٰ کو صبر جمیل عطا فرمائے وہ لکھیں مفتی اعظم
 ان کے فیضان کو ہماری دوسری فرمائے۔ آمین، بھائی سید الرحمن
 غمزدگان

محمد حارثی لوی، شمس العلوم کراچی۔ محمد ندیم نقشبندی، جامعہ نقشبندیہ سہیل شریف
 سید غلام مصطفیٰ شاہ ریاض البخاری جامعہ نظامیہ شیخوپورہ

پیکر علم و عمل شخصیت

استاذ العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی رحمۃ اللہ علیہ

تقریر حضرت علامہ مولانا محمد طاہر صاحب قسری مدظلہ العالی

علم و فنون معاویہ میں تاریخ و ادب کی تربیت حاصل ہے۔ یہ پیدائش کا شکر ہے جس کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اساتذہ و تارکین شریعت، انکس و تارکین، اس سے تعلقات بنائے۔ اعلیٰ درجہ کی معاشی و معاشرتی پیمائش کی تاریخ، اقتصاد کی نقطہ نظر، شہادہ و سبب و کار، تاریخ انکس پرانی ہے۔ شہادہ و خیالات میں شہادہ و سبب و کار میں

دیگر موضوعات کو چھوڑ کر صرف جال کی تاریخ پر توجہ دیا۔ اس کی ایک طرف سے اس میں ان گنت کتابیں معروض و جود میں آئیں اور یہ پیدائش ہے جس سے اس کا سبب ہو گیا۔ لیکن ہر ایک کی تاریخ میں لکھی جاتی ہے جس کا مقصد اس پر نہیں کیا جاتا۔ ہر کسی کی تاریخ میں لکھی جاتی ہے جس سے توجہ حاصل کی جائے۔ اس میں وہی حاصل ہوتی ہے۔

آج ہمیں ہزاروں سال پہلے کے زمانہ سے اساتذہ کے احوال و آثار اور کیفیات پر مباحثہ حاصل ہو سکتی ہے جسے ہم نے دیکھا تک نہیں۔ مگر صلاحت و توجہ میں اسے جلد کرنا چاہیے۔ ہمارے اور پڑھنے سے، جسے ہمارے اور پڑھنے سے دیکھا تک نہیں کی دیکھا تک نہیں، اسی سے توجہ کرے۔ اسی کی داستان اور اس کی کہانی ہے۔ آخر کیوں؟

اس کا مختصر سا تو یہی جواب ہے کہ اس کے کارہائے خیر میں جا کر ہوئے اس سے احوال کی تشہیر ہوئی اس کے علم و فنون سے۔ صرف وہی خود پر سے مقبولیت سے ہوا، بلکہ اس کی پراثر آواز سے ہم کشمکش کا مصداق منظم پر گاہوں ہوئے۔ کیا ہے اس کی خدمات کے مغرب ہوئے یہاں تک کہ آفاق میں بلند تر مقام نصیب ہوا

۱۔ علمی شخصیات کی ہر دست و پاؤں ہے۔ عصر حاضر میں ہمارے احوال و امور کی تاریخ و احوال کا احاطہ نہیں کیا جاسکتا۔ اساتذہ و تارکین شریعت، انکس و تارکین، اس سے تعلقات بنائے۔ اعلیٰ درجہ کی معاشی و معاشرتی پیمائش کی تاریخ، اقتصاد کی نقطہ نظر، شہادہ و سبب و کار، تاریخ انکس پرانی ہے۔ شہادہ و خیالات میں شہادہ و سبب و کار میں

دست و تعلیم و تربیت

مدرسہ مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی مدظلہ العالی میں تعلیم و تربیت کے لیے ایک نیا ادارہ بنایا گیا ہے۔ اس کا شرف حاصل ہے اور یہ سبب و کار ہے۔ اس کی تاریخ میں لکھی جاتی ہے جس سے توجہ حاصل کی جائے۔ اس میں وہی حاصل ہوتی ہے۔

۲۔ ۲۹ شعبان ۱۳۵۲ھ / ۱۹۳۳ء کو ہمارے والدین نے ایک نیا ادارہ بنایا۔ اس کا شرف حاصل ہے اور یہ سبب و کار ہے۔ اس کی تاریخ میں لکھی جاتی ہے جس سے توجہ حاصل کی جائے۔ اس میں وہی حاصل ہوتی ہے۔

بس پھر اہم دوسرا کوئی تعلیم نے سے وقف کر دیا کیا آپ فرماتے تھے نہ جہاں تک
مجھے یاد پڑتا ہے میری عمر سات آٹھ سال ہوگی کہ مجھے والد ماجد نے صوفیہ شریفہ خلیفہ مجربات
کے ایک دینی مدرسے میں داخل کیا اور وہ مدرسہ حضرت شیخ عالم گزالی صاحب نے قائم کر رکھا
تھا میں گوچر علی علم درس سے سرفراز تھے بلکہ انھوں نے کسی حد تک میرے لئے فائدہ دیا
جس کی تہمت محمد عبدالغفور نے یہاں تک گہری نظر کی تھی کہ اسے قویہ سہرا و کار نامہ لکھ دیا
میرے پر لکھا تھے۔

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالغفور ہزاروی حیدرآباد سے جو مدرسہ شریف کے علاوہ
چکستان سے متعدد دینی اداروں میں لکچرر تسلیم ہوئے اور سرکاری دارالعلوم عربیہ اسلامیہ
ہزارہ سے ۹۵۵ء میں سند فطرت حاصل کی بعد ازاں ۱۰۰۰ء میں حضرت محدث، مفتی
چکستان مولانا عبدالغفور صاحب مدظلہ کی قیادت میں دارالعلوم عربیہ اسلامیہ کی خدمت میں ایضاً پڑھائے گئے۔
چنانچہ ۹۵۶ء میں ہامہ صوبہ، نظام سداغ علی آباد، سے سند حدیث اور تفسیر ضیاء حاصل کی۔
سرکاری دارالعلوم عربیہ اسلامیہ میں پب کی استاد ہندی کے مبارک مقرر ہوئے، مگر کاب
الاسلام کے علاوہ حضرت محدث اعظم پاکستان مولوی خاں کاشمیری، مفتی شمس الدین حضرت علامہ
ابوالحسن قادری و حرری رمال حضرت علامہ سید محمد سعید عالمی اور مولانا علامہ حضرت علامہ
الافتاحی عبدالغفور ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ بھی موجود تھے۔

آپ کے جلیل القدر اساتذہ کرام :-

حضرت علامہ مفتی محمد عابد قیوم بزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اس شخص نے جو اس شخص کے حضور رائے طلب کی ہے اس میں اس کا براہ راست رائے کے سامنے نہ گئی اور اس کے جانے میں اس کا ایک نظر سے ہی معلوم ہو جائے کہ آپ کی کرامت و بصیرت انتہائی عظیم اور بلند مرتبہ مستیوں کی مرہون منت ہے۔

باز کھل کا مدرسہ چارج بھی نہیں سمجھا تھا کہ آپ نے استاد اُردو کی حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ سے جامع مسجد خرمیہ میں جو درس مسلمانانہ میں "جامعہ نظامیہ موسیقی" کی بنیاد رکھتے تھے، یہی ہجرتِ اہل بیت سے لے کر حضرت محدثِ علم کا سلسلہ کے آپ و طلبہ یا آپ کے چاہنے والے ہیں حضرت محدثِ علم کا سلسلہ یا استاد کے علم کا نام ہے جس کے پیروں میں "علومِ اسلامیہ" کی تعلیم دینی ہے۔ استاد کے نام کی بنیاد سے ہے یہی درسِ اسلامیہ یا جامعہ نظامیہ موسیقی ہے جس کے پیروں میں علم کی تعلیم کی بنیاد ہے۔

لاہور تشریف آوری:

حضرت قید مفتی محمد عبد قویم دہلوی صاحب سے پہلی بار، شریف آباد میں
وصاحت کرتے ہوئے تھے۔ ان کا انتقال ۱۳۸۵ھ بمطابق ۱۹۶۵ء میں صوفیہ صاحبہ کا یہ گری
نام لڑا آپ نے حضرت محدث عظیم الشان کی خدمت میں رہاں یہ تھوڑے سے دور آئے گا
شکر، نافرمانی میں تحریر فرما، مولانا مفتی محمد عبد القیوم صاحب دہلوی صاحب سے دور آئے ہیں، یہ
دوسرے سے لے بھیجے گا۔ چنانچہ کٹھن عظیم الشان صاحب نے "تیسیر فرماتے" وہ سے جانورو
نکاحیہ رضویہ سند دہلی میں غرض سے مجھ سے دور آئے وہ سے عداد تہذیبیہ اور وصاحت کے علاوہ
سرمایہ کی فراہمی میں بھی خوب محنت سے مصروف۔

مجموعوں سے مشاہدہ ہے تاکہ ہر قسم کی آزمائشوں اور امتحانوں وغیرہ پیشانی سے بروہیت کرے کی طرح یہ نوعیت کی روایاں اور دلائل منکرہ و باقی شے نگر امن قرآنہات مسائل تکبہ راحت و لطافت کی فیصلہ دہوں کو سمجھا دے۔

چامہ لفظ میں دھوپ یا سورجی ہوا دشوار اور کھڑا ہوا کہ ۳۰ مئی ۱۹۲۹ء کو دہلی میں مسجد
خمسپا میں بے سرو سامان کے عام جلسہ کی گئی۔ حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد
سردار احمد رحمانی شمس الدین نے شریف کے ہتھی سے تعاریف کی جبکہ حضرت مولانا عابد علی سردار
ضوی صاحب مہتمم، حضرت مولانا مفتی محمد عبدالصوم بریلوی مدنی و انعام مقرر ہوئے

علوم و ادب اسلام کا یہ سما چار اچھی بڑگ وہا بھی نہیں پیدا ہو پا رہا تھا نہ تعلیم شہس
 ۱۶۶۷ء کو حضرت محدث عظیم الشان اصال فرما گئے وہاں کے بعد چار محدث خصوص
 ۱۶۷۰ء میں محدث سید علی علیہ السلام کا پیدا ہوا کی رہ گئے تھے حضرت شہس
 ۱۶۷۰ء میں محدث سید علی علیہ السلام کا پیدا ہوا کی رہ گئے تھے حضرت شہس
 ۱۶۷۰ء میں محدث سید علی علیہ السلام کا پیدا ہوا کی رہ گئے تھے حضرت شہس

جہاں تک میرے صوبے کی تاریخ و مصائب و آفات و عداوت سے مراد ہے، ان کے متعلق
 جب سے مجھے جملہ عربین و اشفاق اور مصر و باجی کی ذوق و اشتیاق سے مل
 رہا ہے، محبت نہیں بلکہ محبت ہے، آپ کو بتاؤں، مصر کے حوالہ کا تذکرہ کرتے ہوئے
 میں نے جملہ عربی و اسلامی عقائد و عقاید کو جس طرح بیان کیا ہے، ان خصوصیتوں
 سے اعلیٰ اور ان کی عظمت سے جو عقیدہ ہوتا ہے، اس کا بیان ہے، آپ کو بتاؤں، میں نے یہ
 حق و کاف کے مسائل کی تشریح کی ہے، عداوت سے مراد وہ تھا، جو ترکیب و تمدن و پیشانی سے
 نہیں مرے ہوئے، جو ہے، پرانی تعمیر و ترقی کے لئے، بدلتا و قائم ہوئے، ان میں سے نئے رائج
 ہے، اس کے لئے کہ وہ "یہاں نظام سے صوبہ پروردگار" بھی جا رہا ہے، ان کا بیان کیا جا رہا ہے

تحریکی خدمات

حضرت مولانا مفتی محمد عبد قیوم - اہل مدظلہ فاضل ایک قصبہ ویدرہ - سنہ ۱۳۸۵ھ
 شہادت عیسیٰ کہیں جتنے جگہ آپ کی نگاہ کی بصیرت اور ست بڑی دور رس نگاہ کی انکسار
 نام میں سیا کی شہ پر وہاں ہوئے وہاں تہذیبوں پر آپ نے یقین گیری کی اور گہرائی سے کام لیا
 ان کی تحریک میں آپ کی خدمات کی وضاحت و راجس میں جو ایک شہرہ ہوتا تو یہ غلط محض
 آپ اور آپ کے شاگرد جو احمد نظامیہ اصولیہ سے درس لیں اطلباء سے دو گارہ سے نمایاں رہے عوام
 کے میں جو تاریخ کا ایک باب - چلے ہیں انہیں سند میں راقم اس مرتبہ کو شائبہ "خریب
 احمد محض میں احمد نظامیہ اصولیہ کا ذکر راجس پر واضح ہے جس میں آپ کی سرپرستی میں جامعہ

کے مددگارین و طلباء سے جس عزم و اہمیت جانشینی و نذرانی کا مظاہر کیا۔ جس کو شاہی بارش کے فائدہ والی گویوں اور آسوتیس کی ہائے سے نکلنے والے کے ساتھ ساتھ میدانِ صومالیوں سے دوچار ہوئے۔ یہی وہ انسانی تصویروں شہا علی اور قلمی راہروں تصویلی طور پر بھی جا چکی ہے۔

ایک سے بڑھ کر

جس کو قیدِ مفتی صاحب سے ہے شہرِ عالمی اہمیت سے دارنا ہے جس میں شہرِ عالمی اور انسانی صورت میں رہنے کی طرح کی جاری ہے مگر تنظیم مددوں کی منت پاکستان کا معرک اور میں رہا آپ کا وہ عظیم شان کا جس سے ہمارے پاکستان اور ترقی و ترقی کے لئے ہر سے رائد بل منت و اہمیت سے قاضی و ترقیوں کی پیٹھ دارم پہنچ ہیں جہد و محنت سے ٹانگوں اور سے بھی تنظیم مددوں کی منت لائی ہے جہاں ہیں تنظیم اور مددوں کی منت پاکستان کی اہمیت و اہمیت کو مدد سے تنظیم کی جاتی ہے جس کی مدد کی برکات و عظیم مس عظیم ہیں کتنے ہی ادارے و ادارے تقسیم ہمارے ہیں جس میں تنظیم اور اس کی مدد سے اوقات میں جگہ کی سکون اور کا ہوس حتی کہ شہر میں ہونی تنظیم کے مقصد ہمارے اہمیت و اہمیت سے ہے ہیں تو ہی اصولی و اصولیوں میں بھی رہی مدد سے متحدہ اہمیت کو پہنچا دیں اور اس میں کامیابی کا کریمت حضرت قید مفتی کی اسے مشورہ و صفات کو چاہئے۔

بحیثیت منتظم اعلیٰ

حضرت قید مفتی صاحب اس نکتہ اوصاف و قید و نکات سے ہمید سے مرصع تھے آپ کی ہے شہرِ عالمی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جامعہ اسلامیہ و صوبہ کے نظام و انصرام میں بڑی دور مددگی اور مہارت ہمارے کام پہنچنے والے نکاحی امور میں ہر ایک شعبہ سے جو صاحب عظیم سے ہے پہلے شعبہ کو خوش سونے سے چاہئے کہ اصل اور ہی دنی حضرت مولانا غلام فرید صاحب ہر دوں شعبہ اور تعلقات عام سے تعلق رہتے ہیں جبکہ حضرت مولانا غلام فرید عبدالرحمن عبدالرحمن

جس باہم تعلیمات جامعہ ہونے کی حیثیت سے بڑے احسن پیرائے میں آپ کی معاوضت کرتے رہے، جامعہ کے مدرسین و اساتذہ کرام پر مفتی صاحب کو اتنا اعتماد تھا کہ شاہد و تاراج کسی حالت میں اور ان اسباق جا کر چاہئے ہو چکی وہ ہے کہ اساتذہ کرام بڑی چالشان اور محنت سے قدر کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں مفتی کی دست تو یہ ہے کہ جامعہ کے اساتذہ کرام ہر دوہ - حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ سے ارشد و توحید میں سے ہیں ایک جہد تھی کہ حضرت مفتی صاحب عظیم ان قلب سے جامعہ کے داخلی و خارجی معاملات کو سرانجام دے رہے ہیں خوش بخت ہیں یہ حضرت میں سے یہ کریم احسن ان سرپرستی نہیں دینی ہے تاہم اعلیٰ کی جہاں رہا کہ شہرِ عالمی کی ایک کت پہلی جس کا نام جامعہ کی منت سے آسان علم و سہا پہنک رہا ہے۔

جامعہ کی ترقی کا راز

جہاں تک میں سمجھتا ہوں جامعہ مفتی صاحب کی شہر و آفاق اہمیت و شہرت کا باعث حضرت مفتی صاحب کا اتنا انداز پر کامل توکل اور کی کریمہ ہستی کی نگاہ و محنت پر ہر دوسرے کئے کے ساتھ ساتھ روحِ ندر میں سے مشق و سباق سے محبت تھی، آپ کو سہاق سے نالہ بڑ شاق گزر رہا ہے تنگدوں میں کاسر کیوں رہے کیا ہو، ت بھری ہیر کی اور سر کی تھکان آپ کے محبوب ترین مشق و سباق کی راہ میں دکھاتے رہی تھی۔ اور پھر اسباق کا یہ عام، ایک طرف ایک چھوٹی محنت کو بڑھ چکا ہے تو دوسری طرف دورہ حدیث شریف کے طلباء کی تسلی و تفریح کی جاری ہے، آٹھ آٹھ دس دس سبق تو آپ کی راج کی جو یہ ظاہر ہے یہ پناہ و شفقت و پیار اور محبت جو خاصا خدا کا عطا ہوا ہے یہ بھی حضرت مفتی صاحب کا جامعہ قاعدہ رسلین کرام کے دیکھ کر خوشی تھی میں ایک بہت بے تعلیم و مشفق اور مہربان کی طرح شریک ہوتے واصل جامعہ کی ترقی کا بھی راز ہے اگرچہ اس اہمیت کے مستند و ناظم حضرت بھی اس روش اور طریقہ کو چاہئے ہیں تو بڑی حد تک وہ مقاصد جس میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔

یہ غیر مسلم کا قول میری نظر سے گزرا ہے کہ

”حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے اپنے بھوکاروں کی ایسی تربیت کی کہ نبیؐ کو بھی دھوکا دیا جائے لہذا نبیؐ کی خدمت کو ہر عرصہ پر بھیجے“

آپ کے صاحبزادے کو شہادت سے یہ حساس ہونا چاہیے کہ ان کا علم کم، تجربہ بہت کم اور کامیابی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ”چند سطحاں پر“ نظر نہ رکھیں بلکہ تجربہ کار لوگوں سے سیکھیں و دانش کریں۔ جامعہ کے ساتھ ساتھ حرام میں شوق نہ لے دیں اور حسبِ قیاس مذاہلہ کرام فقہیہاں کو اختیار نہ کریں۔ ”کامظہر نہیں“ پرانے علماء سے رابطہ رکھنا بہت ضروری سمجھا۔ پہلے اساتذہ کا احترام کرنا بہت ضروری ہے۔

جامعہ کے علماء، قراء اور حفاظ کو شمار کے انداز سے نہ دیکھیں بلکہ دوست و حواریہ و دیگر گمراہ کے طور پر حسبِ معاصب فرمادیں۔

محترم و ناخلام فرج سلمہ اللہ تعالیٰ کی مساعی کا اس دور میں تعمیر و ترقی میں بہت وسیع و وسیع حصہ ہے۔ اس کی اہمیت و اثر میں فرق نہ آئے۔ عموماً طرح طرح کے معاہدات کے معاہداتی انسانی تحریم سے مفتی صاحب کی روح کو بھینا جاتی ہے۔ حضرت مولانا حافظ محمد السیاحی نے یہ صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا ان کا عقائد ہیں۔

مولانا علامہ فرید صاحب کے مجدد و محبت و تعلق کی راہ، جنہوں نے آپ سے اس آراء و افکار کی گہری میں کہا: ”میں خود مفتی صاحب کا بھی خادم تھا اور اب ان کی اولاد کا بھی خادم ہوں“

چاروں بھائی ادب، شفقت سے ہیں۔ حدائقِ سنت کی معاملہ پر اختلاف رائے پیدا ہوا تو سر مجلس بحث بہ کریں بلکہ خاندانِ فاضل میں سے سمجھیں۔ والدہ محترمہ اور بیوی کی حسبِ مرتبہ۔ انگریز اور بھائی بہت ہیں انھیں۔ الحمد للہ مفتی صاحب کی فیملی میں بہت سے عالم و دانشور حضرات موجود ہیں، ان سب کی عزت کی جائے۔

مگر کبھی کسی استاد سے داخل شکایت ہو تو اس کا نہ کر و طلباء سے بالکل نہ بیا جائے بلکہ

سے مل کر تشفیہ و اصلاح کی کوشش کی جائے۔

اللہ تعالیٰ جل مجدہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ترمیمی، دینی اور قومی خدمت کو اپنے فضل و کرم کے مطابق ان کیلئے صدقہ چار یہ بنائے۔ ان کے قائم کردہ اداروں کو یہ ترقی دے۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے ساتھ علمی و روحانی تعلق رکھنے والے تمام حضرات کو آپ کے کارناموں کی حفاظت و خدمت اور ترقی دینے کی توفیق بخشے۔

آمین بجاہ النبی الکریم مہدی المرسلین صلی اللہ علیہ و علی آلہ واصحابہ
ممن علی اللہ تعالیٰ علی غیر خیر الخلق محمد و علی آلہ واصحابہ جمعین

☆☆☆☆☆☆

جامعہ نظامیہ دار الحلیب کا پہلا سالانہ جلسہ دستار فضیلت

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم بزازوی مدبر امر

خصوصی خطاب ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلدی خلیفہ اعظم لاہور

بمقام
کورٹ سولین منڈی نکلس پور (قصور)
مکرمہ 29 ستمبر 2003ء
بروز جمعہ 29 ستمبر 2003ء

ماہنامہ سالانہ دستار فضیلت کے موقع پر انھیں جامعہ و مہار کیا پیش کرتے ہیں۔

محترم محمد طاہر سیالوی نگر اچھی، محمد نعیم نقشبندی

سید ریاض حسین شاہ بخاری سرپرست جامعہ نظامیہ دار الحلیب

سید ندیم مصطفیٰ ریاض امیری مدبر اس جامعہ نظامیہ، شیخ پورہ

حدیث وفقہ اور تدریس کا امام

ابن محمد حسن علی رضوی مدنی علیہ

ہاں میں پہل کا کھانا تو کوئی بہت نہیں

رہے وہ پھر جو کھن جاتے صحرا کو

برسرِ ریخت و مفتی شریعت علامہ مفتی محمد عبدالحق رحمہ اللہ کی قادیان رضوی مفتی دہلی

حدیث کا مجدد علامہ رضویہ ہونے کی جانب، حدیث و احادیث کا لفظ ہے جس سے لغت سے مناسبت
مذکورہ مضمون و حاشیہ کے ساتھ ایک، مفتی عظیم عالم، ابن محمد محدث و فقیہ اور عصر و اہل میں مشہور
وہ اساتذہ تدریس کے امام تھے۔ ہاں سے ہونے کی محنت شائق سے علم و فن حاصل کیا پڑھے کے
رہا جس میں پڑھنے اور پڑھانے کے واسطے پڑھا کے لائق کر دیا خوش قسمتی سے انہیں جلیل
اعظم شیخ المعظم سناؤ اساتذہ علامہ علامہ رسول قادیان رضوی مفتی پاکستان قادیان سناؤ
اعلماء و علماء دین اہل فائز سید محمد قادیان رضوی امام اہلسنن محدث عظیم پاکستان علامہ ابن النفل
محمد سرور احمد قدس سرہ اسماعیل علیہ السلام القدر عظیم حضرت مسند تدریس کے ناچار اساتذہ و مہتمم آئے
ان حضرات سے استفادہ فیض کے بعد خود بھی بحر العلوم اور تدریس کے نام بن گئے دیکھئے
اہلسنن میں ماہر و شاہد عالم و فاضل و مدرس اور بھی ہیں اور ایک سے بڑھ کر ایک چیز مگر

عالم میں فتح سے لاکھ سہی تم مگر کہاں

دارالعلوم حزب الاحیاء میں کفر و بدعت دوس لکھائی کی کتاب شیخ المعظم استاد

اساتذہ علامہ علامہ رسول رضوی علیہ الرحمہ اور سید الفکر، سید العلماء و علامہ ابوالبیرکات سید احمد
قادیان رضوی سے پڑھیں و درود حدیث شریف بھی ۹۵۵ تا ۱۳۷۵ھ میں سید صاحب علیہ
الرحمہ سے پڑھے کہ فارغ التحصیل ہوئے۔ شرف بیعت صاحب اہی حضرت مکتبہ صدر الشریعت سیدی
سندی حضور محدث عظیم پاکستان قدس سرہ اعظم سے حاصل تھا، حضرت سید صاحب علیہ الرحمہ

بحرِ تحفہ میں ہونے کے بعد آپ کو حزب الاحیاء کی شاخ جامعہ حنفیہ قادیان میں تدریس سے
مستعفی ہوئے کے لئے بھیج دیا، قادیان میں ابتدائی و متوسطہ کتب بڑی مہارت و محنت سے
تدریس آپ کے روزنامہ کا اجراء ہوتا تھا، پھر مدرسہ کے بعد پڑھنے اور چنگ ۲۹ تک ب
اصل حوالہ ہے دوست کدو، تھے سیدی حضور محدث عظیم پاکستان علیہ الرحمہ
دارالعلوم حنفیہ جامعہ معتمدین علامہ بر، غرض علامہ علامہ اساتذہ اہل حق علیہ الرحمہ کو
پہنچے وہاں سے یہاں تو آپ اس وقت محنت و مشق ہو گئے تھے آپ کی محنت و پانی کی
حضرت محدث عظیم پاکستان سے آپ کو کچھ مصروفیت پڑی تھی، پھر ماہنامہ نا سندی
کی حالت طلاق کی ایک جگہ ہے، اس سندی میں درمیان ملت بھی نہیں ہے آپ وہاں
میں کچھ کر رہے تھے، حق کے حسبِ اقدار ہے چنانچہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحق
سندی کی چلے گئے کہ سندی مفتی آپ سے محسوس کیا کہ ہاں سے اسباب میں دوسرے
سبب نام سے دلی ٹوپی کس طرف راستہ انھار سے رفعت ہے ایک دستہ احمد سندی سے
وہاں آ کر آپ نے سیدی حضرت صاحب کو پارٹیشن کر دی، حضرت قید محدث عظیم ماہر
ذہانت تھے جو اس کو جانتے تھے پھر حضرت علامہ مفتی محمد عبدالحق صاحب الرحمہ سے استفادہ کی
حضور سیدی ابو یوسف خلیفہ اہل ہے کہ آپ سے شرف تلمذ حاصل کروں اور دوراً حدیث شریف پڑھوں
آپ سے اجازت ملی اور دورہ حدیث میں دھڑلہ دیکھ حضرت قید محدث عظیم علیہ الرحمہ کے ساتھ
حدیث شریف کی شانِ علی راہی تھی۔ سات سات گھنٹے مسلسل حکم کر پڑھاتے، ظہر کے بعد اور پھر
مغرب و عشاء عشاء کے بعد بھی کئی گھنٹے پڑھاتے، ایک ایک حدیث شریف پر کئی دن گفتگو
بھی ہوجاتی۔

اکثر عہدات بھی حضرت مفتی عبدالحق علیہ الرحمہ پڑھا کرتے ۱۵۰۰ حدیث
بیت کے اختتام پر دیگر فضلاء کے ساتھ آپ کی بھی دستار بندی و جہ پوشی ہوئی اور استفادہ طاعت
مظاہر ہوئی، سیدی حضرت قید محدث عظیم علیہ الرحمہ کا مسمون تھا ویسے تو ہر ماہ درجہ دستارخصیعت

کے بعد فارغ تحصیل ہوا۔ کے بعد امرتسر میں بیچ بھٹی فیصل عالم نظیر نور خدا کے دو ہاؤس ہاؤس دار
میں حاضری دیا کرتے تھے فقیر سید حضرت صاحب علیہ الرحمہ کے صاحبزادہ غازی فضل احمد
رضا علیہ الرحمہ کو گو۔ جس سے دو بے ناگہ میں حضرت صاحب نے پیچھے بیٹھا تھا علماء علماء دوسری میں
خانہ شکر ساتھ ساتھ پیدل چل رہے تھے مفتی عبدالقیوم رحمہ اللہ علیہ الرحمہ بھی پہلے تھا۔ دوسرے
کے ساتھ پیدل نکلیں جو جاتے تھے مجھے خوب اچھی طرح یاد ہے اس وقت بہت سے علماء و مرام
عالمہ مفتی محمد عبدالقیوم جرنیل صاحب امرتسر کی طرف شادہ کرتے رہے۔ اس سے کہتا رہے تھے دو
مور نامہ عبدالقیوم ہمارے ہیں بہت قابل ہیں۔ اس وقت تھے۔

جامعہ رضویہ مظہر اسلام میں دورہ حدیث تکمیل کے بعد حضرت مولانا محمد انصاور صاحب فاضل چاند رضویہ طیب عظیم بیگم کی درخواست پر مولانا مفتی محمد عبدالمعین صاحب ارشد کو بھی محل کے مدرسہ اہل سنت میں صدر مدرس مقرر کر کے بھیج دیا۔ ان حضرات کی تعطیلات میں حضرت نے آپ کو گاؤں سے بلایا اور فرمایا: "آپ کے استاد مولانا غلام رسول صاحب مسیح فرمایاں کہ وہ لوگوں کو ہماری دروازہ میں مدعو کرتے رہے ہیں وہ چاہتے ہیں کہ آپ وہاں خدمت فرمیں انہما کو یہ ہے کہ فاضل تدریس کے وقت وہاں چار ہوگا مگر تم کو دو اور آ رہے ہیں محل میں زیادہ ہے۔ آپ کا کیا خیال ہے؟" مفتی محمد عبدالمعین علیہ الرحمہ نے ہر بار یہی فرمایا جیسا حضور کا حکم ہو گا افرمیں حضرت مولانا مفتی محمد عبدالمعین صاحب بیت اور اہل اس کے رہیں یہ مسجد میں کیاں کے مدرسہ جامعہ مظاہرہ رضویہ میں نوادری گیت، ہود تشریف لائے۔ وہ حقیقت دہ جہاد کے تھے آپ کو یہی کے لئے پیدا فرمایا تھا۔ مدرسہ کے شکاف اور چھپے سالہ جلسہ میں سیدی حضرت محدث عظیم طیب الرحمن کے ہمراہ واقع بھی حاضر ہوئے۔ علامہ عبدالمعین بر روی قدس سرہ و اصحاب اور سلطان العلماء مظہر مولانا ابو السور محمد بشیر کو ملوی مدظلہ اور حضرت علامہ ابو ذرہ مولانا مفتی محمد باقی صاحب مدظلہ بھی تشریف لائے تھے اور بہت سے علماء کرام، مشائخ اہل سنت سے کروں جملہ فرمایا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مولانا عبد اللہ بخش وانی پھر وہاں علیہ الرحمہ سیدی محدث عظیم علیہ الرحمہ کے ارشد تلامذہ سے

یہ بھی کہ اس امر سے دلچسپی نہ لیں کہ جو صاحبِ مہر و کلام نے اس مقرر کردہ چھ مہینے جامعہ
 میں خود یہ اس وقت کیا تھا صرف مسجد خرمیہ کی مسجد و مسجد کا نام تھا اور متصل باطنی عبد الصمد
 نے اس امر پر قیاس تو لگایا تھا کہ یہ بڑی حکمت عملی سے اس پر قبضہ کر کے طلبہ کو درس دینا
 ہے یا یہ فقط قبضہ محض علم پر تھا نہ اس امر کے واسطے کہ بعد شیخ معقول علامہ نظام
 ان فنون جدیدہ پر مبنی ہو جس میں شیخ احمد بٹ مقرر ہوئے تو چاہئے تھا کہ یہ صاحبِ مہر و کلام
 سے بھی مخبر ہو مگر یہ ایسی چیز ہے کہ صاحبِ مہر و کلام نے اس پر اس نے بڑی جرأت و
 شجاعت سے اپنی عبادت پر بھی قبضہ کیا اور شاید اس کی مسلسل جدوجہد اور سعی و جہد سے
 معلوم تھا کہ یہ صاحبِ مہر و کلام کی قلب و سرگرمی میں بھی تفسیر میں مختلف انواع و اقسام کے مقدمات کا
 بار بھی چاہی کہ اسے اس قدر اور علم حاصل سے کہ اس وقت اس کا سہلہ بھی جاری رہا
 عقل و تدبیر و مشائخ و محدثین سے اس کا علم و مقام پر فائز تھے اس لیے اس کے قدم چاہئے
 حرم و خلافت کا اسے حق تفسیر ہو آتا تھا تا تو چاہئے تھا کہ یہ صاحبِ مہر و کلام اس کا آجاتا صاحبِ وہاں
 علامہ نظام و صاحبِ مہر و کلام اور علامہ اعلیٰ سلسلہ و طریقت صاحبِ اودہ قاسمی اور صاحبِ مہر و کلام
 حیدر علی خان و صاحبِ مہر و کلام و صاحبِ محدث علم پر تھے یہ سب بھی ہاں رہے تعلیم تھے حضرت
 مفتی محمد عظیم برادر علی صاحب کی محنت و کوشش و اس کی محنت و کوشش کا اندازہ اس سے لگایا
 جاسکتا ہے کہ حسبِ تفسیر صاحبِ مہر و کلام و کمالِ کمال سے چھ کافر بے ہیں کبھی کبھی صاحبِ مہر و کلام کی خود
 سے ہیں کتب و مہر و کلام کی جلد بندی بھی خود کر رہے ہیں اور حسبِ و مطاب و ہمارے سہیلہ میں
 ہر ایک ایک حصول رکھ کر کے لئے ۱۱۱۱ و تیس ٹیکس مہر و کلام اور کئی آراء و نظریات پر مخیر حضرت
 صاحبِ مہر و کلام بھی خود کر رہے ہیں اور کئی شیعہ لوگ حسبِ مقرر بھی نہیں تھے اور ہری و مہر و کلام کا
 سلسلہ بھی نہیں تھا وہ مدرسہ میں بیٹھ کر طلبہ کو پڑھا رہے تھے جو کچھ کرتا تھا مدرسہ میں بیٹھ کر کیا محنت و
 دلی و مہر و کلام کی بڑی برکت ہے یہ اس کا عمل و مشاہدہ کیا یہ اس کی محنت و شوق و محنت کا نتیجہ
 ہے کہ جامعہ نظامیہ رضویہ اور آج پاکستان کے مہر و کلام کی عداوت میں سرگرم ہے۔ انہوں نے

اہم ۱۱ خر بھی بھلی اور کچھ حد تک اچھا بیٹ کے استاذ و دوست ۱۱ ساتھ تھے
تو بعد ازاں وہ اس سے معلوم ہوا کہ عطار کیسٹ پینا دی پل رکاب پر قسم کی جڑی بویاں دان دیت
رہتا ہے مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ لوگ کی بولی کو اس کی دوا کی بنا کر کاج کے ال روایت کے خلاف
کہا ہیں جو کہ کتنی مقدار میں دیا جائے یہ سب باتیں قیسم، سزا و معافی جانتا ہے اسی طرح
حالات ہمارے سے برابر ۱۱ اور ۱۱ عادیہ کی حقیقی صورت حضرت قہار کرام و صاحب سے
بلاشبہ آتی ہے ۱۱ اور ۱۱ یقیناً ماہر مثنوی محمد قیوم نے اس صاحب کا یہ اثر کو دور رس
میں یہ دور ۱۱ قصبات میں حاصل نہیں وہ بیہ وقتہ بحث نہیں ۱۱ اور ۱۱ انہی میں تھے، بے غرض
دعاں و پٹی ساری میں چھپا ہے چشمہ تھے ۱۱ ملائی یہ نگار ۱۱ انار کی بھی روحانی شان تھے حد
کرے ۱۱ کی ۱۱ اولا اور آپ کے ۱۱ اور ملازمہ ۱۱ حد تک کامیاب ۱۱ موصوفی یہ طبعان تیرا پی پس
خدا سے برتر رہے تھیں اور یہ عظیم ہا و شہادہ و درخانی کی سرسراہٹ مسوئی سے ملے رہے

آمین

نہل در جنم زان صحبت و آخر شد
روئے گل سر بر لب و بہار آخر شد

چند مفتی خیر اشعار مرثیہ

سالمہ ہے ہر پردہ رطب عبدالحقیم
حادثہ ہے درج لہر رطب عبدالحقیم
سحر سلیم ہے تو مفتی جہاں
تدریس کی ہے دینت تو مفتی جہاں
سودے سے ہرے اپنا قلب و بکر ہے ہاں
اے مفتی جہاں اے مفتی جہاں

نکب رضا ہے حیر تو دریاں دیا کا
نکب رضا کا مگر نہیں تھے کہ تھا مگر
حضرت علامہ مفتی محمد قیوم جہاں علیہ رحمۃ اللہ حضرت سیدی سید صاحب الشیخ
نور علیہ السلام سوس رسول سیدی محدث عظیم پاکستان قدس سرہم کے علمی ارجو
۱۱ ماہر محمد اور مفتی یادگار تھے اس ماحبت سے عرض کیا ہے ۱۱

آج تو سہ و سردی سبکی جاتے ہیں
مفتی اعظم و رضا لپے کو سبکی آج ہیں
نہیں ۱۱ ۱۱ ہے تو غوث کی نظر کرم
کس حسین امداد سے عشاق سبکی جاتے ہیں

(عظمیٰ نظام)

آپ کا انداز کا ہر حال میں قہری تھا
آپ کا اسلوب فکر ہر حال میں مہاری تھا
مفتی ۱۱ عمر ہواں رطوبی تھا ہر دوری تھا
کاری تھا چش و برکات و سردی تھا
سو حیف وہ تدریس کی درج ہواں گیا
آئی تھا وہ مظہر ۱۱ محدث اعظم جہاں گیا
انار ہاتھ کا تھا وہ جس کا نصب احسن
ہر کی تہنیتات کا وہ تہر دیاں گیا

(جہاں بکر کا محدث اعظم)

میں نے ان کو کیسا پایا؟

میرا نامتی محمد صدیق جوادوی

نوٹ: استاد العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالمقیم

میں نے عظیم جاحد عالمہ حضرت مفتی اعظم پاکستان میں جامعہ اسلامیہ حضرت
امام احمد صدیقی مرحوم کی خوش نصیبی سے ملنے والی حاکم سے چند سال
پیش خدمت میں تھے۔ میں انہوں نے حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کے اخلاص،
مہمت اور عہد وجد کا کلمہ بھیجنا ہے۔ وہ بے کمر تاج محمد صدیقی برادری کے یہ
فہرست مہانتہ دینی سہرا ہیں۔ انہوں نے ساری عمر کی سادہ سادگی سے گزر کر
موتوں پر ساری سادہ سادگی کی سے یہ شخص کے کلمے سے لکھے گئے اور

اس کا جائزہ طرہ تعلق ہے۔ (مقالہ 1992ء)

وہ صاحب فہم اور دینی دانشور تھے۔ ان کا شمار جامعہ اسلامیہ میں حقوق مسلمہ
ماتہ دیانت محبت دین و دکان اللہ، کائنات رسول کا ایک مہک ہوا پھول تھا۔

پھر دیکھتے آئی دیکھتے اس پھول کی عطریر صفت سے جب عالم کوئی پیٹ میں لے گیا اور
یوں سب گل بازار دی خوشبو اریق سے رنگوں۔ عرب کے رنگیناں اور ہرپ نے سپرد نوں عریضہ
ملک یہ ملک آفریہ برتریہ کو کوئی بھی پھول جامعہ اسلامیہ رضویہ کے نام سے موسم ہے چھٹیوں
سالی پہلے (آج سے چھٹا بیس سال پہلے) کے ایک ساتوں اور چندوں نے چلنے کمر دیا
مشکل جامعہ اسلامیہ رضویہ کا نقشہ و رسم لکھتے ہوئے آج کی رہنوں کمر دیا مشکل اس ملک
پوشی میں تھے۔ وہ سبھی سحر و جادو میں یہ جامعہ تھی اور دہانت عصاب
مضبوطہ درمختار، انقلاب تھی اور سبھی سحر و جادو میں یہ جامعہ تھی اور دہانت عصاب
قد سہاروں کے ہاں جو اس ناقص پڑے کو یہ تہہ برداشت بنا لے جس کامیابی حاصل کی اس
عظیم شخصیت سے میری مراد استاد العلماء حضرت مفتی محمد عبدالمقیم رضوی و مستی قائم العالیہ

ماتہ دیانت محبت دین و دکان اللہ، کائنات رسول کا ایک مہک ہوا پھول تھا۔

تاج محمد صدیقی جوادوی
کامیاب نظریات کے تحت غلغلہ گردی، لٹائی اور حلقہ بانگی کی حدوں کو چھوے و سے
جول میں ایک دیکھ دیکھتے سرور و پیش کی ضرورت تھی۔ جو دوسے کا پناہ توں کا سچا اور قابل
ہاں میں ایک ایسا فقیر ہو جو کافی جس ساقی و رفیقہ نبی کی بھی ہے پہاڑوں سے نگرانے
سردوں کو چھوے و دھندلے میں اسے کرم سمجھ رہا ہو، یقیناً استاد دی اسکرم حدود و اہل سنت
ماتہ دیانت محبت محمد عبدالمقیم جوادوی رحمہ اللہ علامہ اقبال کے اس شعر کی عملی تفسیر نظر آتے ہیں۔

سکون پرستی ناہب سے لقم ہے طرار
فقیر کا ہے سینہ ہمیشہ طوفانی

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی قیادت و اہتمام اور سرپرستی میں جامعہ اسلامیہ رضویہ
اور سب سے بڑی خدمت کی جامعہ میں کس چیز کے ساتھ؟ میں نے یہ ۲۰ سال میں ملے
ہیں یہ آپ سب پر محبت ہے۔ مجھے کس سینے میں محمود و مدد نیل ضرورت نہیں البتہ قیادت
میں کمر دیا کہ یقیناً اس زرقے کے اس نظر میں حضرت مفتی صاحب عجلوں اور نقانے کار ہاں
کا پتہ ۲۰ سال درگھمیتوں کی کمر دیا اور دعا میں ہیں جس کے آگاہ ہو سہ پائے کی
حضرت مفتی صاحب سے آپ باری کی اور سن المودت کا چھل دنیا کے گوشے گوشے میں پھیل رہا
ہے۔ (مقالہ 1993ء)

اسلاف کی سنت کو یاد کرے، اس مشن کو آگے بڑھانے رکال اللہ
کائنات رسول کی صدائوں کو بلند کرنے کے لئے ایک ناگھنہ جاحوں میں، عیاشی و فحاشی کے سدھ
میں ایک سرور و پیش اور طرہ نفس کے کوہ گرسن العبد و شیخ محمد بیٹ علامہ علامہ رسول رضوی
راستہ قائم العالیہ نے جامعہ اسلامیہ رضویہ کے نام سے ایک پادشاہ اور دینے نیراں تھی، کائنات
و کشت بدعت تھی اور کوئی بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہ تھا۔ کبھی یہ شعر ہمارے دروہا
نیکس حضرت شیخ محمد بیٹ کی سوچی اور تہنہ انتحاب کو داد دینا پڑتی ہے کہ انہوں نے اس ناک مگر ہم
پائے کی شوق و تہنہ تیار کی اور سے جہت و مگر ان کی ہاں موسم کے تھیں اب سے محفوظ رکھنے کے

میں نے اپنے لیے یہ شہرہ شیدا کا انتخاب جس کی عمر تھی ۷۰ سال۔ لیکن اس وقت جب مسلمانوں کے لیے یہ شہرہ شیدا کا انتخاب ہوا تو اس کا نام لگا کر اسے شہرہ شیدا کے نام سے منسوب کیا گیا۔ حضرت مفتی محمد عبد العزیز صاحب مدظلہ العالی نے اس بارے میں فرمایا کہ اس نام پر مسلمانوں کو کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ (مقامہ ۱۹۹۴)

☆ گرمیوں میں اسے سی اور سردیوں میں وٹروں اور بادلوں میں درمیانی برقی بارشیں پڑتی تھیں۔ اس سے اس شہر میں بارشیں پڑتی تھیں۔ اس سے اس شہر میں بارشیں پڑتی تھیں۔ اس سے اس شہر میں بارشیں پڑتی تھیں۔

مربع مسطح زمین پر ایک عمارت بنائی گئی تھی۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔

اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔ اس عمارت میں ایک کمرہ تھا جس کا نام "مربع مسطح" رکھا گیا تھا۔

لیکن عظمتِ قرطبہ ہے نہ حقِ کدومت سے ہے پروا اور حاشیہ نشینوں سے ہے ہمارا
محفلِ عرضِ شہسوی کے اور جگہ کوئی نظر نہ ملے مسندِ تدریس کی رعیت سے ہے۔ عابدین کوئی
شہداء و کاروانو بچوں کی حد نہیں ملنے کرے والے ہر کارے اور تین تین سال میں کریم اور نام حق پر
تقاعد کرنے والے طلباء میسر ہوں تو انہوں کو جو ہر ہر دو انگہ کام کا شوق پران نہیں کرے گا۔ لیکن
قرطبہ ہے جب ہے قہمتِ سوری آسائشوں سے محروم کرے اور قوتِ ایمان سے قہمت
کرتے ہوئے مستند نہیں مہتمم کر بھی ہو اور علم علی ہی نہیں تحریر یک قوم عارض کا قلم مار بھی ہو۔

اسی سے اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

(مقامہ ۱۹۹۵)

اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔ اس شہرہ شیدا کا انتخاب کیا گیا ہے۔

بزاروی رحمت پر کاظم الحالی کی ذات دانامعانت ہے جس کے دو قدم سے نہ بہرہ قائم ہے اور جس کی شباب و زکاوت کی یہ ایک ادنیٰ سی جھلک ہے جسے ہم سب دیکھ رہے ہیں۔

حضرت مفتی صاحب پر مجدد کے ناموں میں در فکر صاحب کا نتیجہ ہے کہ احمد مداحین جامعہ نظامیہ رضویہ کا شہرہ چارہ ایک عام میں ہے اس کا فقدان ہیں اتنی سرحدوں کو عبور کر چکا ہے اور تعلیم و تعلم اور اس قدر میں اعلیٰ و عالیہ اور تحقیق و تہذیب کے میدان میں یہ جامعہ شہزادی مقام حاصل کر چکا ہے۔ (مقالہ 2001)

اسی دکان پر ہے اسے جس پر مولیٰ حاصل کر ملے ہے یکن فاضل سے بھر کر پلوں تک رسائی حاصل کرنا کسی ہا صحت انسان علی کا کام ہے۔

جنگلات اور آلودگیوں کو تیرہ سے دن روشنی میں چلنا تو ہر ایک کو ہوا گنا ہے لیکن مدبر سے میں شوکر یہاں سے او سے سزا تک پہنچا کر اس جھک کا باد صبر ہوتا ہے۔

سید مکی اور صاحب شاہراہ پر بد کو جاری رہنا تو ہر ایک سے اس میں ہے لیکن رنگارنگ پہاڑوں کے سینوں کو چیرنے والے ان کی چونچوں کو سر کرنا مقدمہ سے انہوں کی حد تک گلے رہنے والا صاف فرائی کا مقدمہ ہوتا ہے۔

راہ حل سمندر سے جال پھینک کر گھسیٹنا کا فکا تو ہر کوئی کر سکتا ہے لیکن سمندر کی گہرائی میں غوطہ زن ہو کر موتوں سے دامن کو بھرنا زندگی کو دہر لگانے والے کسی سے اور اعلیٰ صحت کشی ہی کے حصے میں آتا ہے۔

کئی سماجی مصل میں خطرات کے جوہر دکھانا تو ہر ایک کا سن چند سو ہے لیکن بھری ہوئی قوم کو نیک ہیئت فارم پر جمع کر کے مصلح سماجی سرمد قائد رسی کی ہمت کا شہرہ ہوتا ہے۔

ناہور دشمن کی تنگ و تنار یک گلیوں میں تار بختی مسجد جامع مسجد حرمیاں کے دامن میں ہانپنے لہاں چند کے نام سے ایک حلقہ دشمن کسی ایسے ہی ہمت، ان تھک، جذبہ جنوں کے حامل زندگی پر تے زندگی کے جذبہ سے سرشار سرمد قائد کا شہرہ تھا جو جس قلعہ راسخ کو علم دین کے طیب و طاہر پانی سے غسل دے کر جہالت اور فحاشی کی لہاسوں سے پاک کر دے جو، حول کی کثرت کو

ی تختہ میں بدل دے اور یہاں ایک مصلح قائم کر دے کہ ہمت لوگ بھی ناکام نہیں تے اور انتقامت کی رحمت سے مال مال لوگوں کی زندگی میں وہ دن ضرور آتا ہے جب وہ سب کا مقصد میں کامیاب ہو کر دنیا میں عظمت کا شاعر بن جاتے ہیں۔

چنانچہ انتقام کی گزریاں آخری لگی ہیں لگیں اور ہانپنے ہال چند کی انتقام میں قبولیت کی دہاسوں سے ہٹا کر ہو گئیں جس کے نتیجے میں اس حلقہ زمین پر جس عظیم درگاہ کی غیبا و استوا نہ ہو شیخ الفیہ رحمت علیہ السلام سوس و صدی رحمت اللہ سے جامعہ نظامیہ رضویہ کے نام سے مکی میں جامعہ کو طرہ و انش کا مقبرہ گہرا رہتا ہے مدارس کی پائیک ایپ انفرادی مقام سے سرفرا ہے۔ شہرہ آفاق درس کاوی صورت میں جلوہ گری کے لئے نذر اہل ملت رابع علم و صلہ۔ مدارس و ادارہ ہائے علم و تربیت کے چمکتے ستارے امتحان الی الی انکسٹرم شیخ محمد رفیع حضرت علامہ ان کے عہد یتیم سرمدی کا یہ احمد سے بھر دہی کا ایک ایک سرور وقت کر یا بلکہ جاکے جائے تو ہمارے ہوگا اس جامعہ کے لیے صحتی شیخ کریم الی کریم کے ساتھ ساتھ صحت سماجیہ کے اس کام کے لئے متعلق راہ بین گئے۔ جو صحت دینی کے لئے تڑپ رہتا ہے اور دہی کا دین سے سزا کرنا چاہتا ہے۔

حضرت شیخ ابی مدوی مسالی میر اور صکت مکی سے یہ جامعہ کہاں سے کہاں تک پہنچا تو ہمیں اس کی یہ لٹک ہوس عمارت اور ان میں طوائے علوم پیچہ کا ہجوم اس مسالی کاش ہر دو حال ہے وہاں لاہور کی تنگ و تنار یک گلیوں میں قائم یہ جامعہ علوم اسلامیہ کے شاہ قیاس سے کبھی کبھی بھرا ہوا ہے کے ساتھ ساتھ اس کی بین اتواوی شہرت سے علوم کوششوں کی ایک ادنیٰ جھلک دکھائی ہے۔ جو حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمت برکاتیم عالیہ انہما ہو رہے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ چند الفاظ جو بطور مدح یہ تحسین عرض کئے گئے حضرت شیخ ابی مدوی ان تحک کوشش اور اتنا رواہ انش کے میدان میں استقلال کے مظاہرہ کے سارے پردہ کا وہ حیثیت کی نہیں رکھتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تو اہل سنت سے اختلاف شیعہ سے توحید پر قبیلہ مفتی صاحب سے جامعہ اعلیٰ مدرسہ سے بھی ایک لکھنؤ
الشانہ فتح کا جشن منایا جس میں صاحب اعظم حضور سیدنا امجد احمد علیہ السلام دو سیدانہ منہ و
نواہد میں اس نے ساتھ ساتھ کئی مجاہدین اہل سنت سے شریک ہوئے۔ اس پروگرام میں تہ
الصلوٰۃ حضرت علامہ مفتی محمد حسین انصاری صاحب مدظلہ العالی علامہ محمد عبدالکلیم شرف قادری
صاحب مفتی غلام سرور قادری صاحب ستارہ شیعہ علامہ محمد عیسیٰ محمد عبود گریہ و انوار
اور دیگر اہل توحید حاضر ہوئے۔ اس موقع پر مفتی صاحب سے پاس نامہ پیش کیا جس سے
ایک ایک لفظ سے غلوں پر نظر آتا تھا۔

اسرا پہاؤ جس کو میں "شفا" نام دیتا ہوں وہ مسند عالیہ صلیب سے تاجدار حضور سید
ذندر اور حبیب الرحمن صاحب مدظلہ درجہ محمد چشتی سے صاحب تارکات شیعہ یہ اختلاف پہلے
ہاں علامہ ہے اور پھر یہ محمد بن عبدالحق سے جس کی کتاب تارکات سے صرف نظر
ہوتے ہوئے ہے موضوع سے اس سے قبیلہ مفتی صاحب کی شخصیت کو جا کر کرتے ہوئے
عص کر دیں گا کہ آپ کی اس طرح ایک اور مسندوں کی حامل تھی۔

میں سے پہلے ذکر کیا کہ یہ کتابت پڑھنے پڑھنے تیار اور مسالوں کی شکل میں
سہ سے آئے لگے تھے یہاں پر قبیلہ مفتی صاحب سے رقم و مال بھیجا جس کا مضمود است و ادا تو ہے
درآمد لکھنے میں میرے ساتھ میں خود سے ہاتھ کی اور دیا کہ خاکہ تیار کیا کہ ہے جس پر وہ
چاہے سے اقتضائے انصاف کا ہے اس کا سہا ب ہونا چاہیے میں سے عرض کی کہ آپ غم کریں
میں ہر طرح حاضر ہوں۔ آپ کی پر غلوں کا اثر سے ایک جرگہ قائم کیا گیا تاکہ فریقین کے
وفاقتات میں کراں میں صراحت ہوگی بنائے اس جرگہ کے پیچھے میں مستاد اعلیٰ و شیعہ قرآن عام
عام علی الاکثر وہی تھے۔ دیگر صاحب اگر کہ میں ہوں مفتی محمد شریف، بیچ محمد اہل قادری علامہ سید
حسین الدین شاہ صاحب علامہ سید عیسیٰ حسین شاہ صاحب تھے آپ سوچ رہے ہوں گے
ان صاحب جرگہ میں قبیلہ مفتی صاحب کا نام تو نہیں لیں یہ بھی کہ ایک ماموش خدمت میں
ہے جس کا ذکر نہ ہاں ہوں اور اس سے آپ کے قریبی صاحب ای آگاہ ہوں گے۔

اس جرگہ کا ایک اہم اجلاس پشاور میں حضرت میر تقی گل صاحب دامت برکاتہم العالیہ
نے مکر پر ہوا بیچ گل صاحب کے بیٹے نور الحق صاحب موجودہ رکن قومی اسمبلی بھی موجود تھے
اور بھی وہیں حاضر تھے حضور سیدی و مرشدی شہزادہ مبارک صاحب کی طرف سے آپ کے
صاحبزادہ محمد حیدر احمد حیدر صاحب سابق چیف جسٹس عدالت اور دوسری جانب بیچ محمد
مفتی صاحب جلسہ عیس موجود تھے۔

اگرچہ ان مفتی صاحبوں کا دل سے یہ مسئلہ ۱۹۷۲ء سے قبیلہ مفتی صاحب کی
کئی ایسی خاموش خدمات ہوں گی جو چشمہ عالم سے پوشیدہ ہیں۔

وہاں ہے عینک فم و سطر اداں ہیں
تم کیا گئے روئے گئے دن بہار کے
☆☆☆☆☆☆

حسب اہل سنت، مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث، استاذ العسواء

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی

کی سوانح حیات پر مجلہ انصاف علیہ السلام کا ضخیم مفتی اعظم پاکستان نمبر
شائع کرنے پر میں صاحبزادگان حضرت قبیلہ مفتی اعظم پاکستان اور
ارکین مجلہ انصاف علیہ السلام کو بدیہہ یک پیش کرتا ہوں

منجانب: حافظ محمد صدیق سعیدی

جامعہ خورشید سعیدی گنگا نوالہ، راولپنڈی

دورِ حاضر کے عظیم محدث

علامہ محمد طہیل احمد قادری، مدرس جامعہ نظامیہ لاہور

ہر متحرک اور سرشتِ مسلمان کی یہ آرزو اور تمنا ہوتی ہے کہ وہ بھی رہنما حق کی خدمت کرے جس سے ہاتھوں کوئی چھ اور خدائی فاسد نہ ہو جو صورتِ ماضی عظیم پرستوں کی عداوتِ جلیب سے ہر طرف مسموم ہوئی وقت ہے کہ چند عیبِ باطلہ کی طرف آپ کی خدمات کو یاد دلانے کے لئے یہ سچے تشبیہیں دی گئی ہیں اور گناہیں بھی آپ کی گناہی امتداد اور روبرو مصطفیٰ کے ہیں بہت شرفِ قبولیت حاصل کرتی ہیں کرمِ ہستیوں کی اصل تمام ملکی پکار رہی ہیں چنانچہ یہ خوب کہا گیا۔

ليس العموم بعد عسى امره على جلال

فليمة القدر انصلى و ذلك النبالي

ترجمہ: ایک عام بلند مرتبہ کے لئے گناہی عداوتیں ہیں۔

شبِ قدر پر شیدہ رافقی ہے جانا کہ تمام اوقات میں وہی بھر ہے۔

صورتِ شیخ الحدیث والفقیر کہ مدنی میں مختصر کے مجموعے بھی گنبدِ نصیب ہوئے ہیں۔ نفرتوں کے طوفان سے بھی سہلہ پڑا عقیدت کے پھول بھی ملے اور حسد کے کانٹے بھی ہاتھ لگے۔ حضرت شیخ الحدیث کے اور آپ کے بعض حامد بھی گئے وہاں جہاں سب گئے سب کو جانا ہے جوئے گل کا باغ سے اور گل جتن کا دیبا سے طرس عالیگیر قانون کا شربے جس سے نہ کوئی بچا ہے نہ بچے گا اور دمِ رخصتی کو پا لڑا گئے۔

جان کر مہمہ خاصانِ بیکانہ مجھے

دلتوں مدد کر کے جام و بیکانہ مجھے

لیکن صورتِ ملفوظ عظیم پاکستان محدث عظیم کا علم باقی رہا اور ہے گا کہ یہ نکات کی اس

دوستی کے کلام کے نام تھے جس کے نفس مار لے صحرائے عرب و انجم کے بد و بھل
مروجوں کو جہالتِ جاہلانِ حق و صورتِ شیخ الحدیث صاحب سہ پٹی مسندِ حدیث کے گلشن کو جحر
بہرہوں سے آباد کیا تو قوتِ دانائی ان کے لئے عظمت کا انعام ہے۔

آتی ہی رہے گی حیرے انگلیں کی خوشبو

گلشنِ حیرتی باغوں کا مہکتا ہی رہے گا

صورتِ شیخ الحدیث کی مدنی سے کامی مصلحتیں ہی نظر آتی تھیں اور محنت ہی محنت کا
نتیجہ تھا کیونکہ محنت کی قدرتی ہے تو نقلِ مطہر ہوتا ہے۔ محنت ہی وہ چہرے جس کا اللہ
دلی و جبرِ ضائع نہیں کرتا اس لئے کہا گیا کہ

ہوتا ہے مگر محنت پھول سے روشنی

یہ گندہ کہ دنیا سے گروں دور نہیں ہے

صورتِ شیخ الحدیث وقت کی قدرت تھی اور وقت کی اس قدرتی رحمت و مصلحت
کے اس جہر کی ہی برکت تھی کہ وہ نہایت سے آپ سے اور کامِ باطن کا اندر رو کرنا محال ہے پھر
اس کے شوق کے جہر بتا دیاں کہ نہ مکی نہ مدنی نہ کسی سرحد کی پستی شامِ ابدی عہد کے کسی سرحد کی گری ہوئی
ہے کسی شخص کا وہ جہر ہے جیسے بوسہ رحمت کی بھرا ہوا ہوا اور صفتِ دیگری کے بدلے خیر
کسی طرح اس پر فرائد رہے ہیں آپ کے شوقِ ادوق کا انداز اور نہایتی مقول سے مارا ہے
کیا خوب کہا گیا۔

کچھ دور ہی نظر آتا ہے کاندھار جہاں

دور شوق اگر ہو شریکِ بیانی

دور شوق ہر نہیں اگر تھو کہ

ترا ویر ہے قلب و نظر کی روحانی

یوں تو اللہ تعالیٰ نے قبلِ ملفوظ عظیم پاکستان کو غیر متناہی حصائیں اور کمالات عطا کر رکھے

فن اسرار الرجال میں قبلہ شیخ الحدیث کا کمال۔

1 جامع الترمذی حج ۱۳۵۵ھ میں جامعہ اسلامیہ کابل اور دارالحدیث الدینی بھارت میں
ظاہر مام ترمذی کے یہ سلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مجلسوں میں اور مجلسوں کی رویت مقول
نہیں ہوتی، آپ سے روایت کرنے والے اس حدیث کی روایت یہ جانتے ہیں
جو بہ ندرت ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔
کے ساتھ متعلق ہے صحابہ و سارے مدارس تھے۔
جو بہ ندرت ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔
ثبات کے لئے ہے کیونکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔
2 نحوی مسئلہ پر اعتراض کا جواب۔

جامع ترمذی حج ۱۳۵۵ھ میں جامعہ اسلامیہ کابل اور دارالحدیث الدینی بھارت میں
ظاہر مام ترمذی کے یہ سلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مجلسوں میں اور مجلسوں کی رویت مقول
نہیں ہوتی، آپ سے روایت کرنے والے اس حدیث کی روایت یہ جانتے ہیں
جو بہ ندرت ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔
کے ساتھ متعلق ہے صحابہ و سارے مدارس تھے۔
جو بہ ندرت ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔
ثبات کے لئے ہے کیونکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ان کی روایت سے عدم کویت یا تصحیح فی افراد کے بعد ہوتا ہے۔

جوابات

(۱) مبتدئ خبر والہ صابہ کہہ چکے ہیں بلکہ کفر یہ ہے۔ (۲) خبر صانی ہے حقیقی نہیں۔
(۳) خبر و حدیثی الثبوت و ذکر اس
لہذا تعالیٰ ہم سب کو قبلہ شیخ الحدیث و الشیخ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

مفتی صاحب کا وصال..... اور ہمارا حال

مولانا قلام نصیر الدین صاحب مدظلہ العالی
کل من علیہا فان ویبقی وجہ ربک ذو الجلال والاکرام
(الرحمن ۲۶، ۲۷)
ترجمہ: زمین پر جتنے ہیں سب کوئی ہوتا ہے۔ اور باقی ہے تمہارے رب کی ذات
محنت و جدوجہد کی۔

مر طلی شاہ ابہ جھوک کا دی
ام کار دست خد دی

سید حضرت نصیر لڑاتے ہیں

نے موج لے قند و نے یخ خواہ باد
نے تاج و سر نے حشم خواہ باد
آخر میں ۱ و مولیٰ الیہ السلام و مجدد
عاشق صراخ مردم خواہ باد

قدیم ادب عربی کی کتب میں کسی سے بعد الہادی کا ایک خطبہ جو کہ
عرب میں مکہ کے میدان میں واقع ہے حضور اکرم ﷺ کا ابتدائی دور تھا آپ بھی تشریف
لے گئے اور جب کسی سے بعد الہادی کے خطاب شروع کیا تو حضور کریم ﷺ نے اس میں
تشریف فرما تھے۔

(یاد رہے آپ ﷺ نے اس کے لئے حمد اللہ لکھا کے لفظ بھی فرماتے تھے درپہ بھی
اور شاعر مایا تھا،

"ان من الیہ ان لیسرنا" بعض ہمارے میں جال ہوتا ہے۔"

کاروان عشق و مستی را امیر

حافظ خادم حسین رضوی، مدرس جامعہ اسلامیہ رضویہ لاہور

معبت القرون و ما بین یحفظہ

و لیلہ الی لمعجزن من نظرائہ

رواے گذرے گیس روان جیسا نہ لائے، در گزشتی آقا و وہاں ظہر خوش کرے سے
7 رہے۔

جن عظیم رجاں کے سے شہتی سے مذکورہ ۲ شعر کہ نہیں میں سے سرمایہ ملک و ملت
افتی اعظم ستادی سیدی و سندھی قبر حضرت علامہ مولانا مفتی محمد محمد تقیہ مہر اردوی قادری رضوی
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی امت ستورہ مملکت بھی تھی۔

جب ہا بیت کو ہدایت کے نام سے اور صلیب کلیت کو اسی طرح لکھتی تھی کہ عنوان سے
- جس کی چارہ تھا تو آپ کی احمد جہت شخصیت اہل حق کے لئے جیانا اور اور دھل کے مقابلہ میں
مقبوضہ پٹنال کا کام دے رہی تھی۔

اسی طرح جب این کے نام پر حاصل کئے جاتے ہیں وہی تھی کہ مطرب تعلیم پر دانی کی
طرح بہاد چارہ تھا اس کے ساتھ ساتھ دینی مدارس میں دینی تعلیم کو قانون حیثیت اور مطرب تعلیم کو
ترقی و عروج کا لہجہ قرار دے کر رویت دی جا رہی تھی تو دینی مدارس کے تالیف مستحق کے لئے
۴ کی شخصیت امید کی ایک کرن تھی۔

خج سکھتہ کو جلا سکتی ہے سوچ جس اگی

الہی کیا چمکا ہوتا ہے اہل دل کے سینوں میں

جس پر فتنہ اور میں قرب شامی کو سب سے بڑا عمر سمجھا جائے گا اور اور لوگ شاہوں
کے دربار سے وہی "کر سکر لوں کی شناسائی کو بیسے عذر سے بیاں کریں جیسے انہیں مقصد

بیت کی گم ہو جائے دور میں بھی اپنے سٹاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سکر لوں کے سامنے
ہر حق جت کرے والے مرد حق حضرت قید مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ الابرار تھے۔

فخر با ۲ ادبی عربی لہو

آن جمال احمد مسلمان لہو

گلاز فقرے کہ عربی وعد

نگ آن فقرے کہ سلطان وعد

آپ نے تشریف لے چاہے کے بعد امت مسلمہ کو جس عظیم مصد سے دوچار ہوا چاہے
ہی اہل و ذراک تو اس سے مانگ ہے۔ کہ صورتی کریم علیہ السلام سے رشا دریا۔

"موت العالم للہ فی الاسلام لا تسلم" عام رہاں کی موت سلام میں آیا
رحم ہے جو کجی ختم ہوگا۔

ایک دوسری حدیث مبارک میں آپ علیہ السلام سے اسی طرح رشا دریا۔

"موت العالم مصیبت لا تسلم" عام رہاں کی موت ایسی مصیبت ہے جس کی
کونی مانگ ہے۔

جس نقد و قدر کے سامنے ایک موسم کے لئے سوئے تقسیم و رضا اور صبر کے اور کون
ساراست ہو سکتا ہے؟

اس لئے کہ جب ہمارے آقا و سرانصار پر نور علیہ السلام اس ظاہری دنیا سے تشریف
لے گئے جن کے لئے سب چھوٹا دیا گیا ہے تو اور کس لئے بہا رہا ہوتا ہے؟

ولو کان فی الدنیا بقا ساکن لکان رسول اللہ فیہ مصعداً

وما احد ینجو من الموت مالم یأ

اللہ تعالیٰ پہ محبوب کریم علیہ السلام کے تو جس سے آپ کی سبکی اور روحانی و ذرا کو آپ
کے مشن کے ساتھ اخلاص اور سچا رہی رکھنے کی قویں مطالبہ کرتے ہیں

حاجب علم کو چارست ہوتی تھی کہ وہ جو ہے بے حق کے ہارے میں سناں کرے مگر چاہے تو ہر بار
سواں کر سکتا ہے اور جب چاہے کچھ سکے ہے البتہ جو سچی حق سناے وقت کو اتنی کرنا چاہتا نہ سکتا
تو کسی مرمت ہوتی تھی اس میں سی اے لائیں کرتے تھے۔ مجھے جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور کے
بانی حاجب علم ہوئے کا شرف حاصل ہے اور مختلف اسباق میں علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری
علامہ سید علی حسین شاہ اشرفیہ علیہ السلام علیہ السلام علامہ دست محمد شہیدوں و مولانا مفتاح
احمد صاحب کے ساتھ شریف ہوئے کا شرف حاصل ہے ہم نے شریعت قادری و سید احمد شریف
حضرت علامہ غلام رسول رضوی صاحب اور ان کے شاگرد شہید حضرت قید مفتی عظیم صاحب کا
ہندو قندہ سے شرف تلمذ حاصل کیا

1975ء کی بات ہے، اسٹار کی حضرت قید مفتی عظیم صاحب میں تشریف لائے
ہوئے تھے ہم دونوں چاندرونیہ مظہر العلوم سے حضرت قید مفتی علامہ شریف صاحب
سے مل کر جامعہ رضویہ اور اس میں حضرت قید علامہ سید محمد عبداللہ شاد صاحب رضوی رحمۃ اللہ
عہدہ و ملے چارے تھے اور اسے میں حضرت سے کہہ رہا تھا میں چاہتا ہوں کہ شریف میں اور یہ نکالی کا
کام نہ ہو نہ ہونا چاہیے اسٹار کی میں اور عانا اور جو بہت کر دہ میں نے عرض کیا کہ میں
چاہتا ہوں کہ نئے تنظیمات کو چاہے کرنا ہو۔ میں نے بات نہیں کہوں سے اس نوعیت کا رابطہ نہیں
میں اور اس طرح چلا آں گا۔ تو مسک کر فرمایا۔

آپ قدامت اللہ تعالیٰ بھی ہیں سید فاضلوں سے تعلق بھی ہے مولیٰ عا پر بھی متعارف
ہیں۔ مجھے دیکھو کہ یہ خطیب ہوں سب سے متوال اور ان کی مولیٰ رابطہ ہے یہ بھی سرکار دارہ
کا صدقہ جامعہ نظامیہ رضویہ ہر جہتی ترقی کر رہا ہے۔

اسٹار کی کے نظم سے مطابق بازار شروع کیا حضور سیدی جامعہ اسلامیہ علامہ سید احمد سعید
شاہ عالمی اور حضور سیدنا حق طریقہ مونا ناہ علی خان صاحب کو رائے مرقہ دانی اختیار فرمایا۔

اللہ اللہ آج یہ دورہ تنظیم مدارس کے کو قانی رکنان حیثیت سے کام کر رہا ہے کی
مرتبہ کئی سطح پر انتظامات میں مختلف کام کے طلبہ سے اول دوم سوم آئے کا عمار حاصل کیا، میں
کہتا ہوں کہ یہ حضرت موصوف کی لگا کر کام کا صدقہ اور سنا کی کرمت ہے۔

مرشد کے عرس کی آخری حاضری

گزشتہ سال فیصل آباد میں حضرت محدث عظیم پاکستان و ستاروں ساتھ حضور قید
مرحومہ عبدعلیہ کے عرس مبارک پر ہر سال کی طرح بڑی عقیدت و محبت کے ساتھ مفتی عظیم رحمۃ
اللہ علیہ حاضر ہوئے میں نے دیکھا کہ حضرت نے حرا پر انوار پر بڑی سادگی عقیدت و محبت کے
ساتھ حاضری دے۔ میں ایک کو سے میں اپنے شیخ کامل کی خدمت میں حاضر ہیں مگر وہ پیش
میں کہوں سے ہاتھ ہے یا ہیں یہاں ویسوی میں انکھائے عقیدت رواں رواں ہیں و معلوم
ہے ہوتا کہ عرس شریف ہے۔ حرا وقت ہاں حال سے عرس کر رہے ہوں۔

مرحومہ گرامی۔۔۔ آپ نے جلاہاداری میرے سپرد کی تھی اسے چار کر رہا ہوں ابھی
ہاں شاہ آج ۱۰ سال یہ عرس لایا ہے۔

حضرت مفتی عظیم پاکستان نے سب سے سب سے صحت کے عرس اور حاضر میں صوف کے علم
میں دراصل سے مظہر علم لے دیکھا، مظہر مفتی، اسٹار نامور مفتی فاضل مصنف، لکھنے
نیکر تھے آپ کی زندگی کے بل اہل راجہ شامہ یہاں تک کی خدمت میں کر رہے۔

بالآخر

27 جی، کی ملازمت کی شام کو چاند جو ہر روز کی سر زمین پر طلوع ہوا تھا۔ ہر روز
یہ وقت ۱۰ بجے کے عرس بکری اتنی پر چلتا ہر روز خوب ادا ہاں کو روشن رہتا ہوا چانک تہہ حرا
چاہے کیا مگر اپنی بے پناہ اور سخت محنتوں سے سراج تاریخ پر وہ نقوش ثبت کر گیا جو اپنی دنیا تک
بلکاتے رہیں گے۔

ہرگز غیر آئندہ دلشاد شد اسحق
فہم است بر جہاد عالم دوم
☆☆☆☆☆☆

چراغ سے جلتا ہے چراغ

خانہ محمد نواز بشیر رحمانی

حضرت چاندی علیہ السلام (درجہ حریت) کو دیکھ کر ان کا دل بے رحم ہو گیا۔

اور دو گوں کی خدمتوں سے نکال کر اللہ ولی الدین اسمو ہمار جہم من الطلعات المی السور کے مصداق ہے۔ پھر یہ مسند بنی عتار چاروں سے چرخ روشن ہوتا ہوئی صد 11 غاضل سید عظیم الدین مراد آبادی کی صورت میں چنا کوئی مراد حال حضرت علامہ سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمہ کی صورت میں کوئی محدث مسر پاشا حضرت ابو الفص مود با محمد سرور احمد رحمہ اللہ تعالیٰ صورت میں کوئی حافظ عدیٹ سید محمد جالہ اللہ رب شاد رحمہ اللہ کی صورت میں کوئی افتیہ عظیم سوا دار اللہ نعمی کی صورت میں کوئی حضرت قمر سید ریاض علی شاد رحمہ اللہ کی صورت میں چرخ چاروں کی پر طوس کھلے چار چرخ سرور میں چرخا پھر لکھتے ہوا توں کوئی روشنیوں و مظہر نا ہوا سلطان 11 دیکھ حضرت داتا علی گاہری کی نگری میں۔ یہ چرخ 1956ء سے مشتعل طور پانی روشنی سے جہانت کے اندھیروں کو مٹ کر تار داسوں کی ہر نو صرف 71 برس ہوئی جس میں سے 61 برس نور کی روشنی پھیلانے میں گزری۔

49 سال تک حضور دارم ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے فرمیں دو گوں تک پہنچے وہاں جس کے اور حدیث سے فیض پہنچے دوسوں میں بڑے بڑے مدرس شیخ عدیٹ والی تخریق کے چرخ پیدا ہوئے۔ وہ عظیم محدث اپنی لایائی سرانجام دیتا ہو 28 اگست بروز منگل کو اپنے حلقہ مفتی سے جانا اور چلی طور پر وہ اپنے حلقہ کے ہمارے میں چلی کھانا ہوا گیا ہوگا۔

یہی چرخ ہمیں جسے تو روشنی ہوگی۔

اللہ جس کے مفتی عظیم پاکستان کی صورت میں چمکے والی یہ چرخ بخش رسول کا صفا عظیم مبلغ جب چنانچہ عالم بیک تھا جس کو اعلیٰ حضرت کے اس شعر سے تعبیر کیا جاسکتا ہے۔

حرف پر دھومیں مچیں وہ مومن صالح

فرش سے ماتم اعلیٰ وہ خلیفہ و ظاہر جم

محبوبہاں حد میں سے ایک بڑا شین مجھ کو پہنچانے کی محبت کا درس دیئے 19ء۔
دنیا کی رعایاں سے بے خبر حق کو علم و عرفان کا کوہ الہ فیہ سلام کی سر بلندی کے لئے اس

ت کوشش نظر آتا ہے، جب کہ یہ کثیر سارہ مدنی کتاب پر نظر پڑتی ہے تو دیکھئے وہ سے کون کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوتا ہے پڑھنے والا جب کہ حسین کتاب کو کھولتا ہے تو اس میں صدقت کاظمیہ احمد میں چمکے ایک مفتی۔ یہ پیر گاروں میں محبت رسول کا جدید نئے پیر سے پر مدیہ رسول ^{صلی اللہ علیہ وسلم} کا نئے سر پہ عباد شریف۔ ہاں جسے معصومی علیہ الرحمہ کی احاسن سہار کہ کا درس دینا غرض آتا ہے۔

قاری کے لی میں اس کتاب کو پڑھنے کا اور جد۔ یہ ہوتا نورانی چہرہ سعید شمس۔ مسند قدس میں چرچا ہوا 1949ء فقیر سال پر ایک وعدہ 11 رسالہ مفتی کی محبت کے جام بھر کر چلا رہا تھا ہر کسی علم میں تحریر و قلم سے پہلے یہ مفکر سے چرچا رہا تھا مگر حرم میں کوئی کی واقعہ میں ہوئی جس پر چرخ یہ مسند کتاب سے شروع ہوا معلوم ہو کر ہمت 11۔ یہ مہینہ یا ایک سال کی بات نہیں 48 سال سے یہ مسند شب و روز جاری ہے۔

تیسرے پیر 49 سال سے علم و قلم کی شمع فرادس کر کے داسے کا نام کیا ہے تو یہ تھا اس شیخ کو مفتی عظیم پاکستان مسلمان مسلمان امام احمد رضا مفتی محمد عبد القیوم برادری کہتے ہیں جسے دیکھنے والا پہلی نظر میں ہی دیکھ کر گر دیا ہوا ہوتا ہے۔

باقا خیر ان سب غریبوں کے مالک 26 اگست بروز منگل 2003ء 28 ہجری اشالی 1424ھ بدولہ مغرب تفریح ہمارے سات بچے حلقہ مفتی کی بارگاہ میں حاضر ہو گئے، اس طرح اس دنیا کا عظیم مسافر اپنی منزل مقصود پہنچ چکی۔ جو دلوں کا گہرا گہرے بخش کو سنا کر گیا

تقریباً حضرت قمر مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمہ نے 63 برس دین کی خدمت کرتے کرتے گزرا۔ کل عمر 71 برس اس میں سے 61 برس خدمت دین میں گزرے 12 سال پڑھنے میں اور 49 سال پڑھانے میں اور ان 49 برسوں میں سے 28 سال تک حدیث شریف کی مشہور کتاب جامع ترمذی ان حدیث کی تفسیر سے مشغل تھیں کتاب بنے شوق سے پڑھائی۔ آخری دم تک حدیث شریف پڑھاتے رہے حتی کہ رنگ کا آخری سہل بھی ملوادی

شریف (حدیث شریف کی کتاب) اپنے حوالہ۔

امجد اللہ راقم اعزاد کو یہ عراز حاصل ہے کہ قبل مفتی محمد عبدالقیوم مرادوی علیہ الرحمہ سے آخری دور (بروز مشکل) کو جامعہ نظامیہ رضویہ دہلی گیا۔ اور سے جامعہ نظامیہ رضویہ شہر لاہور جاتے وقت جامعہ میں غلہ ہوتا تھا جس کی قیمت پر راقم اعزادوں کے ساتھ اس وقت کی جب راقم جامعہ سے ایک دن قلعہ نظامیہ رضویہ کے پاس لڑا ہو کر ہوں کر ہوا تھا۔ قبل مفتی صاحب سے کچھ سے یافت یا ہوا ہے ہوا تھا جس سے عرصہ میں پرہیز میں ہوں کر ہوا ہوا آپ سے فرما رہے وقت میں اس کے رہتے وقت میں سے عرصہ کی کہ میں مجھ لفظ پہن شہادت سے سے میں میں ہوں کر ہوا اور۔ تو آپ نے جو شہادت فرما کر۔

”الحکیم ہے چنانچہ یہی جوگی ہو یا گالی میں نہیں سمجھا۔“

نیک سے، اور وہاں میں بھی یہ تھا اس تاکید دینے سے اس وقت کو حسب عشاء میں کے وقت آپ کے دھار کی جی تو اس وقت مجھے معلوم ہوا کہ آپ سے کچھ آخری اور تاکید کیوں نہ تھی۔ اور یہ آپ کی کچھ ناچیز بہت زیادہ میرا تھی کہ آپ سے ہے آخری کلمات میں بھی کچھ ناچیز کو یاد رکھا اور دین اسلام کی خدمت کی تاکید فرمائی۔

پہلے آخر میں میں حضرت قید مفتی صاحب کی حدیث شریف (ترجمہ شریف) کی سب سے پہلی کلاس کے علاوہ اور سب سے آخری سال (پہلی سال) کے علاوہ کے اس وقت کر رہا ہوں۔

جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور میں دورہ حدیث کا آغاز

اور تلامذہ کے اسماء گرامی (1974ء)

وہیے تو جامعہ نظامیہ رضویہ قائم تو 1956ء میں ہوا تھا مگر دورہ حدیث شریف کی کلاس 1974ء میں پہلی مرتبہ شروع ہوئی، اس کلاس نے خوشی حسب محسوس سے مفتی اعظم پاکستان علیہ

حدیث شریف پڑھنے کا تھا۔ یہاں کی تعداد 8 ہے۔ اور اس وقت وہ اب کے سب سے بڑے سال کے اسماء گرامی میں سے ہیں۔

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد رفیع شاہ صاحب ناظم تعلیمات جامعہ رضویہ

1) شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد رفیق شاہ صاحب مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ

2) حضرت علامہ مولانا سید غلام مصطفیٰ شاہ عقلی بخاری صاحب اداچن خطیب محکمہ

تعلیم

3) حضرت علامہ مولانا محمد شیر نقشبندی صاحب پابتن شریف

4) حضرت علامہ مولانا محمد صلیب شاہ صاحب مفتی بدست پابتن اور شہر

5) حضرت علامہ مولانا محمد رفیق شاہ صاحب پابتن اور شہر

6) حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب (مردم) گنڈا اور پورہ

7) حضرت علامہ مولانا محمد رفیق شاہ صاحب مفتی صاحب امروہا بخاری

1974ء میں جب جامعہ نظامیہ رضویہ میں دورہ حدیث شریف کا آغاز ہوا تو اس

حدیث شریف کے طلبہ کی تعداد 8 تھی اور مفتی صاحب کی محنت و لگن سے یہ سال تعداد

میں اضافہ ہوتا ہے۔ گیا اب امجد اللہ 2003ء میں دورہ حدیث شریف کی آخری سال کے طلبہ کی

تعداد 92 ہے جن کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔

مولانا سید احمد حسین قادری، مولانا سید شاہ حسین مرادوی، مولانا محمد رفیق

بانی مولانا محمد عمران امین قادری، مولانا حافظ عمر قیامی، مولانا شہیر حسین دوسا، حسین جاوید

دولہ محمد امین، محمد خالد، مولانا یحییٰ احمد رضا، مولانا سجاد احمد، مولانا شاہد حسین دوسا، ناصر مصطفیٰ

نکسور حسین، مولانا محمد عبدالغنی، مولانا راشد علی، مولانا محمد منظور دوسا، محمد عمران قادری، مولانا محمد

یوسف اللہ ربی، مولانا رشادت علی، مولانا علی محمد، مولانا محمد مشتاق احمد، مولانا حافظ محمد اسلم عظیم

مولانا یار احمد نقشبندی، مولانا عامر دوسا، مولانا محمد رفیق رضوی، مولانا محمد

[illegible]

اعلہ ذہن! جس طرح شروع سے ہے، اُن کے آپ کی کلاسوں سے سب علماء و مدرسین
جسے اب بھی آپ علیہ الرحمہ ترقی کلاس میں بھی سب کے سب علماء آپ کے مشن کو بخیر حال
کے لئے عہد کر چکے ہیں۔

وہا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مکی عظیمہ کی کشتان کے لیے ایسا کو تا قیام قیامت جاری و ساری کرے اور آپ کشتان سے ہوتے ہوئے انکا میہ بس جہز و قشہ بہار میں لکھ بھاریں رہیں۔

الحی ایمن جرمه قائم پدر
پیش ایمن چاروی شود پیش و مہار

☆☆☆☆☆☆

علم و عمل کا کوہِ ہمالہ

تحریر: محمد طہر تبسم القاری، ناظم تعلیمات جامعہ نظامیہ دہلی، شہرہ پورہ
 کسی شخص کی عظمت اور بزرگی کا یہ الزام اس کے جسمانی قد کاٹھ، خون، ہوسرقتی
 نہ ہو بلکہ کثرتِ مال سے نہیں بلکہ اس کے کام اور خدشات سے ہوتا ہے۔

و اگر یہ سببی قہر کا کھمبو تو مومنا علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پوچھیں کہ کیا وہ اللہ جل جلالہ سے
بہرہ ور تھی تو حضرت ہمارے رضی اللہ عنہ سے منہ مقابل ابواب کی یاد دہانی تھی یا اس کو حضرت ابوبکر
رضی اللہ عنہ سے منہ مقابل شب و نیند کا کھمبو تھا۔ مال و دولت تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ابوبکر و خدیجہ رضی
لہما عنہما سے مقابل تھا یا وہاں یہ وہ خطہ تھا جہاں مال اللہ خصوصاً کی حالت بہرہ ورگی کا
درازہ تھا۔ کائنات کے کس کس ارشاد سے یہاں سکنا ہے۔ رضی اللہ عنہما و وحی اللہ (اللہ
سے راہی ہو گیا اور وہ اللہ سے راہی ہو گئے) قیامت کا نذر نہ ہوگا۔ یہاں میں نفرت کی علامتیں ہیں
کے در آخرت میں بھی داخل ہوا اللہ میں جا چکے۔

آج کے دور میں بھی یہ سب سبب ہیں، اس بار تو یہ بے نظر آئیں گے، لہذا کاغذ سے اس
وہ حال دالے، مجھ کو اس واسطے مال راست دے تو یہ بے پھر ہے ہیں مگر ملی و مسلمانی
عدالت اور کام کے عوام سے، وہیں تو ایک ہی شخصیت کی طرف، میں متوجہ ہوتا ہے۔ میری
مر احمد اہلسف، مدیر روزنامہ "حق" مصحفی، ملحق مظلوم پاکستان، شیخ الحدیث والفقیر، جامعہ
احقری والماحول حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عہد نقیوم، قاری رفعتی، بر روی رحمتہ اللہ علیہ ہیں۔

آپ اچھا رشتہ میں ایک تحریک تھے، ایک تنظیم تھی۔ آپ مجھے ایک جہاد تھے، ایک نایاب ادارہ تھے، جو کام بڑی بڑی باتیں، اچھے اچھے لوگوں اور اچھے اچھے لوگوں سے بنے ہوئے تھے۔ پھر آپ نے ایک جہاد میں شامل ہو کر غلبہ جہاد میں کام کیا۔ تو میں ہوں یہ نصیب، ان لوگوں کی جہاد، اور ان لوگوں کی جہاد میں شامل ہونا نصیب ہے۔ میں نے ان لوگوں کی جہاد میں شامل ہونا نصیب ہے۔ میں نے ان لوگوں کی جہاد میں شامل ہونا نصیب ہے۔

[illegible]

مردان کے طور پر خود کو دین میں کی خدمت کے لیے وقف کر دیا

قرآن پاک میں بارشکوہ ہے

اللہ یجسی فیہ فی شفاء ویهدی الیہ من یشاء

”اللہ تعالیٰ جس کو چاہے اسے شفا دے اور جس کو چاہے اسے ہدایت دے“

کی طرف رجوع کرے

قد مکنی عبد مومناں من ربه اللہ چاہے بھی اللہ کے ان خاص بندوں میں سے ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے جس کی یا اپنی طرف راہ دی، بلکہ سب سے اللہ تعالیٰ کی طرف راہ دی ہے۔ رجوع کیا تھا وہ احمد مسلم، دینی پیکر کا مکی نمونہ تھے، ان کی زندگی میں تھا کہ اساتذہ سنی سنی تھے ان کی چیز کو ان کی عقل رہا اور زندگی کا ہر کام عین علم و روحانیت سے کرتے، اپنے ائمہ سے ملے جاتے، یہ وہ لوگوں میں سے تھے ان کی رمویہ پر عظیم الشان کاموں کی طرف۔ رد محنت و دشواری وہ جتنا ثبات ہے۔ ان کی زندگی انھیں محنت سے پریشان تھی، ان کے ایک سے میں وہ مگر آپ کو دیکھیں میں مشکوک نظر سے تو اس کا دینی حصہ کوئی لکھنے یا کسی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے نظر آتے، ان کی دیر کے بعد آپ کو پتہ چلا کہ وہ شیخوہ کے عظیم الشان مدرسے کی تعمیرات کا جائزہ دے رہے ہیں۔ کئی کئی لکھنے مسلسل سفر کے کے باوجود اپنی فاس میں بالکل تیار اور پیش پیش موجود ہوتے، ان کو کو دیکھ کر ہاتھ کرنا ہی دشواری کا مظہر انسان کام کرتے تو صبح کو کسی قسم کی تنکاد ان کے چہرے اور اعضا سے ظاہر ہوتی۔

تمام عمر عشق مصطفیٰ ﷺ میں بسر کی خصوصیت کے ساتھ جس طرح ہر ہے، وہ جس حیثیت سے رہے اور جسے میں نظر آئے قائل نظر آئے آپ ہیں تو اولاد کے لئے فکر، بنی بنی حیثیت سے دیکھیں تو اولاد میں سرخ سے بلند کریں بھائی اور میں کے لئے محبت و شفقت کا مہمیں مخرج ہمارا گرد و میر کی حیثیت سے چاند میں تو مرشد و متلازمہ مہم کے لئے عظیم سرمایہ اور جب متلازم بنے تو متلازم العبد و مہم سے وہ ہر دور تشنگان مہم کے لئے ایک بحر ہے کراں تھے، انھوں

حیثیت مندوں اور شاگردوں کے سے باعث عزت و افکار تھے، انھوں نے دیر دن ملک چھپے سے انھوں نے ہزاروں ہنگاموں کو آپ سے عقیدت کا تحفہ پیش رسول اللہ نے تم میں ۱۲۰ ہجری میں دیا تھا، اور دینی کی محبت ان کی راہ میں راہیں میں شاہ تھی، ان کا وجود اسلام کی حفاظت کی راہ تھی ان کے درانی پیر سے وہ تھے بعد یا آج تھے، وہ علم ہائے خاص و تقویٰ کا مکی نمونہ تھے، سبک دہشت کے لئے ان کا وجود، اللہ تعالیٰ کا ایک عظیم تحفہ تھا، ان کو کسی قسم کی سیاست اور کسی بھی سیاسی پارٹی سے کوئی سروکار نہ تھا۔

آج سے دس سال قبل جب ان سے میرا ملاقات ہو تو ان کو ایک نظر دیکھنے کی تمنا میں جا کر تھی، وہ تو میری دینی کی تھی، اللہ تعالیٰ سے کہہ کر ملے، دیکھو میں ان میں ان میں ان سے کا موقع ملے، ان سے ملے، ان کا جواب تھا اس سے ملنے جڑ سے ہیں، ان کی بہت عزت ہے، ان کی محبت بہت زیادہ ہوتی تھی، ان کو میری صراحتی بات نہ ہوتی تھی، میری چٹائی میں چپ گون اور میری چٹائی میں ان کی حارث تھی، ان کی زندگی کا مقصد اللہ کا حق اور انھوں نے رسالت کی حفاظت تھا، ان کو اظہار تھے کسی بھی امیر یا دار یا خوشامد یا چاہی کو پند نہ فرماتے بلکہ ان کی کوتاہیوں کو ان کے سر پر نہ دیکھتے تھے، انھوں نے ان کی تعلیم کے بہت حاکم تھے، ان کی تعلیم ثبوت شیخوہ، میں عظیم الشان مدرستہ ہدایت قائم کر کے۔

انھوں نے عظمیٰ کے تمام اساتذہ، طالب علم، اور دیگر علمہ بالکل ایک خاندان کی طرح ان کی سرپرستی میں کام کرتا تھا، ان کے تمام انتظامات بہت ہار کی سے چلتے تھے اور کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہ کرتے، ان کے سچے عاشق کی طرح کم مطلق، کم مطلق، دور کہ دور، مطلق پر عمل کرتے تھے، ان کا بہت سادہ چہرہ کسی کی بھی چمکی بہت کو بہت سرائے خواہ کوئی چھوٹا ہو یا بڑا اگر کوئی چھوٹا کام کرنا اس کی خوب جو صدمہ لگائی فرماتے، ان کا دلگاہ اور وقت کی پابندی ان کی عظیم الشان کامیابیوں کا راز تھا، ان کی بہت اہمیت فرماتے، ان کو ہمیشہ جیسے سعید، بے ریا کبر سے عجب تن فرماتے، سعید فرماتے، سعید کریم، سعید اور سعید وہاں ایک کلمہ ہے پر لکھنے ایک چھوٹا سا مال ہاتھ میں

القدوس لی نے در بات ہند فرماتے کہ وہ مجھ جیسے نیکو انسان کا اتنا مان بڑا
دینے ہیں کہ صرف مشورہ طلب کرتے تھے بلکہ مان بھی لیتے تھے۔

۴۰ ایک شفیق و مہربان و درود و نیکو راستی میں پناہ مفتوں سے مکر و مکی۔

وہ کل دینے تو سب مجھے اس طرح کا

اک اپنی کہ راستے میں راست ہو گئی

یہ سب سے تمنا میں جس، سب سنی کا مقدمہ اور سے کی سمجھ میں، سب سے

سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

مگر پناہ میں ملتا ہے کہ میں اور وہاں کا یہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

تو وہ سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

وہاں میں پڑتی ہے تاکہ لوگ ہر بار سے ٹھیک اور نیکو کی طرف رہ سکیں۔ حنت تو، امر

ہے۔ کہہ اور اس میں نیکو ہاں سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

اسکوں سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے سب سے

کہ یہ تصور تم دیا میں جس طرح میری توجہ بجاں کیا کرتے تھے اور وہ دیکھا کہ کرتے تھے اور اندر

مجھے بہت پسند ہے اس نے بہت میں بھی توجہ اور محنت کے بارے میں دیکھا کرتے رہو، بہت میں

مدد ملی اور اورانی ہستیاں بیٹھے کے لئے چاہا کریں گی۔

مگر حیرت کا ہر کوئی نے اسے بڑا گ سے کہہ۔۔۔ یہ جو ہر تم نے دیکھا ہے یہ

سور نے کریم کی اسی عنایت حاکم کا ظاہر ہے۔۔۔۔۔

راہم سب سے دیکھتے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت عامہ سے کیا ایجاد ہے کہ حضرت مفتی صاحب

سے بھی کہہ دیا جائے کہ عہد یتیم، ائمہ نظام میں بیٹھے کر جس طرح درس دیا کرتے تھے، مجھے تمہارا

وہ طریقہ بہت چھ لگتا ہے اس لئے بہت میں بھی تدریس کرتے رہا کرو۔ درس میں شامل

ہونے کے لئے بہت سے مفتی چاہا کریں گے۔

آگرایا ہوگی تو مفتی صاحب نے سب سے حق ہو جائیں گے۔ وہ اسی وقت جانیں گے
اور بعد میں گھوڑے پر تے نظامہ کے مروجہ عمل کو اپنے مخصوص پہلوں پر انداز میں لکھیں گے۔۔۔

”جی! کیوں وقت مائع کر رہے اور؟“ پھر آگے لے کر کیا کہہ کر کے سنی پڑھا“

پھر وہی نظامہ جیسا سنی ہوگا اور غرض شریف و کوئی اور کتاب کھلی ہوگی اور مفتی صاحب

حق و معارف کے موتی بنا رہے ہوں گے۔ لہذا اللہ تعالیٰ، و انکم فیہا ما تشہون

عنکم ومن اصدق من اللہ لہذا

پتہ نہیں کیا کہہ۔ ہوں اور کیسے تصور ت میں کھو گیا ہوں چھوڑ دینے سب بیاں ہاتھوں کو

آپ نے، اور وہ سب سے علم و عرس و عمار کی اس پیلہ کی یاد دہا کریں جو مجھے سمیت بڑا اور

گر نکل میں یہ چند شعور ہیں جو مصفا میں رہے سے دوسرے شرا تو نہیں آتے بیونکہ مرچے

سے محض نور ت ان میں نہیں پڑے چاہئے تاہم رنج و دم اور ہر طریق کے ان مدد و اعانت کی

کافی کی صحت ہوگی ہے۔

پھر کے ہم کو مفتی صاحب کل دینے یکدم، لا لا لا

لے گئے خوشیاں ساری اور دے گئے احمد فم، لا لا لا

احقر دی ہیں ان کو ٹاپیں، گونج دی ہیں سسکیاں، آہیں

دوب دی ہیں ہر کے دکھ سے نہیں ہم، لا لا لا

طم کے غالب آج حزیں ہیں اور دوس بھی ممکن ہیں

ہم کا یہ ٹوٹی، ٹھکری، درم درم، لا لا لا

تدریس کی مسد خالی ہے، عظیم کا اللہ اہل ہے

لڑائے گا کون دہی کھائی کا اب کون طم، لا لا لا

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی ایک مثالی شخصیت

مردانہ حسن و عیون

مدنی جامعہ عربیہ اسلامیہ لاہور

میں اگر تو میں ایک مطہر خاک ہے انسان

بڑے تو وہی گوشت میں سا نہ ہے

بعض لوگوں کی عظمت کا اظہار کرتے ہوئے کہا جاتا ہے یہ لوگ صدیوں بعد میں
پتہ ہیں اس کا ماوراء ہے۔ اور حقیقت یہ تو کہ زندگی میں تو فحاشی سے نکلیں بڑھ کر کھڑے
جائے ہیں جس کی وجہ سے عجم و قوم کی نظروں میں وہ جہت ہے جس اور جسہ دور حصہ
ہوتے ہیں تو وہ کلمات ہر خاص و عام کا زبان کاوردن جاتے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث والدہ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قدس سرہ کا
شار ہے ان عظیم لوگوں میں ہوتا ہے آپ کا وصال کرنا مسلمانوں کے لئے ایک بہت بڑا مصوبہ
ہے۔ آپ کے پاس سے ایک ایسا عہد پیدا ہوا ہے جس کا نہ ہوا تو اسی مشکل ہے آپ کا وصال
نقطہ چند افراد کا قصاں نہیں ہے بلکہ پورے ملک کے ہر مسلمان کے عظیم سانچے سے حائر ہوئے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صیہ الرحمہ
28 دسمبر 1933ء بمطابق 29 شعبان المعظم 1352ھ کو میرا پرتاؤں ضلع ہائیکوہ کے ایک
معزل و رندار گھر سے میں پیدا ہوئے، ابتدائی دینی تعلیم آپ نے اپنے والد مولانا
حمید اللہ ہزاروی صیہ الرحمہ اور چچا مولانا محبوب الرحمن علیہ الرحمہ سے پڑھیں پھر حصول تعلیم کی
لئے آپ مختلف مدارس اور شہروں میں آتے جاتے رہے آپ نے وقت کے بوسہ سے بے خبر
اساتذہ سے فیض علم حاصل کیا تا آنکہ 1955ء کو آپ سے معروف دینی و علمی درس گاہ دارالعلوم
حزب الاحناف لاہور اور 1958ء کو جامعہ عربیہ اسلامیہ لاہور میں درجہ حدیث شریف

بھلا اور مندرجہ ذیل مصل کی آپ کے معروف اساتذہ میں محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سرور
محمد علیہ رحمہ شیخ الحدیث والتفسیر مولانا سید احمد علیہ الرحمہ المعروف سید صاحب، شارح
فارسی طائیفہ علامہ رسول رضوی علیہ الرحمہ مولانا سید محمد انور شاد علیہ الرحمہ اور مولانا محبت اللہ علیہ
رحمہ جیسے وقت کے عظیم لوگ شامل ہیں۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ تقریباً پچاس برس میں اسلام کی خدمت میں مشغول رہے وہ
1959ء میں آپ کا مد نظر آپ صوبہ لاہور کی دارالحدیث لاہور سے بیہتم و ناظم اعلیٰ مقرر ہوئے اور
تبعیت میں منصب عہد پر فائز رہے اس سے ساتھ ساتھ آپ تعلیم المدارس الی ملت پاکستان
تقریباً تھیں سال ناظم اعلیٰ اور فارسی و عربی میں بیہتم کے صدر رہے۔ تعلیم المدارس کے
ایب قائم سے لاہور وچیک کی فارغ التحصیل کے لئے آپ کی خدمات انتہائی قابل قدر ہیں۔ آپ
نہ میں لاہور اپنے نصف صدی پر محیط ہے آپ انتہائی مفتی اور قابل استاذ تھے۔

حدیث نبوی ﷺ پر جامعے میں آپ لاشان متا سمجھا جاتا تھا آپ حسب حدیث مقدسہ
پاکیزہ دیتے تو سب سے بڑے تھے۔ جو جاتے حدیث قدسیہ کے ساتھ تفسیر عربی طائیفہ، اصول و مسموعان علم
میں مفتی صاحب اور دیگر مسموعان علیہ وعلیہ کی تدریس کرے میں بھی آپ کو بہت اہمیت حاصل تھی۔
آپ کے معروف شاگردوں میں شیخ الحدیث مولانا محمد عبدالقیوم شرف قادری، مفتی
حبیب الرحمن جیسریس روایت ہمارا مفتی محمد گل احمد خان مفتی آراء کشمیر، مفتی محمد بنی اللہ
ہزاروی شرف مولانا محمد عبدالستار سعیدی، مولانا محمد صدیق ہزاروی، مولانا مفتی عزت حسین
ہزاروی، مولانا علامہ مصطفیٰ قادری، مفتی صاحب مولانا خالد نوشہری، مفتی صاحب مولانا محمد حبیب
سعیدی، مولانا نظام فرید ہزاروی، مولانا نصیر الدین چشتی، مولانا افضل جتانی سعیدی اور مولانا حامد
حسین صاحب جیسے نامور لوگ شامل ہیں۔

گرچہ آپ تشریف لے گئے تھے کیونکہ آپ کا بارہ تر انتقال اعلیٰ حضرت، مامور
صاحبان بریلوی علیہ الرحمہ کی تہ توجہ یہ ہوا ہے میں احوال پر مشتمل کرنے کی طرف رہا اس کے

ہاں جو آپ سے چند حق کی باتیں تھیں ہیں، جن میں تاریخ تجد و تہجد، اھتاف و اسما کی توسل، علمی مقالات و غیرہ شامل ہیں۔ ان سب میں تاریخ تجد و تہجد خاصے نچر ہے جس کے مطالعہ سے دور حاضر میں مسلمانوں کی ذہن حال کے بہت سے اسباب معلوم ہو جاتے ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان عید الفطر کی محنت سے لکے پہلو تھے، وہ پہلا بہت جاندار، بہت شاعر تھا۔ آپ عام ہمارے علمی و ادبی کاموں کا نقیب و مددگار تھے، ہر طرف کے علماء میں بہت سی سزا بلند پایہ مفتی و سیر کی ترقی سے ماں بہت کلامیں سنیں تھے۔ آپ مدنی حیات کی علامت، جرات و ہمت کا ایک ادارہ تھے، سندھ، پنجاب کے فقہاء، علماء، دہلی، کراچی، پشاور اور ارد گرد شخصیت کے مالک تھے بلکہ میں تو کہوں گا کہ آپ دور حاضر میں قادیانیوں اور دیگر بدعتیوں میں شامل تھے۔

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ میدان عمل کے بادشاہ تھے، سنی دکانی و آپ نے کسی بے فکر سے دو ٹوک نہ کیا تھا۔ آپ نے بلکہ ہی نہیں تھا، انتہائی متحرک و مرکب انسان، ہر وقت تیار ہی کی حالت میں رہتے، ہر لمحہ ہاتھ کر دکھانے کی جستجو رہتی، ایک بجلی کی قہقہہ کی رنگ و بپ میں دائر ہی تھی، سڑکوں سے رند مگر ہوا سے کے ہاں جو آپ مکمل لب انسان تھے تقریباً اٹھارہ گھنٹے روزانہ مصروف کار رہنے کے حامل تھے۔

عام طور پر دیکھنے میں آئے کہ بعض لوگ بڑی قدر و وسعت کے مستحق ہوتے ہیں لیکن اپنی زندگی میں ان کو وہ حقیقی مقام و مرتبہ نہیں مل پاتا جو ان کے لیے حق البتہ رہا ہے، رخصت ہو جانے کے بعد ہر طرف سے ال کے لئے تعزیت و مصیبت کی بارش ہونے لگتی ہے۔

مر ہر سنگ دنی کرتے رہے اہل دین
یہ رنگ ہست ہے دستان گئے اعزاز کے ساتھ

مفتی صاحب علیہ الرحمہ ان خوش بختوں میں شامل ہیں جس کی ان کی حیات میں ہی بہت پذیرائی ہوئی ان کی حیات و تفریح کی تمام دغاؤں کی طرف سے ان کو وہ مقام و جایہ حرم

واقفیت میں مستحق تھے بلکہ یہ کہ جائے توبہ جاری ہوگا کہ آپ مجاہدیت کے مقام پر لائے تھے، محبوب تو ہر محبوب ہوتا ہے۔

آپ کے دھماکے پر لوگوں کو آپ کی بے پناہ مقبولیت کا بخوبی احساس ہو جب عوام اس مقام و شان سب صوبے کی بیعت سے دوچار تھے ان کے آنسو بہہ جا رہے تھے اور ان پر یہی کلمات تھے کہ آج امت مسلمہ ایک عقیم راہرو سے محروم ہوگئی ہے۔ شیخ الحدیث حضرت علامہ حسین علی شاہ صاحب دست برد کا تمام العالی نے آپ کے دھماکے بہت جلد ہائی انداز میں با آغوش استقبال میں ہو گئے ہیں۔

شیخ الحدیث علامہ محمد نعیم شرف قادری دست برد کا قلم العالی ہر مسئلے واسے دیکھ کر کہتے ہیں اسوۂ مفتی مہدی تقی کو آپ کے شاگرد اور حقائق زدہ و کریم چارہ ہے تھے کہ کون ہمیں لے گا، ان کی تعلیموں کی نشاندہی کرے گا، اب کون دین و دنیا کے لیے رہے گا اور اس سے کام لے گا، ان کی محنتوں اور پارکیوں کو سمجھیں گے۔

مفتی اعظم پاکستان کو یہ مقبولیت، یہ محبوبیت، یہ عزت و عظمت کوئی دوا چلتے ہوئے نہیں ملی، بلکہ آپ کا یہ مقام ہی شان جہد مسلسل کا نتیجہ ہے اس کے پیچھے دین و دہے والی اور بے شمار مصائب و آفات سے بڑا ایک طویل راستہ ہے مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے پچاس سال سے لاکھوں مسلمانوں کی خدمت کی خدمت اسلام کی سرانجامی، مصلحت ناموں رسالت کے تحفظ کے لئے کام کیا، نئے نئے شر و کفر فتنوں کے سدھار کے لئے دس دس ایک کیا خصوصاً دور حاضر میں عالمی مہم جوئی و انتہا کی طرف سے دہریہ اسلام، مصلحت، مصلحتیہ اور غی دہریہ کے خلاف کی گئی سازشوں کا ہمہ گیر مقابلہ کیا۔ عوام پر اس کے خلاف آواز اٹھائی اور اس میں سب لک کے ساتھ کو ایک پابند خادم پر جمع کیا۔

مفتی صاحب علیہ الرحمہ نے ساتھ کی دہائی میں جب جامعہ نظامیہ رفسیہ اور کے انتظامی معاملات سنبھالے تو اس وقت بہت مشکلات تھیں، دارالخلافہ مدنی تھوڑے روز پہنچے کی سخت قلت تھی، دو چار آدمیوں کا خرچ چلانا بھی انتہائی مشکل تھا، ان حالات میں سیکڑوں طلبہ کی

تعمیم و بہت کا انتظام کرنا ان کے قیم و تمام کا بندہ دست کرنا کوئی آسان مرحلہ نہ تھا۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کا خصوصی فضل و کرم تھا، سورہ شمس کی عنایت حاصل فرمائی اور تاملی بھیجی کے قرب و دور کی برکات کا اثر تھا کہ آپ نے اپنی مسلسل محنت و کوشش، خصوصاً گیس اور صبر و استقامت سے ساقی مشکل مراحل کو محسن و خوبی ملے کہا اور اپنی سزاؤں کو پالیا۔

بچے بڑیاں دوری و محنت کا، کرتے کرتے آپ نے اپنی کئی مرتبہ امید ہو کر دست کو حائل ہوا تھا اور آہستہ آہستہ باطلوں و خدائوں کے ساتھ سے پاس کچھ گئی۔ ہوتا گیس میں ہونے سے پہلے پیدائشی طرف سے ایسا جی اے ن تمام ہوا تاکہ بے اختیار مارا گواہی میں کہہ دے ہو جاتا۔ اس کی روٹی پر خیر نکالنا آپ کی سچائی پر یہ ایمان اور پائے ہو جاتا اور مجھے پورا یقین ہو جاتا کہ میں جس راستے کا طرب ہوں یہی حق اور حق و راستہ ہے۔

ملفوظ صاحب علیہ الرحمہ سے اپنے مشن کے حصوں سے بڑی شایستگی کا سامنا کیا، ناچنگی کہاں چند جہاں پہاڑ انتظامیہ کام ہے اور ہوش لوگوں کی آہ و گاہی جب دینی کار شروع ہو تو ہر طرف سے مخالفتوں کا ایک ہجوم اٹھ اٹھا، دینی سے بیرواں آوارہ لوگوں کی طرف سے آئے رد و طلبہ اور ساتھ کو تنگ کیا جائے گا ہے اور آواز سے کہے جاتے، دلی مرحبہ ہو اور طلبہ دینی ہوئے لیکن آپ نے کسی رد و طلبہ کے بجائے صبر و استقامت کو پورا دین کے دے لیا۔ رہا عزت نے آپ کو وہ عزت و شوکت عطا فرمائی جو کسی کو ملتی ہے۔

ملفوظ عظیم پاکستان علیہ الرحمہ کی اہمیت و اہمیت آپ کی سلسلہ حق آپ فرماتے تھے کہ ابتدائی دور میں کچھ مخالفتیں دہائے بھانے مجھے یک گھر میں لے گئے اور خطرناک ہتھیار دیکھ کر کہتے تھے تم یہ علاقہ چھوڑ کر جاؤ گے یا پھر ہم تمہیں جان سے مار ڈالیں، میں نے ان کو جرات اور ہمتی جذبہ سے بھر دیا جو وہ دیکھ کر دین حق کی راہ میں مجھے موت آجائے تو میرے سے اس سے بڑھ کر اور کیا خوش نصیبی ہوگی۔ میرے جواب میں کہ ان کی ہمت جواب دے گئی اور میرا کہہ بگاڑ یہ سب کچھ دین حق کی برکت سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف میری حماقت لہرائی بلکہ

مخالفتیں کے متحمل ہرگز نہ کیا۔

ملفوظ عظیم پاکستان حق کہے سے کبھی نہیں گھبرائے، ہاں آپ نے اہل اللہ کے سے کل حق بلند یا حتی کہ ملک کے صدر کے سامنے بھی آپ نے اسی رور و اور انداز میں گفتگو کی خواہ آپ کا طرہ اختیار تھی۔

قلم ملفوظ صاحب علیہ الرحمہ خجائی ہے داغ اور صاف سفر ہے کردار کے مالک تھے ان کے بار میں جب عارض روشت و درخش و تاباں تھا ان ایک فیض کی صورت اختیار چکا ہے آپ سے پہلے صاف سفر ہے دامن رور و کو ان تمام رانٹوں سے محفوظ رکھا، یہی وجہ ہے کہ آپ نے وفات کے موقع پر آپ سے لکھی گئی خلافت رکھنے والے علم بھی صرف آپ سے راجہ و جنرل و دیگر شریک ہوئے بلکہ انہوں نے آپ کے کردار پر بہت تعریف کی

آپ نے قریبی بہت سے لوگ اس بات سے آگاہ ہیں کہ مشرک حکومت کے ابتدائی میں جب حکومت کو علماء دین سے سب سے زیادہ ہاکر اور اصول پرست ملفوظی محبت دین اور دین فیض کی صورت میں ہوتی تو صرف آپ کا نام ہی سامنے آیا۔

ایک سابقہ حکومت میں جب صوبہ کی سب سے طاقتور شخصیت نے (ذکر) کے ایک عرب راہے کسی امری دین لگائے کی کوشش کی تو وہ ملفوظ صاحب ہی تھے جنہوں نے ایک ملفوظی اور دین فیض کی طرح برعکس کیا، آپ اس جگہ فریق نہیں ہو سکتے اور پھر اس طر پر دھکا کر کے سے انکار کر دیا ہر قسم کی قریب و زب کے باوجود آپ اپنی بات پر اٹل رہے بلا خصوصیت کی اس عقیدہ شخصیت کو اپنے موقف سے دستبردار ہونا پڑا تو ایک دو مٹا میں ہیں ورنہ یہی کلی جرات مندانہ ملاں سے آپ کی رہنمائی بھری ہوتی ہے۔ یاد رہے کہ آپ عرصہ دراز تک مرکزی و صوبائی ذکوہ کونسل کے ممبر رہے اور اپنی قریب میں آپ اور دست و دھائی ایک ایڈوائزر کی کونسل کے ممبر رہے۔

ملفوظ صاحب علیہ الرحمہ ایک میں الاقوامی شخصیت ہونے کے باوجود بہت سادہ و طبیعت رکھتے تھے بالکل عام سادہ سی غذا استعمال فرماتے تھے چونکہ مجھے آپ کا کاش کر دہوئے کا فخر حاصل

ہے اس لئے زندگی میں ہر با آپ کی خدمت کے موقع ملتے رہے اور مجھے آپ کے معمولات سے بہت حد تک آگاہی حاصل ہے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ دن کے وقت آپ سے ملنے چلاؤ۔ کہا کہ چائے بنو مراد اور ساتھ ایک ٹاپ بھی پیئے آتا میں نے دلوں چیریں حاضر خدمت کیں تو ایک بیویاں چائے کے ساتھ وہاں کھائیں یہاں منظور ہاں عظیم شخصیت کا چچ ہوا کرتا تھا، مجھے کئی مرتبہ آپ کے ساتھ سفر سے موقع ملے ہاں میں شوچو رہا اور حافظ آباد کی طرف کی مرتبہ گئے جانا اور آپ کی قسم کا ٹھٹھ نہیں فرماتے تھے بلکہ منار جسم کی ہوس میں کمر بند ہو کر بھی سفر اختیار کر بیٹھے اور میں اگر عرض کرتا "ستون کھڑا" کسی ہلچل کاری کا تقارار بیٹھے ہیں تو فرماتے نہیں بیٹا ہمیں جلدی جانا ہے بہت دیر ہو چکا ہے گی۔ اس وصیت کا وعدہ کی مرتبہ پیش آیا

قبیلہ ملتی صاحبہ انتظامی معاملات میں بہت محنت تھے اور کسی قسم کی کوتاہی برداشت نہیں کرتے تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے ساتھ کام کر کے وہ لوگ بعد وقت چاک دھو بیٹھے اور ہنسائی لگا کر سے ہر وقت تحریک رہتے تھے جس کا نتیجہ یہ نکلتا کہ صرف ادارے اور تنظیم کی کارکردگی بہت شاندار ہوتی بلکہ آپ کے زیر سایہ کام کر کے والوں کو خطرہ ہی طور پر بھی اپنی صلاحیتوں کو نکھارنے کے بھرپور موقع ملتے تھے ہر کامیابی کے بہت سے اساتذہ کا اطرائی تحریر کی تقریری کام آپ کی اسی محنت گیری کا مرہون مصنف ہے۔ قہد ملتی صاحبہ علیہ الرحمہ انتظامی اقدار سے محنت ہونے کے باوجود دیگر معاملات میں بہت نرم رہے اور فیصلی مسائل تھے انھیں وہ لوگ جو دین کے ساتھ وابستہ تھے اور ہمسازہ حالات میں علم و دین کی اشاعت کا طریقہ سراہا م دے رہے ہوتے تھے آپ ان پر بہت شفقت فرماتے ان کو حلا و نصیحت اور بہترین مشوروں سے نوازتے اس کے ساتھ ساتھ آپ ان سے مالی تعاون بھی فرماتے تھے اور اسلئے چند روز پہلے ہی آپ سے مختلف اداروں کا دور کیا تھا اور تقریباً پندرہ سو روپے ان اداروں میں تقسیم کر کے دیئے گئے تھے۔

ملفوظات عظیم پاکستان علیہ الرحمہ نے ایک بھر پور مدد کی گزاری تھی اسلئے سے وقت میں صدیوں کا کام کر کے چلتے بنے اور دیکھنے والے دیکھتے ہی رہ گئے اور ہر کوئی بھی کہہ رہا تھا کہ اس

کس کا چاہا بھی وہی ہو جیسا ان کا حراج تھا ہر کام جلدی میں ہر وقت تیزی، شاید آپ کے ان میں بھی بات ہو کہ بہت دیر ہو جائے گی۔

ملفوظات علیہ الرحمہ کی پاکیزہ زندگی میں بے شمار کامیابیاں اور کارنامے سہرے سے بھرپور ہیں تاہم یہ چند کارنامے ہیں جو شاید اس دور میں کوئی اور شخص سراہا م کے ملکا آپ نے جامعہ کلاسیہ کو وہ عروج بخشا کہ آج یہ مشن دار و قدام دلیائے سلام میں جب ہر راز کی حیثیت تھی کہ گمیا ہے۔ پاکستان اور دنیا بھر کے علماء و مشائخ و عوام اہل ملت کی کامیابی پر مشکل اور اہم معاملے میں اسی عظیم درس گاہ کی طرف توجہ تھی۔ جامعہ کلاسیہ رضویہ لاہور رب جامعہ کلاسیہ رضویہ شوچو رہا جو چرامیس کمال کے وسیع رقبے پر محیط ہے آپ کا عظیم کارنامہ ہے کہ مشائی اور سے میں اس وقت تقریباً دو ہزار طلبہ و طالبات رہتے ہیں۔

آپ کا ایک اور کارنامہ تاقیامت آپ کی یاد لانا ہے کہ آپ نے اعلیٰ حضرت امام محمد صالح فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی مشہور تصنیف فتاویٰ رضویہ کو دار حاضر اور مستقبل کے محاسن کے مطابق مرتب و شائع کرنے کا جس کام کی فتاویٰ رضویہ ایک ایسی اساتذہ پیلو ہے جس میں اکثر مسائل و فقہ کو انتہائی دل میں طریقے سے جاری شرح و تفسیر کے ساتھ تحریر کیا گیا ہے۔ امت مسلمہ پر آپ کا یہ احسن عظیم ہے ملتی صاحبہ علیہ الرحمہ سے بہت کام کیا لیکن میں تو کہوں گا کہ ملتی صاحبہ علیہ الرحمہ ایک سچے عاشق رسول تھے بلکہ اس قدر سے آپ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی ہر سیر تصویر اور کجی ہاں نہیں تھے آپ کا مشن اب دلائل ایک ہی تھا۔

آپ ملتی سے ہر پست کو بلا کر دے دے
ہر میں ایم سے اچلا کر دے
واقعی آپ جیسے عظیم لوگ صدیوں بعد پیدا ہوتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ آپ کا علم

الکلام ۵ علم الکلام ۶ علم اصول الفقہ ۷ علم الفقه ۸ علم التصرف

بن لعم الفقه فروع عديدة وكلها تجوز على أربعة أنواع

المباحثات ۲ المناكحات ۳ المعاملات ۴ العقوبات

وكان الشيخ مولانا المفتي محمد عبد القیوم الہرادی نور اللہ عرفہ

وہرہ مصنفہ ہادی فی العلوم نقیۃ واثقۃ فائدہ حیدر بان بقاں نہ علامۃ لای

العلامۃ من لہ مہارۃ ناقدۃ فی العلوم العقلیۃ والنقلیۃ

ولعل السبب الظاہر بمہارتہ فی العلوم والفنون اذ رحمہ اللہ لدانی

کان حافظ العلوم وکثیر الاستحضار واللبس البسیط وجمید الفہم وفہیم النظم

وسیم الدین

اذکر لیلۃ تذل عنی مہارلہ وبراعہ فی العلوم

حمد ما کان رحمہ اللہ تعالیٰ یعمم فی جامعۃ حزب الاحیاء بسبیلہ

لاہور ولہم یکمل دراستہ الحدیث ، حدہ المزمی ابو العلاء المفتی محمد

عبد اللہ نقادزی الرضوی القہوری (لی حضرت رئیس المحدثین علامۃ ابن

البرکات السيد أحمد عیہ الرحمۃ یطلب مدرستہ بحیب مدرسہ النبی اُسُہا

ومصافہ بجامعۃ الحنفیۃ بمدينۃ قصور فاروق الإمام ابو البرکات علیہ

الرحمۃ الشیخ محمد عبد الیوم القادری الہرادی

وبدا یدرس فی بنک المدرسۃ ولم یوجہ ایۃ مشککہ لانیہ لعلہ کن

فی باجتهاد متواصل وسعی متواتر فلہ کان یدرس کل یوم النہر وحشرہ

کتاب وھذا اذن ذلہل عنی کما برأعہ فی العلوم والفنون

وانہ رحمہ اللہ تعالیٰ امنیٰ حیالہ فی الجامعۃ النظامیۃ الرجویۃ وھو

حیدر بان اقبول نہ اذہ رحمہ اللہ تعالیٰ عذۃ غائیۃ لا رتقاء ھذہ المدرسۃ النبی

سہ فی زواہد العالم

وکنت ادرس لہدہ انا ورملائی ہدایۃ الحکمۃ لایبر الدین الایہری

کان یدرس کانیہ حافظ و فی یوم من الايام قال لنا بعد الفراغ من الدراسة

ظہر فی الکتاب ہل ھو کما یبہ نظرنا فیہ وراى ھو بنفسہ ایضا وجعل

مرون کماں المصنف یکتب ما یبہ لمعجب کل من شہد واعترف بسعۃ علمہ

ولہ اللہ

ولا ریب ان وفائہ لعمۃ فی الاسلام ولا جرم ان اولیادہ حادۃ لاجلہ

لا یملک لعملہا ولکن لعمۃ نہ یجری فی لکون ونعم ما قال الشاعر

حکم المنیۃ فی البرۃ جاز : ما ھلہ القلب یدار لراہ

لان الامام الخافعی رحمہ اللہ تعالیٰ

اذا ما مات ذو علم وفی لہد والعب من الاسلام لعمۃ

ولاشک ان حیالہ عبارت من خدمۃ العلوم الاسلامیۃ والنظمیۃ

لاجلہا وکان یحب التدریس والتعمیم حیا جمہ وطالما سافر الی اماکن بعیدۃ

وحمل الی المناسبات علی الوقت والوفی بلعمہ

وبہر حالہ لیس لنا ان نجس برون عمل ونأسف لقلہ بل علیہ ان

لہن جهودنا ومساعدت کتبہ لاجل التعمیم ونشرہ ولا بد لنا ان لنقفہ ونمشی

منی صلی اللہ لراہ واسککہ لمسیح جفائہ

☆☆☆☆☆

مکمل سے لے کر علم اور ادب و تہذیب کو قیام دینا اور پاکستان میں علم و تہذیب

کے ساتھ ساتھ ہونے کے لیے

قاری ملازم حسین سعیدی مدرس شعبہ تجویذ قرأت جامعہ نظامیہ طبرستان لاہور

”علوم و فنون میں مہارت“

منیر احمد جمال پوری، راجہ سراجہ، جامعہ نظامیہ روضہ اسلامیہ

مفتی عظیم پاکستان حضرت علامہ محمد عبد قیوم مدظلہ العالی رحمۃ اللہ علیہ صاحب کرامت، مہر علوم و فنون و
عہدہ امت نامہ حاصل فرمایا۔ بعد ازاں مفتی عظیم پاکستان عابدیہ محمدیہ دورہ علمیہ عظیمہ پاکستان تھے۔

قبلہ متعلق مضمون: سنا ہے ایک ایسی قرینک کا نام ہے جو مضمون اور دانش اور محرم سے بچنے
 ہوؤں سنہ نے بیٹا رہا دور کی حیثیت رکھتی ہے اور آپ نے ہمیشہ اپنے شاگردوں کو اور قاصدوں
 اسلام کو صرف اور صرف ایک سنی دہا ہے کہ

مشق مصطفیٰ ﷺ کی اس شمع جا نہ دل سے

بعد مرے کے لئے میں اپنا ک

مگر کسی نے ٹھہر کے رتے میں آئی ہوئی مصیبتوں اور تلبیہوں اور آرماسٹوں کی وجہ

وہ سب سے اہم تھا، چنانچہ اسے کوڑک کرنا اور اسے لے کر ہمیشہ کی

دھینے کے لئے اس طرح فقیر کے پاس

مگر کل کرتے کرتے آپ ہی جڑا ہو گئے

آپ کو یہ سعادت بھی حاصل ہے کہ آپ نے بیسویں صدی کی دوا بھر دودھ گار بھی

سے ہر قائدہ مجید حاصل کی اور کتب سب لکھیں گے، ان میں ایک محدث و عظیم پاکستان

۸۶ مولانا محمد مراد احمد علیہ الرحمۃ اور دوسرے مفتی عظیم پاکستان علامہ سید ابوالبرکات

سید سلیم علی شخصیات کا رنگ حضور ملتی حکیم پاکستان ملتی محمد مہدی القیوم برہنہ علیہ

والی سے فی جملے لکھا۔

اپ کا تمام علوم و فنون سے ماہر تھے، دوسری نظر کی یہ تھی کہ دانتھیا نے کی باتیں آپ

نہ کہ جتنے ہمارے اس کو اس انداز سے بیان کیا جاتا ہے کہ ہر طالب علم کو پڑھنا چاہیے۔

قبلہ نفس صاحب سے مرے بھی مٹنگو کا شراب حاصل کیا یا علم کے حصول کے لئے
 اس اصرار کی توجہ صاحب میرا مٹنگو کرے والا بھی سمجھتا تھا۔ تہہ ملت صاحب مجھ سے اسی سبب
 سے زیادہ شفقت کرتے ہیں اور یہ بات درست ہے کہ پیار و محبت، اخلاق و شفقت اور مہربانی
 سب جوہاں ان کی عظمت میں شامل ہیں۔

قبلہ میں صاحب علیہ السلام کے لئے چاہئے کہ سر دی ہو یا گرمی اپنے وقت پر
 اور میں آ کر ہے اسان چاہئے تھے اور آپ سے ساری زندگی میں مصطفیٰ ﷺ کے لئے
 اور گرمی اور جب آپ ہی عمر ۲۳ میں کی ہوئی تو آپ مسند میں پہنچے اور ہوئے اور نام
 و قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

وہی دوسرے نے کلامِ مصابہ اور استحقاقِ طریق کار و بہتر سے بہتر بنانے کے لئے
سب نے گراں قدر خدمات سر انجام دیں۔ داس کے علاوہ مرکزی رگلا کونسل اور مرکزی راجیٹ
میں کئی کئی کمیٹیوں کی حیثیت سے بھی خدمات سر انجام دیں۔ لیکن ان تمام اہم داریوں اور
مصرعات کے باوجود انہوں نے اپنے دوسرے اور اپنے حصے کے سہاق پڑھنے کو فراموش نہ کیا۔ ان
تمام مصروفیات کے ساتھ ساتھ وہ کسی سے بھی غافل نہیں ہوئے۔ یہ مائے ناسچارہ نہیں کہ میقات
یات سے اس طبعی و شفیق ہادہ کش کے اٹھ جانے کے بعد ایک ایسا غلہ پیدا ہو جو شاید لوگوں پر نہ
تھکے۔

دعا ہے کہ اللہ رب العزت نے محبوب کریم علیہ التوحۃ والتسلیم کے صدقے قہر مفتی
عمر پاکستان علیہ الرحمہ کی قبر النور پر کھڑوں پر جنتیں باز فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مینارہ نور

تقریر پر دیسری والقدار علی بھیروی، گورنمنٹ ٹیکنیکل ڈیپارٹمنٹ، نیشنل یونیورسٹی، لاہور
 وہ عظیم ہستی ہم سے ہر ہوئی۔ جس کی رپارت دعوتِ دہار سے کم تھی۔ جس کی م
 حقیق عقیدہ اہل سنت تھی۔ جس کی تادرب لکھائی کی ضرورت تھی۔ وہ ہستی جو عالم اسلام
 نے قدرت کا عظیم عطیہ تھی۔ جس کی مہارت کا ہر لمحہ اہل علم کے لئے سرچشمہ فیض و برکت تھا۔ وہ
 ہستی جو مہارت کا مینار اور عزم و ہمت کا سنگ میل تھا۔ جو جہالت کی گمراہی میں علم کا رہبر تھی
 یہی مفتی جس کے لئے رشتہ صدیوں چلے رہا تھا۔ جس کے لئے عقوبتِ راج
 ترو اور لگاؤ تھا۔ جس کا نگار بن جاں ہیں۔ سالہا سال تک اس اپنی بے پوری پائے لٹو ہائی ہیں
 کہیں ایسا وہ دور پیدا ہوتا ہے۔

علم کے لحاظ سے آپ میں آسمان کی بلندی تھی مگر مروج کے اعتبار سے زمین کی بلندی
 مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ عظیم ہستی جس نے نصف صدی تک علم و حق کے موافق رہے
 اور ہر ماحول و ماحول کی گورہ پر مشعل سے مستفید کیا۔ جس سے ادب لکھائی کی تدریس میں اختلاف
 برپا کیا وہ جس کی دست سے علم و عرفان کی مغل سور اور درس و تدریس کی مسند آباد تھی۔

آپ کے فیوض و برکات قیامت تک جاری رہیں گے کیونکہ آپ نے مسند تدریس پر
 ہو کر وہ باکمال علماء و تلامذہ کے جو آپ کا نام روشن کرنے کے سے کالی اور آپ کے حق میں مستقل
 صدق جاریہ ہیں۔ وہ اپنی وضع کے مفرد انسان تھے۔ ان کو اس اسلام سے کھل آ کا فیض تھی۔

۱۹۷۱ء میں آپ کی دعائیں جاری ہوئیں جس مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ
 مفتی محمد عبدالقیوم جرنالی قادری دینی، جی تہ رسک قری وری خدمات کو بھی فراموش نہیں یہ
 جائے گا۔ رب کریم مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد عبدالقیوم بزمِ مہدی علیہ الرحمہ کے درجات بلند سے
 بلند فرمائے۔ بے شک وہ سلاف کی عظیم یادگار تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے عزا و قدس پر بزرگوں
 رحمتیں جاری فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

میرے قائد میرے شیخ مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

تقریر: ابو حنیفہ نور محمد حامد لکھنؤ، لاہور

برصغیر میں مسلمانوں سے حکومت چمک جائے کے بعد آئندہ آئندہ ال کے علمی و فکری
 اداروں میں روانہ آنا چاہیگا۔ مگر یہ اس سے اپنا بقدر مزید مضبوط بنائے کے لئے مسلمانوں کے
 نہ ہم علم تعلیم کے رخص یک یا مغربی اند کا نظام تعلیم مانجے گا۔ نتیجہ روت غلامانوں سے
 ملی معاشرتی بہتری کے لئے قدم برداروں کو چھوڑا مغربی تعلیمی اداروں کی طرف رخ کیا۔ ان
 مہارت میں شہرہ یہ تھا کہ کتب قرآن و حدیث تفسیر و اصول فقہ و اصول حدیث و
 اصول فقہ جیسے کتب قرآن و حدیث علوم کا قابل شک چار صانع ہو جائے اس آئے وہ
 علماء و محققین کرتے ہوئے حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ نے سلائی علوم کی حفاظت کا
 پرہیز کیا۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثل محدث تعلیم فقہیہ مکتب مدرسہ و
 علم مفتی بہترین مختلف مہافتیں شیخ حریقت و مجاہدیت و محاضرات و شبانہ اساتذہ ہونے کے
 علاوہ عارف حق و مہم رہائی مفتی لاجن عاتق الرسول علیہ السلام، پاسان عصمت برسوں اور خدمت و
 مرشد اساتذہ بھی تھے۔ آج ہم سے فتہ مفتی اعظم رحمہ اللہ کی دستِ ہدایتیں ہوئی بلکہ ایک تحریک
 ایک انصاف، ایک مصلحت کا وسیع ترین خزانہ چھا ہوا ہے۔ یہ غلامی نہیں ہو سکتا۔ اساتذہ تعلیم ہو
 گئے ہیں۔ مگر حضرت مفتی اعظم رحمہ اللہ تعالیٰ چاہتے تو دین کی خدمت کے لئے تدریس کی بجائے
 کوئی اور میدان منتخب کر سکتے لیکن اس شعبہ میں قدم اڑا جان کو دیکھتے ہوئے آپ سے یہ تعلیم قربانی
 دی کہ خود کو دینی علوم کی تدریس کے لئے ہمدردی وقف کر دیا۔ آپ کا مقصد صرف عالم تیار کرنا نہیں
 بلکہ ہم کو تیار کرنا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ نہ صرف بچے مقصد میں کامیاب بلکہ اسی رہنے میں
 کامیاب ہوئے دستان مفتی اعظم سے فیض یافتہ سینکڑوں علماء و مصلحین نظر صرف استاذی و محترم

کیسے دیتے ہو مٹے رہ کر۔ خیر بت کا پتہ پتا رہتا ہے اور پڑتا رہتی ہے کیا نے کیوں نہیں؟
یاد رہے ہر گھنٹے ہول موت کا بھی کوئی پتہ نہیں کب آ جاتی ہے۔

حضرت مفتی صاحب سے دعوتِ دہلی و مغل پورہ و مدرس میں وفات پائی
بہت ہی قیمتی باتیں اس کی صحبت میں رہ کر حاصل کیں۔ بہت سے محرم و رازاں کے سینہ میں
نہ سہہ رہے۔ یہ سب سب میں دفن ہوئے۔ وہ میرے استاد بھائی تھے اور بچ بھائی بھی۔ مجھ سے
میں نے بہت کچھ سیکھا اور ان کے علمی و ادبی خزانے میں بھی بہت کچھ حاصل کیا ہے۔

اصل نسبت کے ایک بچہ بھائی اور استاد بھائی کا رشتہ فقیرانہ ہے۔ رشتہ سے بھی
بڑا ہے اور اتنا ہے۔ جس طرح کسی بچہ بھائی کی والدہ کی جگہ اور بڑی بہن کی جگہ ہوتی ہے بڑے بھائی
کا ادب و احترام۔ وہی طرح اور بڑی بہن کا سب کا احترام ہونا چاہیے۔ اس طرح
بڑے استاد بھائی اور بچہ بھائی بھی سزا و عقوبت کی جگہ ہوتے ہیں اس کا ادب و احترام بھی ایسا ہی
طرح کرنا چاہئے۔ الحمد للہ فقیر کا اس پر عمل ہے۔

حضرت مفتی صاحب سے کچھ سہاٹیں سے کوئی کتاب نہیں پڑھی مگر ان کا ادب و
احترام اپنے اس تہذیب و تمدن کی طرح کرتا رہا ہوں بلکہ اس کو حقیقت میں بدلنے کے لئے احقر نے
آپ سے اجازت حاصل بھی حاصل کی۔

حضرت مفتی صاحب کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے۔ جو مرنے کے بعد بھی زندہ رہتے
ہیں۔ علیٰ عہد الملک نے ایک مرتبہ اس کا ذکر کیا کہ اس کا مرنے کا وقت معلوم نہ ہو سکا
تھا۔ میں نے بھی سمجھا تھا کہ جو بہت بڑے آدمی خود بخود گزر رہے ہیں۔ بادشاہ نے انہیں کا امتحان
اور اس سے کوئی سوچا تو انہیں نے اس کا معقول جواب دیا۔ بادشاہ نے اس کا جواب سنا
خوش ہو کر ہمارے بڑے بھائی علیہ الرحمۃ سے کہا کہ اس کا خدشہ نہ ہو کہ وہ انہیں نہیں مر جس سے
پیسے لوگ پیچھے چھوڑے ہوں جیسا کہ تو نے چھوڑے ہیں۔

اب جبکہ میں نے یہ سطور لکھی شروع کیں میری آنکھوں کے سامنے خود بخود چہرہ صبیح

کتاب انصاف شروع ہو گئے اور میرے پردہ افکار پر مفتی صاحب کی روشنی کی ریل چلتی گئی۔ آنکھ
میں میں مجھے سیکھنا اور وہ انصاف پر نظر آئیں جو آج کلیدی سبب پر متکمل ہیں۔ رادیت کشی سے
انور اس کی جگہ لگائی ہیں بتا رہی ہیں۔ یہ تو فیض محمد عہد الیقوم کا کمال ہے آپ کی سب سے پادشاہ صاحب
نہایت مدرس، قاضی، مفتی، صاحب بنا چکی ہیں۔ آپ کی نظر مفتی نے کوڑاؤ کی تاریکیوں میں
مکمل کھلنے والے پتھر لوگوں کو طم و فطم کی روشنیوں کا خاکہ کر دیا۔

حضرت مفتی صاحب ہمیشہ دعا ہیں گئے کیونکہ انہوں نے اپنے بچے علیہ السلام میں
حضرت علامہ محمد عہد الیقوم شریف کا روحانی شجر رکھا۔ حضرت علامہ مفتی محمد گل احمد مفتی، حضرت علامہ
عبدالمصطفیٰ صاحب سرادھاری، حضرت علامہ عبداللہ محمد عہد ستار سعیدی، حضرت علامہ محمد صدیق
دہلوی، حضرت علامہ مولانا شیر احمد سیالوی، پچ کے حضرت علامہ مولانا حامد حسین نقشبندی
حضرت علامہ پروفیسر نیاہ علیہ السلام کی حضرت علامہ مولانا محمد انور صاحب مدظل حضرت علامہ
مولانا مفتی سید مظل حسین شاہ، حضرت علامہ پروفیسر حبیب الرحمن بزاروی، حضرت علامہ مولانا
عبدالمصطفیٰ سیالوی، حضرت علامہ مولانا سید حامد مصطفیٰ شاہ بنی کی حضرت علامہ مولانا محمد شریف
بزاروی، حضرت علامہ مولانا فضل عثمان بزاروی، حضرت علامہ مولانا مفتی بہاؤ الدین پیروی،
حضرت علامہ مولانا محمد عظیم بن مولانا محمد کریم اللہ بٹ، مولانا شہزاد احمد شاہ کریم و غیر ہم ہنگاموں
وہیت مستند مدرس و صاحب قلم شخصیات چھوڑی ہیں۔

مفتی صاحب کی دست و پائی اور جسمانی طبع بے شک قیمتی و دروازہ چار پائی بر طلب و ہوا و اسباب
وہاں اس آپ کے علم سے مستفیض ہوتے تھے اور تقریباً وہ ہزار طلباء و علماء آپ کے زیرِ اہتمام صحیح فائدہ
اور روزِ پیہ و شام کھانا پتیاں کرتے تھے۔ انکی دوسری ضروریات کا پرکار کرنا ان کے علاوہ تھا۔

مفتی صاحب سے مجھ سے بیان کیا کہ نہ ایک مرتبہ چار ماہ کا قند بالکل ختم ہو گیا حتیٰ کہ
ایک وقت کے کھانے کا سامان بھی باقی نہ رہا۔ اور محمد کی تجویز دیکھ کر نے کا وقت بھی سر پر تھا۔ ہم
پڑھے پڑھائے میں مصروف تھے اور پھر کے کھانے کی فکر تھی کہ طلبہ کو کہاں سے کھلائیں گے یہ سوچ

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ ایک عالم ربانی

سید غلام مصطفی شاہ ریاض البخاری مدرس جامعہ نظامیہ دہلی شکر پور

اس کی لڑت ہی فیل انکی محبت ہی عین
تہر ہی سنا تھا اللہ کے بندوں پر فیل
بہن میں ہی ہر رسی غلط اس کو
صحیح عقل کی طرح سب سے جدا سب کا رقی
شہل غریب سر گھر کی تابی میں
دلت میں سادہ و آزاد و معانی میں دلی
اس کا اہل نظر اپنے زمانے سے جدا
اس اہل سے عزم نہیں وہاں طریق

یاس تو عالم رنگ و بو میں درود و سواست کا مسلک جاری ہے ہزاروں دلاکوں کو
مسلم ہستی سے رخصت ہوتے ہیں دارین کو پھر ذکر و بھلا کی طرف کو بیچ کرتے ہیں۔ ان کے کانٹوں
سے کاروان جا۔ میں کوئی رکاوٹ نہیں آتی۔ قائلہ کار تجارت اہل، اپنی منزل کی طرف رواں دواں
رہتا ہے وہاں کسی نظیر و تہد کا شائبہ نہیں ہوتی۔ کار حیات معمول کے مطابق چلا رہتا ہے۔ وہ
چاروں گزرو جانے سے مطمئن رہتا ہے۔ علم امت جاتا ہے دکھ بھوں جاتے ہیں۔

مگر وہ جو شوق و محبت کے دیپ جاتے دلت کو خفا و اعتماد کے علم سے بے خبر کرے گا
خود ہوا۔ جو غلام مصطفی کے سے جودت کو شاں ہو، جو گھر و گھر میں جلا ہو۔ کبر میں بھی حس
کا جذبہ جواں ہو، جس کی عمر کی عام اس نیت کے لئے مشکل راہ ہو۔ جس کی کوشش و کاوش سنت
وین بھری کی تردید و شہادت کے لئے ہو۔ حق گوئی و سہ دہ کی میں جو بے نظیر ہو۔ اسوۂ رسول کی
جو جہاں تصور ہو، جس کا ہر قوس و ریشم و بیا و حریر ہو، ہر طالب وین جس کی محبت کا سیر ہو۔ جس کا نام
ہی باطل کے لئے صریح و جری ہو۔ جو درس و ہدایت کی تقدیر ہو۔ اچانک جب ایسی عظیم ہستی عالم

کا ہے پشیدہ و پہاں ہوتی ہے تو بے شک تمام عالم میں مسرورگی اور شگوارگی چھا جاتی ہے۔
ایسا محسوس ہوتا ہے کہ نظام عالم قائم ہو گیا ہے۔ ہر قائلہ و ہیں جسم ہو گیا ہے۔ کائنات بہت
عمری و عمری کی ہو گئی ہے۔ علم و ادب کی ہستی اچڑی اچڑی کی ہو گئی ہے۔ ہر قیامت تک کے
رغم مدد نہیں ہونے بلکہ مزید چلتے چلتے جاتے ہیں۔ علم بچے نہیں پڑھتے چلتے جاتے ہیں۔
کہاں بڑے نہیں سمجھتے چلتے جاتے ہیں۔ کہ بچے نہیں بلکہ انوں کو اور بھروسہ کرتے چلتے
جاتے ہیں۔ فرشتے بھی یہ روح فرسا منظر دیکھ رہے ہوتے ہیں کہ آج دنیا ایک عالم رہی سے محروم
ہو گیا ہے۔ چنانچہ ہر پٹی پھیل پھیل کر پٹی تک ہوا کا کوڑک کر سکھتے جاتے ہیں حتیٰ کہ
ان میں تک کھرا پٹی رہاں سے دعائے مغفرت کرتی ہیں ہوں میں غل ہوتا ہے سے بھی غل
ن ہوتی ہیں سے بہت سی غل، اللہ سے کی زیادت کے لئے کرتی ہے غل دوسرا اس سے
عقلی رہا کرتی ہے برگ و برگ کرتے ہیں دوسرے عالم غل میں تیرائی کے سوا غلے پاس بھی
دلی چار نہیں ہونا کہ لکھ و برکات کے انوں جو ہر کتاب سے۔ اپنی ہاشمہ نے روش کو بند
ہے کہ کائنات کو پٹیاں چھوڑے واصل الی اللہ ہو رہے ہیں۔

بے شک مفتی محمد عظیم پاکستان علیہ الرحمۃ کی شخصیات میں سے تھے کہ جن کے اچانک
ہونے نے پورے جہاں کو غم سے حال کر دیا۔ عقل کا ہر فرد سوگ میں مبتلا دکھائی رہا ہے۔

ایسے جاتے ہیں اس یام سے اداس لڑ
سمجھنے جاتے ہیں میرے دل کو بوجھالے دے
جس سے بہار حق وہ ہمیں داغ طارقت دے گئے
تھا ہے سر دستان چھوڑ کر چل رہے
لف تھا جن سے گلہ دے کامیں وہ نہ رہے
جس سے روٹی تھی مکان و کتب وہ نہ رہے

مفتی محمد عظیم پاکستان بقیہ السلف تھے حکواریت کیسے ہی اللہ یاد آ جاتا تھا۔ رسول اللہ کی باقی

مفتی اعظم پاکستان میری نظر میں

مورثہ ملک خوشنویس

کاتب لادنی رضویہ

کل مر علیہا ان ریلین وجہ زینک لولہ لجلال والا حکام

و من آرا مگی عارضی غزل سرانم و بی

کہ حادیپ ؟ از ہر طرف ہزار اند

(ایک میں ہی اس گل رعنای تعریف نہیں کرتا، غزلیوں نہیں کہ مدح سرائی کر رہی ہیں۔)

مفتی اعظم پاکستان صاحب علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی علمی

و علمی خدمات کا اور اس طرح کی خدمات کا مدح سرائی ہے آپ کو سراہا اور

کی داد کی بات شہر کا چشم و چراغ ہونے کا شرف حاصل ہے۔

آپ 28 دسمبر 1933ء کو پیدا ہوئے اور مختلف جامعات سے 1956ء تک

مستطیس 23 سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے آپ کو مختلف عریاں اہل علم و ادب اور علمی اداروں

جامعہ اسلامیہ رضویہ کا مہتمم ہونے کا شرف حاصل ہے مفتی صاحب مرحوم مفتی محمد عبدالقیوم رضویہ کی خدمات

مفتی صاحب مرحوم سے راقم الحروف (محمد شریف ملک خوشنویس) کی ملاقات

1989ء کے اوائل میں ہوئی۔ آپ نے جامعہ اسلامیہ رضویہ میں مصالفاً طبعی کے نام سے ایک

اور واقعہ کیا جس کا بڑا مقصد لادنی رضویہ کی شاعت تھا۔ لادنی رضویہ کی کتب کا کام مجھے سونپ

دیا گیا تھا۔ فضل و کرم سے لادنی رضویہ کی 24 جلدیں چھپ چکی ہیں اور پچیسویں جلد پچھپانے

کے لئے پریس میں جا چکی ہے۔ مفتی صاحب مرحوم کو بعد وقت لادنی رضویہ کی تقریبی دس کیر رینی

مجھے فخر و پاد اور بوقت ملاقات ایسے فرمایا کرتے۔

کل صاحب احمدی کرود و میان میں نصر اکام نہ کرنا میں چاہتا

ہوں کہ لادنی رضویہ میری زندگی میں ہی مکمل ہو جائے، اگر مجھے کچھ ہو گیا تو کسی

نے لکھوا دیا نہیں اور اگر نہیں لکھوا دیا تو کسی نے لکھنا نہیں۔"

میں جب بھی ملاقات کے لئے آپ کی خدمت القدس میں حاضر ہوتا، مجھے انھیں کرتے

اور محاذ فرماتے، پھر مجھے بہت شفقت سے اپنے پاس بٹھاتے، وہی پر بھی مجھ سے ایسا ہی

محبت و مروت فرماتے۔

جب لادنی رضویہ کی جلد آخری مراحل میں ہوئی تو میں ایک اور دور جامعہ میں بٹھایا گیا

جو کہ اس کی صفحہ غیرہ کر دیا اور صفحہ تسبیح و تہجد لگا دیا۔ اس دور میں مفتی صاحب مرحوم کا ایسا جانا

اور تو اپنے اکاؤنٹ جناب علامہ مولانا مفتی صاحب مدظلہ سے فرماتے کہ میں ضروری کام کے

لئے جاتا ہوں جس سے بعد "کاتب سے جانا ہوتا تو اسے چھپا دے" فرمایا کرتا۔

اب کے جب میں جلد 25 کی صفحہ کے لئے جامعہ میں حاضر ہوا، 25 اگست 2003ء

اور روز ہی مجھے اپنی "تہجد" مفتی صاحب علامہ مرحوم مجھے پیغام بھیجا کہ کل صاحب سے مکمل

کہ مجھے مل لیں، مجھے کہیں جانا ہے، میں لاہور ہی رہا (جو دوسری منزل پر ہے) سے پہلے مفتی

صاحب سے کمرے میں آیا، آپ نے مجھ سے محاذ فرمایا اور بہت خوش ہوئے کہ حد کے فضل سے

25 جلد میں آج تک کی کام جلد کی قسم کر، مفتی صاحب سے یہ میری آخری ملاقات ثابت ہوئی۔

آپ کی علمی خدمات کا یہ سرچرٹ ثابت ہے کہ جامعہ اسلامیہ رضویہ اندرون و باہر

در و دار ہوا اور میں جگہ کی جگہ دہان کی وجہ سے شیخوپورہ میں سرگورہ اور پراچا میں کمال راضی خرید

کر دار احکوم جامعہ اسلامیہ رضویہ کی ایک فی شرح قائم کر دی۔ جامعہ بڑی کی عمارت کو جدید تقاضوں

کے مطابق تعمیر کیا گیا ہے، جامعہ بڑی میں دس دہریس اور اساتذہ کی قیام گاہوں کے ساتھ ساتھ

بکس کے میدان بھی فراہم کئے گئے ہیں اس جدید، راضیہ و بیک لکچر پاساژ سے چھ کر دار

ملاپے خرچ ہو چکے ہیں جو مفتی صاحب مرحوم اور ان کی کارکردگی پر عوم کے احسان کا نتیجہ ہے۔

دقائق کے روز (26 اگست 2003ء) کو جامعہ بڑا کا آخری دورہ کیا اور

عالیہ کے مظہر تھے اور علماء اولیاء ملت بھی آپ کے اور آپ کے صحابہ آپ کے کمالات عالیہ کے علم ہیں۔ ہمارے وہاں کہتا ہے کہ حضرت مفتی اعظم کو اللہ تعالیٰ نے مجلس دہلال قادری کا مظہر بنا دیا تھا۔ آپ کے شاگرد اور چاہنے والے نے ان کے علم ہائے رس کو وہ مقام عطا کیا کہ ان کے علم ہائے رس کی سب سے کسی بھی سرکاری اور غیر سرکاری دوسرے میں بے شک سب سے زیادتی جاتی ہے۔ جبکہ دیگر دہاقوں کی سزا و عقوبت ان کے چاہنے والوں کے مقابل سے گزرتی رہتی ہیں۔

ہم یہ کہتے ہیں بالکل حق یہاں ہے کہ مفتی صاحب کی شخصیت کو کسی عظیم یا اہم سے اہم سربراہ نہیں بلکہ کسی عظیم مملکت کا شاہ ہونا چاہئے تھا۔ حق بات یہ ہے میں آپ کی جڑ سے سے جڑ سے عام ہر مفتی کو ہر سیر کو ہر گز مٹا کر مٹا کر لائے تھے اس لئے کہ آپ کا اپنا کردار کسی کتاب کی مانند تھا۔

یوں تو آپ کی ہر علمی خدمت قابل ستائش ہے "لہذا رضویہ" فاضل کا شہرہ آفاق علمی فن نہ ہے جس کی عظیم عرب و گجرات کے علماء نے اپنے اور جس کی علمی رفعت کے عوام کو عوام و عوام بھی انگشت ہدایت تھے۔ اس لہذا کی اس نامہ دار میں پیش کرنا کہ ہاں تک عوام کو بھی رسائی حاصل ہو۔ اس علمی کاوش نے مفتی صاحب کی عظمت کو چار چاند لگا دیئے۔

آپ کے متعلق حضرت شرف الدین علامہ محمد عبدالحکیم شریک قادری کا جہیز حقیقت بہت درجہ پرور ہے کہ "اگر حضرت مفتی اعظم اس پیمائش پر فرشتے وضو کریں۔"

سبحان اللہ یہی وہ لوگوں قدسہ ہیں جن کے قدموں سے مٹی چنے پر فرشتے روا کرے ہیں اللہ رب العزت حضرت مفتی اعظم کے عزا پر تاقیامت رحمتیں نازل فرمائے اور آپ کی رہبر مگرانی چلنے والے تمام چاروں کو سلامت رکھے۔ آمین۔

تبدیل از استاد و شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان
مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ علم و درخان تھے
(طارق احمد الرحمن، شیخ طاہر جمیل، ہزاروی (احمد) ۱۹۸۰ء)

حضرت استاذ العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قدس سرہ

مشاہیر اور زعماء قوم کی نظر میں

بلکہ محمد محبوب الرحمن

استاذ العلماء حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کی رحلت پر ہائے اہلسنت میں گہرے صدمے اور غم کی ایک لہر دوڑ گئی۔ ہمارے ہمارے کے فقیدان اشراف جنار میں اہم اور متقدروں شخصیات سے ملاقات ہوئی یا بعد میں تعزیت کے لئے آئے دسے ہزاروں سے حضرت مفتی صاحب منظور کے متعلق بات ہوئی تو جو فوری بنا کر تھا اسے اس مقصد کے لئے مکتوب لکھ کر بھیجا گیا کہ اسے محترم قارئین تک پہنچ کر سکوں۔

جس تو تعزیت گزار علماء و مشائخ، دینی و دہلی شخصیات، سیاسی و سماجی ماہرینا اس کی قدردانی میں ملتی ہے۔ جس میں چند ہم شخصیات کے محکم ترین تاثرات و خبر کارائیں کرے پر ہی اکتفا کر جائوں۔

حضرت مفتی صاحب کی رحلت پوری قوم کے لئے بڑا علمی نقصان ہے جس پوری قوم سے تعزیت گزار ہوں۔ (شیخ الاسلام علامہ ابوسفوف مولانا شاہ احمد نورانی)

ان کا سیر آخرت ان کی اعلیٰ ساریں آسان ہوئے کی گویا دے رہا ہے۔

(پروفیسر عزیز الرحمن، ڈاکٹر شریک، آزاد کشمیر)

اللہ نے انہیں شکر سے مملو فرمایا۔ ان کی علمی و ادبی خدمات کا جلیلہا جلیلہ

یا رنگی جو رنگی۔ (پروفیسر عبدالخالق قادری، ہزاروی، مہر چوڑی شریف، سندھ)

حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابوسفوف کے لئے اللہ کا انعام تھے میرے والد گرامی

حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کے قریب ہوا تھے۔ اللہ ان کو حسب الفردوس میں بلند مقام عطا

- ☆ فرماتے۔ (علامہ صاحبزادہ طاہر رضا اور پادشاه آواز کشمیر)
- ☆ مسلک امام احمد رضا کا یہ ثبوت مجدد مل گیا۔
- ☆ (مفتی اعظم پاکستان سر محمد انصاف قادری، آواز کشمیر)
- ☆ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم مفتی سہیل علی صاحب دہلی تھے۔
- ☆ (کاشی حسین احمد، احمدیہ مسجد، غازی پور، پاکستان)
- ☆ مفتی صاحب قندیل بے ایم جاہ و سے واسے ہیں خدا کے درجہات بلند فرمائے اور اہل سنت کو ان کا حق تسلیم فرمادے۔
- ☆ (حضرت علامہ سید مظہر سعید کاظمی، دہلی)
- ☆ مفتی صاحب قندیل رحلت سے پہلے اس سے واسے ہوگا جو کہ کتب آتی۔
- ☆ (صاحبزادہ حاجی افضل کریم رضوی، فیصل آباد)
- ☆ حضرت مفتی صاحب قندیل بہت بڑے وقت میں ہمیں پانچ پور ذکر پڑھ رہے۔
- ☆ (مفتی ابصر مفتی محمد خان قادری، میر کاروان، اسلام آباد)
- ☆ ہمارے بھائی آتے ہیں کہ ان کا یہ بھائی ہے کیا ہو رہا ہے۔
- ☆ صاحبزادہ عبدالصقل بڑا بڑا مفتی صاحب،
- ☆ میری بہت کٹری رہا اور ہم سے جدا ہو گیا۔
- ☆ (سید ریاض حسین شاہ، راولپنڈی)
- ☆ مسلک اور عقیدے کے لئے ان کی خدمات بیش یاد رکھی جائیں گی۔
- ☆ (شیخ الحدیث علامہ صاحبزادہ سید محمد عرفان طہودی، ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلسنت پاکستان)
- ☆ نظم و ضبط، غلوں اور انحراف سے حضرت مفتی محمد عبدالقیوم بڑا بڑا کو ہر میدان میں کامیاب ہیں سے اسکا تذکرہ۔
- ☆ (انصاف شہر علامہ سید محمد قاری، انصاف خان)
- ☆ مفتی محمد عبدالقیوم بڑا بڑا مسلمانوں پرستی سے کار بہتے۔ وہ محمد (پاک) والے مثالی

- ☆ ان تھے۔ اپنے بھائی سائبر کے کو حق ضرورت ہے۔
- ☆ (جنرل کے ایم اعظم سائبر گورنر حد)
- ☆ حضرت مفتی صاحب قندیل بے ایم میں، مسلک و مشرب کے لئے جو مثالی خدمات سر
- ☆ سامنے لگے ہیں انکی بیش یاد رکھ جائے گا۔ ہم ان کی سرپرستی سے محروم ہو گئے۔
- ☆ (مولانا خادم حسین رضوی)
- ☆ ان کا مفتی شہر پور ایک نئی نئی کی خدمت کا شرف ہے۔
- ☆ (جنرل (ر) سعید گل سائبر سربراہ آئی ایس آئی)
- ☆ میں اس کا یہ خوش فہم ہوں کہ ان کی فائز سے زندگیوں کا بلکہ چاروں
- ☆ باری رہے گا۔ (سید (ر) انصاف احمد علی جوہر آباد)
- ☆ حضرت مفتی صاحب کی فائز کا سہرا ہر شخص خدمت سے محسوس کر رہا ہے۔
- ☆ (قاری سید صدائت علی قادری، لاہور)
- ☆ چاہے ان کے رفیق و رفیقہ کی خدمت کی فائز بڑے ہیں ہم کر دار و کر سکتا ہے۔
- ☆ حضرت مفتی صاحب کا فیضان ہے۔ دین کے عالمیں ان کے مشن کو مکمل کر رہے ہیں۔
- ☆ (پروفیسر صاحبزادہ محبوب حسین پاشا، پورٹ شریف)
- ☆ محمد حاضر میں وہ ہمارے ہم مسلک علماء کے سر فہرست تھے۔
- ☆ (اکثر خالد سعید شاہ، سکوت)
- ☆ ایک بزرگ عالم کی رحلت کو پوری قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان خیال کرتا ہوں۔
- ☆ (پروفیسر قاری محمد علی انور، جوہر آباد)
- ☆ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم بڑا بڑا کے نقال کی خبر لے یہاں لندن میں بیٹے والے سنی
- ☆ مسلمانوں کو یہ پیش اور مضطرب کر دیا ہے۔ ان کی قبر و جنت کی کیا ہی بنائے۔
- ☆ (حکیم سیرت کار علامہ جاوید القادری، برطانیہ)

☆ موت عالم مرید عالم کی بہت کچھ آگئی۔

(پروفیسر اقبال صاحب اچان و دیپن ناگڑی، لاہور)

☆ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ علوم اور ینار کا بیکر تھے اس کی پہانک وفات مبارک لاہور ہے۔

(سید ضیاء الملک شاہ، لاہور)

☆ حضرت کا سنا لڑکھان چارن پاکستان سوسائٹ اور سرورہ کریم

(ڈاکٹر محمد رفیع، لاہور)

☆ ہے کہ پیشہ بزرگ و ان کی رحمت پر ہے حد بیکہ ہوں پاکہ گزشتہ کہ ملکا۔

(سولہ نظام گہ سانی، کراچی)

☆ اس کی حد جتنی بھیہ کا ایک زمانہ گواہ ہے خدا ان کے درجہ جات بلند فرمائے۔

(قاری محمد خان قادری، ساہیوال)

☆ حضرت مفتی محمد عہد القیوم بزاروی رحمۃ اللہ علیہ ذاتی کمال تھے ان کی خدمات ان کو بہت رخصت کر گئی۔

(سید حامد رسول قادری، کراچی)

☆ حضرت مفتی صاحب کی خدمات کا اعتراف ان کے عائشہ کی بھی ہے جو ایک خیم بہت 1974ء میں اس کا کام جٹائی تھان کا دنیا سے انھیں جانا قوم پرست و عثمان ہے۔

(مفتی محمد سلیم بزاروی، مہتری سٹری کراچی)

☆ قادی و ضویر شریف کا شاعر و شاعریت و دعوت مفتی صاحب کو عہد حاضر میں ممتاز مقام ملائی ہے وہ جٹائی مدرس تھے۔

(مفتی محمد ابراہیم قادری، سکھر)

☆ اسے تو ہر سوانح جبرائیل نظر آتا ہے۔ اسے کیا بیٹہ گا؟

(طارق محمود بخشندی، کوئٹہ)

☆ وہ مش کے سپاہی تھے ان کے برنگ تھے اسلحہ کا مجرم تھے۔

(صاحبزادہ محمد سلطان راجا، اسکا قادری آستانہ حسن دربار حضرت سلطان باہو قدس سرہ)

☆ حضرت مفتی محمد عہد القیوم بزاروی قدس سرہ کے خلاص اور محنت میں کوئی دوسری نہ ہے (قاری محمد زہار ہارہ، جنرل انکری جمیت علماء پاکستان)

☆ علماء کے انھ جانتے سے علم انھ جانتے ہے حضرت مفتی محمد عہد القیوم بزاروی ہمارے علماء میں سے تھے۔

(میرزا محمد علی سلی، راولپنڈی)

☆ حضرت مفتی صاحب کی اپنا بک رحمت ہمارے عظیم جس کی جہتی کا پیغام دے ہے۔

(پروفیسر کل محمد طاہر القادری)

☆ آج حقیقہ طلبہ کی دستیں کم چنگیں بہت بڑا جانا ہے۔

(سید کبیر علی شاہ، چور شریف)

☆ مفتی محمد عہد القیوم بزاروی حقیقت پسند اور راست گو عالم تھے۔ درہمین کی بڑی تعداد بار کر کے در شامی کما کر ان قدر خدمات سرانجام دے کر انھوں نے وقت کی ہم ضرورت کو پار کیا۔ (حضرت علامہ سید شاہ ربیع الحق قادری، کراچی)

(مولانا عہد اسرار سعیدی)

☆ آج اس وقت ختم ہو گئے۔

☆ خدمتِ علم سے کچھ کہے کے قابل نہیں وہ پوری قوم کے خشن کبر تھے۔

(قاری طاہر نسیم)

☆ اپنے درمیان ساتھی کی رحمت پر فزودہ ہوں ان کے ساتھ میری بہت ساری بھینش تھیں۔ انھیں ان کے لئے انصاف ساتھ نہیں دے سکا ہے۔

(شیخ القرآن مفتی نعیم احمد انیس، بہاولپور)

☆ مفتی عہد القیوم بزاروی کا کام سوسائٹ کام آئے گا ان کی خدمات کا ہر کوئی اعتراف کرے گا۔

(مفتی جمیل احمد نعیمی، عالم تعلیمات دارالعلوم نعیمیہ کراچی)

☆ وہ نہ بد دل و تنجید و بکر بکس، بلکہ مفتی اعلیٰ عالم تھے۔

(مفتی سید الرحمن، کراچی)

یادوں کے چند نقوش

حافظ محمد عطاء الرحمن قریشی

میت مہل ہمیں جانو ، پھرنا ہے ملک برسوں

جب خاک کے پرانے سے اسان 00 ہے

یہی ہی سالوں میں سے ایک عظیم انسان ، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد القیوم جزاروی حلیہ الرحمۃ تھے۔ اس کے حسن خلق ، تقویٰ اور ہیزگاری ، محبت و شفقت اور علم کے حوالے سے کئی عیسائی پادری اور دین پرکشش ہیں۔ انہیں سوئے خاص پر نقل کرتے ہوئے خود یہاں یہاں سے شروع کروں اور کہاں ختم کروں ؟ کیاں رسوں اور کسے۔ کیاں کروں ؟

وہ عہد میں ہم نے سوچا کہ سر جھانکی کہاں سے پہلے

ہر ایک ذرا پکار اٹھ یہاں سے پہلے یہاں سے پہلے

بہر ایک سعادت سے بچتے ہوئے چند انیس پر ظلم کر رہا ہوں

نفاذی نویسی میں احتیاط:

حضرت مفتی صاحب اگرچہ عظیم محدث تھے مگر مفتی مدرسہ اہل حق خلیفہ اور بنیاد مصنف تھے لیکن آپ کی وجہ شہرت مفتی ہونے کے حوالے سے ہے۔ اسی لئے اہل ملت کے کار خیزانہ سے آپ کو مفتی اعظم پاکستان کے لقب سے پکارا اور یاد کیا۔ آپ کے نفاذی کی مصومیات کوئی ناقص ای چیز نا کر کے لکھ ہے بیضا مت سے جو ہم خصوصیت دیکھی وہ فتویٰ نویسی میں آپ کی احتیاط ہے پناہی یک مرتبہ میں حاضر خدمت ہو تو دیکھا کہ ایک نو جوان اپنے ہر زبوں کے ساتھ خدمت القدس میں حاضر ہے اور یہ مسئلہ جان کر کے فتویٰ کا طالب ہے کہ میں نے پہلی جہی کو ایک طلاق دی تھی لیکن میرے وکیل سے جس علاقہ میں لکھ کر بھیج دیں۔ جو مفتی صاحب نے فرمایا کہ وکیل تو بہت ہوشیار ہوئے ہیں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ آپ ایک علاقہ دیں اور وہ بھی

معاذ حق کھدے۔ ہم آپ کے سوال کے مطابق فتویٰ تو لکھ کر دے سکتے ہیں لیکن اگر آپ نے جس معاہدے میں ہیں تو یاد رکھیں باب بی بی کو مگر میں رکن اللہ اور رسول اللہ کی باخبر ہانی ہوگی۔ یہ لڑا کر ایک خوف خدا اور فکر آخرت یاد لاتے رہے۔ پھر نو جوان کے ہر ایوں سے لڑا پو سے باہر لے کر بھٹا کہ کچھ ہی دیر کے بعد وہ لو جوں اقلہ را گھوس سے حاضر ہوا اور اعتراض کیا کہ میں نے نفس میں ملاقیں ہی دی تھیں۔

موررہ نے ان کوئی اور مفتی ہونا تو صرف فتویٰ ، تفرقہ فارغ ہو جاتا لیکن مفتی صاحب اپنی تمام دقتیں اور لڑائیوں سے بھاپ گئے کہ سائل سوال کرتے ہوئے کچھ پھپھارنا ہے دربار اس کی گنج دہندگی کرنا کر شریعت کی عزت و دردی سے بھاپا ہوا۔

حاصل بالحدیث

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ حدیث پڑھانے کے ساتھ ساتھ حدیث پر عمل کا بھی بہت وجہ دہش فرماتے تھے۔ یہ کہنا ہے چاہے ادکا کہ آپ جس یقین سے حدیث کی تدوین فرماتے تھے اسی یقین سے حدیث پر عمل فرماتے تھے۔ حدیث پاک میں سفید ہاس کی بہت تشریف کی گئی ہے۔ اسی لئے مفتی صاحب سفید ہاس بہت پسند کرتے تھے۔ جہاں تک میرے مشاہد سے کا تعلق ہے میں نے انیس کچی تھیں ہاس میں نہیں دیکھا۔ ہمیشہ نکل استخوان والا سفید کرتا اور شلو اور رب تن فرمائی۔ سر پر سفید رنگ کا ہی مں سر اور اسی رنگ کی چادر بھی ہوتی۔ جس سے سر اور ہنر سے کا جو حصہ حاد رہتا۔ پتہ بالکل میں اسے مفتی صاحب کی ادا اور مظاہر کا طریقہ سمجھتا ہاں لیکن جبرانی شریف کی مندرجہ ذیل حدیث پاک سے معلوم ہو کہ یہ بھی عمل بالحدیث کا ہی ایک نمونہ تھا: **الار لنداء لبسة العرب والاندلس لبسة الایمان** یعنی چہ در اوڑ ہنا عربوں کا لباس ہے۔

تقویٰ اور ہیزگاری:

حضرت مفتی صاحب جہاں علم کا ایک عظیم ہنار تھے وہیں عمل کا بھی نہایت حسین

شاہکار تھے۔ میں پندرہ سات اور اجتماع سنت کے ساتھ ساتھ فتویٰ دینے کی بھی اپنی تہذیب کا پرچار کرتے رہے۔ 19 اگست 2003ء کو آپ کی خدمت میں عرض کا شرف حاصل ہوا۔ آپ نے مولانا سرور احمد رضا شریف نقوی (رحمہم اللہ) کو درودِ حدیث شریف (سے آئل لائے کے پتے پر) دینا یا موصوف بنی کی سے آئے۔ مفتی صاحب نے لکھ کر دیا۔ مینا انجیل کے بعد ان کو مل گیا۔ میں نے اس محبت پر جو بار بار سے مفتی صاحب سے تقابل پر یہ جگہ پر محسوس کر رہے ہوں۔
خاصی ۲۰۰۳ء

لیکن حال ہی میں مولانا کاڑی قادی والی کی ہڈی کی جانب سے جب پندرہ موصوں کا حسن میں لکھا ہے۔ آپ کو یہ جان دیجئے کہ وہی نہ مشہور ہے۔ سائنس دان لکھ چکی ہیں۔
پاپائی جرنل (Popsail) بھی ساری سے حاصل ہوتا ہے۔ مگر یہ عام سے امید ہے۔
اس مسئلہ پر ضرور غور فرمائیں گے۔

گستاخان رسول ﷺ کا رد

مفتی صاحب حضور نبی کریم ﷺ کے چچ عاشق تھے تو یہ کیسے ممکن تھا کہ وہ گستاخان رسول کے گستاخان کا رد کرتے۔ آپ کا رد اس حدیث بدعتوں اور گستاخان کے لئے مشہور ہے۔
یام تھا۔ آپ عقیدہ کی اتنی پختگی اور تعصب کے باوجود کہہ رہے تھے کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بدعتوں کے رد میں اپنے محنت نہیں ہٹا کہ ہمارے کاہر تھے۔ پھر ان کا رد شروع ہوتا تو ان سے کام نہ لیتا۔ حالانکہ کوئی عموماً یہ نصیحت کرتے کہ مطالب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے بدعتیوں کو گستاخان کا خوب جواب دو کریں۔

زندگی کا آپ کی بس ایک ہی مقصد رہا

حفظ ناموس و رسالت شرع تعلیم ہی بنی

شیخ طریقت سے محبت:

اکابرین اہل سنت سے مفتی صاحب کو عموماً اور بڑے شیخ طریقت حضرت محدث اعظم پاکستان مولانا محمد سرور احمد قادری صوفی علیہ الرحمۃ سے آپ کو خصوصاً بہت محبت تھی۔ انھیں پہنچے ہیں

کا انکار کرتے رہے۔ زندگی کے آخری ایام میں تو یہ تذکرہ بہت زیادہ کیا تھا۔ محبت و عقیدت کے باعث حضرت محدث اعظم پاکستان علیہ رحمۃ کی جامع سوانح لکھنے کا کام میرے پر درپا ہوا۔ وقتی فرائض چھتے رہے کہ کتاب کام ہو۔ پھر اللہ تعالیٰ بے یہ سوانح تکمیل کے قریب ہے۔

حسن خلق

اخلاق تو ایسا تھا کہ پہلی ملاقات ہی میں ملے والے آپ کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ ہر آنے والے کو راضی کرتے۔ ہر ملنے والی کی بھلائی کہ مفتی صاحب کی شفقت اس پر سب سے زیادہ ہے۔ حیات محدث اعظم پاکستان نے سلسلے میں اکثر عاصد خدمت ہو کر پورے رشتہ داروں، مشورہ داروں، متاثرہ افراد، انتقال سے کوئی ایک ہفتہ میں سے نہیں لوں یا انار سے جو محسوس ہو جیسے سحر خیز ہیں میں سے حضرت کی لہجہ "طریقت کس بات کی؟" کی توجہ دہی ہی ملتی ہے۔

اشاعت کتب

آپ مسلک اہل سنت سے شروع سے نئے شاعت کتب کو بہت سرور کی سمجھتے تھے۔ جیسوں کتب آپ سے شائع ہوئیں۔ یہاں ہاں سب کا تذکرہ مضمون "فہمیں قادی والی دھوبہ کی ترحد و توحید کے بعد شاعت آپ کا دکانار ہے جو آپ کے لئے قابل ہے۔ ایک مرتبہ فرما کر کہ "میں نے سوانح میں پورا پورا کفر کی موصیہ کا کام مجھ سے کیسے ہو گیا بہت سوچنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فضل کہہ ہے کہ میں نے مجھ سے یہ عظیم کام لے لیا۔

جو بھی مصنفین و مکتبین خصوصاً اہل قلمداروں کی بہت حوصلہ افزائی فرماتے تھے کہ کتاب "سیرت صدر الشریعہ" شائع ہوئی تو بہت خوش ہوئے۔ بہت خوب صورت طبع و تصنیف لکھا اور تاکید فرمائی کہ "یہ کتاب ہر ایک میں پیش موجود ہے۔"

دینی مدارس کا قیام

آپ نے بہت سے دینی مدارس قائم فرمائے جس میں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور، شکو پورہ سرگودھا، جی۔ ایف۔ دینی مدارس قائم کر کے کی کوشش میں لگے رہے۔ ایک مرتبہ حاصر ہو تو بہت سرور پایا۔ میں اس خوشی کو لکھ کر تحریر کیا تھا کہ آپ سے جو دینی عہدہ یاں کر دی۔ فرما ہے

شیخ القرآن سے فرمایا تھا اس ملک کو شہرام سے کوئی خطر نہیں سوشلزم مری دیش سے رگڑے گا جب تک محمد انصاور پڑ روی رہتا ہے سوشلزم اس ملک کی تقدیر نہیں بن سکتا۔

1983ء سے 2001ء تک کا عرصہ میں سے وہابی جو بددش اور بددست کا نا پوچھ پوراں اور دش گرو ہے۔ راحمد کے دوں بطور طالب علم بیٹکڑوں دار حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے ملاقات کرے کا شرف ملتا رہا خصوصاً ایم سے اسلامیت اہل دہم نے دور ان صاحب ہد امجد حضرت شیخ قرآن کی دینی خدمات کے موضوع پر وہابی جو بددش کے لئے مقابہ لکھ دیا تھا تو حضرت مفتی اعظم علیہ رحمۃ اللہ سے شجود با ملاقات کرے کا شرف ملتا رہا آپ اپنے مال میں ملاقا کا حوالہ کرتے ہوئے فرمادیا کہ ہر طور پر ملاقا کے مسئلہ کے میں رہیں فرماتے ہے اور مجھے جمیعت علماء ہند میں مثال کا دیا گیا۔ حیات صاحب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ علیہ مرکزی صدر جمیعت علماء ہند ہاں تھیں جسے سب علماء ہند میر سے دیا آتے تھے آپ کے علاوہ ریکارڈ کا پیرا موبو دیں جس کی ہوا میں سے اپنا مقابہ لکھ لیا تھا۔ بلکہ عرصہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے عہد و کثرت بھی میں آپ کے پاس جب حاضر ہوتا تو بیڑوں میں معلومات سے لہرتے پیکر اور حضرت شیخ القرآن کے ساتھ ملاقات کا کرکڑے میں سے لہرتے گئے۔

جب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ نے جمیعت کے کا منتخب ہوئے کے بعد مہاجر پورنی اور کانگریسی علماء کا قہ قب شروع کیا تو آپ کی مفاہ سے یہ علماء پہاڑی پر مجبور ہو گئے مولانا مفتی محمود صاحب سے اپنے چند علماء کے ہمراہ حضرت علامہ ہزاروں صاحب سے ملاقات کے حوالاں ہوئے تو حضرت علامہ ہزاروں صاحب رحمہ اللہ سے پہلے لہرتے ملاقات سے انکار کر دیا جہاں علماء کی طرف سے اصرار بڑھا تو آپ سے انکی جواب دیا کہ اگر آپ ملاقات پر مصر ہیں تو سب سے پہلے لاہور میں میر سے جواب دینا تاہم مفتی کو کب اور مولانا مفتی محمد انصاور ہزاروں سے مل کر انکی مطمئن کریں اگر یہ میر سے جواب آپ کی ملاقات پر مطمئن ہو جائیں تو پھر میں اس جواب کے کہیے پر مولانا مفتی محمود صاحب سے ملاقات کروں گا۔ چنانچہ مفتی محمود صاحب سے اپنے امرا چند علماء کو بھیجیں جس میں مولانا محمد علی جالندھری بھی شامل تھے۔ جامدہ کلامیہ و ضویہ آئے تھے مگر علماء کا یہ وفد ان صاحب کو مطمئن نہ کر سکا اور مایوس ہو گیا۔ اس واقعہ سے جہاں علامہ ہزاروں کی

ہر ایش سے اس علماء کو بی کی حیثیت کا احساس دلا کر لکھا کہ سب کا مظاہرہ کیا وہاں اپنے اصرار تو میں صاحب اور مفتی صاحب پر ہر پر حق دیا اور انہیں آگے بڑھنے کا موقع عطا فرمایا۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کے ساتھ ہزاروں کی سب کے علاوہ ایک بڑا تعلق جمیعت علم و پاکستان نامی تھا۔ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی بی رور دیا تھا قیام دیا کرتے تھے لاہور 1988-89ء میں تو کٹر مفتی صاحب علیہ الرحمہ اور سے دور سے ویرا دیا کہ بیکر تھے اور جمیعت کے معاملات پر حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے ملاقاتیں جاری رہتی تھیں۔ میں سے ایک ہا حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ سے گشت کی کہ مجھے حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے تعلق آپ کا اثرات و آثار ہیں۔ چنانچہ حضرت سے بڑے بی خواہشات اللہ میں حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ سے تعلق ہے ظلم سے تاثرات کھو رہا

ہائے آپ کی دگر میر سے پاس ہی محفوظ ہے۔

اچھے جاتے ہیں اب اس عزم سے اب اس نظر

کھلے جاتے ہیں میرے دن کو بڑھانے دے

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی زندگی علامہ اس سب سے لئے ایک عمل موری حیثیت رکھتی ہے کہ وہ حاشی کے ساتھ علوم جامدہ کلامیہ و ضویہ ہا م عرواں تک کا پچھلا مگر شیخ محمد کا جامدہ کا پس آپ کی فاضل کارہ و کثرت ہے اس لرود حد نے دو کام کرنا تھے جو بڑی بڑی انجمنیں ذکر تھیں۔

ابک شیخ اہل دینا حق سو دا بھی خاموش ہے

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ ہمارا تعلق میں دے سے بھی بڑا جامع تھا کہ آپ نے جوہر شریف نگر کے دہ راطوم سے بلکہ عرصہ قبل تعلیم حاصل کی۔ وہاں شیخ جامدہ حضرت مولانا محبت اہم رحمہ اللہ علیہ سے جو حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کے بہو کی اور دستا تھے اس سے علم میں حاصل کرتے رہے اور یہ ۱۱ رہا جب حضرت شیخ القرآن رحمہ اللہ کٹر جوہر شریف کے آستانہ علیہ پر ہی قیام پر رہے تھے۔

(بقیہ سطور 199 پر ملاحظہ فرمائیں)

میرادل اور میری جاں مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

بقلم محمد یونس رضا قادری، لاہور

گشت کی 26 تاریخ خفی اور منگل کا دن تھا۔ تہہ پہاڑی، ایک ایک مٹاک حرم میں آئی کہ جس سے دل و دماغ کے نیچے فوب بھوت کر دینگے ہستا سکر ۲۲ ماہ بعد چاند ہونا ملکوں میں ادب گیا۔ سکرانٹیں مٹاک ہوں اور سسپنسیوں میں تندیں آجائیں۔ یہ تو کون کا دل سر قلم مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا مفتی محمد مہد اقصیہ برادری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال ہا کمال کی قسم۔

آپ کا اس فانی رشتا تھا اور چپکے سے کوئی کر جا صرف حاکم اور عاصم کے ظہور و سادہ کے لئے نہیں بلکہ برادری امت مسلمہ کے لئے یہ عظیم ہونو سے صرف ہمارے دلوں کی سستیوں کو برائیاں کیا بلکہ سارے شہر لاہور پر سوگ طاری کر دیا۔ یہ جہاں جہاں چاہتے والوں کے دلوں کو شدہ بے حد سے دھچکا دیا وہاں دنیا سے طرست اور اہل اعمال کا جذبہ بھی بیدار کیا۔ آپ رحمہ اللہ میری ساری حیات پاک تقویٰ بنان کا باعث تو خفی ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے بھی غریب غرب ظلمت کدو میں بھائی سپاہ پاشیں کیں۔

ایک دن کمال کا یوں چلے جاتا کسی گمراہ سے حد و رالیہ سے کم نہیں ہے لیکن۔ یہ ایک ایسا جام ہے جسے سب نے پیا ہے یا ایک ایسا راستہ ہے جسے سب نے چنا کرنا ہے۔ دینے رہے کر سہرا ہوا جانے والی دنیا میں تو ہم داخلی قیام کے لئے آئے ہیں اور یہ جھل کھائے کی حرم اور غیبت نفس کی لذت و خواہشات پر قناعت کرنے کے لئے آئے ہیں، بلکہ لفظ اللہ تعالیٰ کی معرفت اور قرب و دوصاری کی صحت منظمی سیکھنے کے لئے آئے ہیں۔ حضور قید مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ بھی اسی طرح دنیوی سلام کی خدمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قریب حاضر میں چہنچہ۔ مجھے اس وقت یہ بات حسین واقعہ یاد آ رہا ہے تو کہ ہمیں ہماری والدہ محترمہ

یہ تھا۔ آپ (میری والدہ محترمہ) نے کہا کہ میرے باپ صاحب یعنی راقم الحروف کے تاجاں نائب محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مولانا ابو محمد عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ وصال کے چند روز بعد میرے خواب میں تشریف لائے تو میں نے شکایت کی آپ جلد مگر آجائیں کیونکہ ام آپ سے اس ہو جاتے ہیں تو راجہ ظہیر کر قید نائب محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ فرمائے گئے کہ اللہ عزوجل سے فرما دے کہ میں نے ہوسے کی روح اس وقت بیٹا ہوں جب وہ میرے ریدہ کا ملحق ہو جاوے ہے۔ اسے میں میری آنکھ کھل گئی، گویا اسہوں نے فرمایا کہ مجھے اس فانی دنیا سے جاتے کے بعد بھی کچھ فرق نہیں پائے گا، میں پیپہ سے زیادہ سکون و آرام سے ہوں اور دقتا یک اللہ تعالیٰ کے کمال ول کی بھی بے نشان ہے۔

لہ میں حق رہا شاد کا دارا لے کے ہے
ابو میری ماتہ سنی خفی چراغ لے کے چلے

قل حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ

اور اگر پور ایک چاہے تو یہ چاہے کہ حضور قید مفتی اعظم پاکستان بھی چہ رہا ہے
وہاں کے مفتی تھے اسی سے تو چپکے سے ملے گئے۔ اللہ عزوجل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضور قید مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے عشق کو جاری رکھے کی تو بقی عطا فرمائے۔ اور حضور قید مفتی اعظم پاکستان کے درہات بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مذہب مؤلفہ 197۲ء آج علم و عمل، تحقیق و تدقیق، درس و تدریس کا ایک باب مفت و مکتوب
ماہر نظامیہ رفیعہ کی مجلس تدریسوں ہوگی۔ کار و معرفت مرعہا گیا ہے۔ تشنگان علم و معرفت کی
آجاسی کرے والا، علامہ و درسیں کی ایک بڑی جماعت تیار کرنے کے بعد راقی ملک ہلا ہو گئے آپ کی
شاہان نشان آپ کا روح مہرک حیر کرنا

میں ابوبکر عمر مرتد مرادل ہو تیرا
تو سے مہمور چہ حاکم شہتیاں ہو تیر

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات و مراتب بلند فرمائے۔

جو زندگی بھر قریب و پیچیدہ کھیل رہے، صدمہ سہارک کے انوار مانتے رہے، توحید کے سوا
پڑھاتے رہے، بارگاہ رسول کے آداب سکھاتے رہے، علم کے جواہر لٹاتے رہے، عشق کے چراغ
جالتے رہے، اولین کے واقعات لگاتے رہے۔

قبلہ ملتی عظم پاکستان کے اوصال پر ہر برآئ نگہ انگہار ہے، ہر دم سادہ ہے، آداب
کون سا کے گاں، لہوؤں کو کون سا ہم رکھے گا ان رفوں پر، کون ہم طلبہ کے سراپ پر دست
شفقت رکھے گا، کون بید رکھے گا مشائخ کو، کون چکائے گا ملاح، کون روکے گا کھر کے مسوں،
کون مسارکے سے گا باطل سے نفوس کو، کون بے غلاب کرے گا دشمنانِ دین کی سازشوں کو،
کون رس کا جوں پہچانے گا، کون خلعت کے پتوں کو کرے گا، کون ملے حق کو ان کی دمنہ، کون
سے گاہ کرے گا، کون رہا بانداری نکالے کیچے گا، کون اخلاص و امت کی صدا بلند کرے گا، ہر
پریشان حال ہے، جو مسئلہ ٹوٹ چکے ہیں، دشمن جو بے دے مگی ہیں۔ آپ کی دستِ دالامعات
مربعِ خلافت تھی، دینی ادارہ کی لہر دھکی ہو، ادارے کو عظم طریقے سے چلانا ہو، مسکد دی ہو،
دنیوی معاشی ہو، صاف شرعی، دان ہو، اسلامی لوگ ملتی عظم پاکستان کی خدمت میں رانوے
جی کرتے، آپ ہر ایک کی سنتے اور اس کا آسرا مل جاتا فرماتے۔

ملتی عظم پاکستان کی زندگی ظاہر و باطن اور مطلق رسوں کی عمارت تھی، آپ
چلنا، پھرنا، اٹھنا بیٹھنا، غرضیکہ آپ کی ہر ہر دستانہ صفت کی عمارت تھی، مہارت اور باخت
تلقوی و مہارت میں آپ مقام، فیض پر فائز تھے، علم و حکمت کا یہ آفتاب، بے سہاروں کو سہارا
دینے والا، خلعتوں کو جو صدمہ دے والا، نکوس کو کارآمد بنانے والے، تاریک دلوں کو علم کی روشنی
بخشنے والے، طاقت کی کھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کر دینے والے، ہمارے لیے کاجال بچھائے
دے دیں، اداروں کو باطل کے چنگل سے محفوظ رکھنے والے، حضرت قبلہ ملتی عظم پاکستان نے
صرف ہم طلبہ کا معاملہ ہی نہ دیکھا، دینے والے اہل سنت کو خیمہ کر کے 27 مئی 1424ھ
پر دہشت گرد مغرب کی مامت فرماتے کے بعد کمرہ طیب پڑھتے ہوئے فاضل بحق ہو گئے، ۱۴۲۵ھ
والتالیہ راجھون۔

ملتی عظم پاکستان سیاستدانوں کی نظر میں

مغرب، صاحبزادہ فیصل، پارسوں، برطانوی

ملتی عظم پاکستان کو جہاں علمائے کرام، مشائخ عظام، دانشور
دیکھ رہے تھے، وہیں شاہ عروس، طلبہ، حتیٰ کہ شیعہ ہائے رنگی کے تمام افراد نے
خراجِ عقیدت پیش کیا۔ وہاں سیاستدانوں نے بھی حضرت ملتی عظم کی دینی، ملی
اور ملی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے مذہب سے لگاؤ کا ثبوت
دیا۔ جی تو یہ ہے کہ حضرت ملتی عظم کو ان کی ملی خدمات کے حوض میں بہتا بھی
نذرانہ عقیدت پیش کیا، نہ کم ہے۔ یہاں ان سیاستدانوں کا طابع عقیدت
بحدود ملتی عظم پاکستان پیش کیا، نہ کم ہے۔ مسلمانوں سے ملتی عظم کی وفات پر
اپنے اپنے خیالات اظہار کیا

حضرت علامہ الشاہ احمد نورانی (صدر تحریک مجلس پاکستان)

علامہ شاہ احمد نورانی نے کہا کہ ملتی محمد عبد قیوم ہزاروی کی وفات اہل سنت کے لئے
عظیم حادثہ تھا، ان سے ملنے والے مسلمانوں کے کمال علم، فطرت، ہمارے ہیں۔

جنرل پرویز مشرف (صدر اسامی جمہوریہ پاکستان)

ملتی محمد عبد قیوم ہزاروی کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ علامہ
مردم کو شہادتِ سعادت اپنے جوار رحمت میں یکجہ ہے۔ (جنگ ۱۷ اگست)

میر ظفر اللہ جمالی (وزیر عظم اسامی جمہوریہ پاکستان)

وزیر عظم نے کہا کہ ملتی محمد عبد قیوم ہزاروی کی دینی اور ملی خدمات پر پوری قوم اہل
کو خراجِ تحسین پیش کرتی ہے۔ (نوائے وقت، ۱۷ اگست)

چوہدری پرویز الحق (دریافتی پنجاب)

مفتی محمد عید القیوم برادر علی کی دینی حق اور ملی خدمات کو جتنا بھی خرچ ہمیں پیش
جائے گا۔ ہمیں سب سے کہہ رہا ہوں کہ یہ سب نامہ رازوں سے حرام طلبہ و طالبات کو دینی دروسوں
سے آگاہ کیا جائے گا۔ وہ قلم و قریب کی روشنی میں آتی ہے۔ ہر شخص کو اس کی جائے
روزگاروں کے وقت 130 اگست لاہور۔

میاس محمد نواز شریف (سابق وزیر عظیم اسلامی جمہوریہ پاکستان)

سابق وزیر عظیم پاکستان محمد نواز شریف سے یہ کہہ دیا گیا کہ ایک جامعہ
تھے انہوں نے مولانا نواز علی کی خدمات پر کچھ سن کر انہوں نے ان کا طلبہ کیا۔

میاس محمد شہباز شریف (سابق وزیر اعلیٰ پنجاب)

سابق وزیر اعلیٰ سے بچے تھے جنہوں نے عظیم کی خدمات کو درست
تسلیم کیا اور ان کی خدمات کا یہ قلم و قریب۔

جنرل (ر) خالد مقبول اکوڑ (پنجاب)

گورنر نے کہا کہ مولانا کی کتابوں کے مصنف تھے احمد حسین مسیحی کے لیے مولانا
کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

راجہ محمد ظفر الحق (جیڑ میں مسلم لیگ (ن))

راجہ محمد ظفر الحق نے کہا کہ مفتی عظیم کا عہدہ توں پر رہا۔

سر انجم خان (جنرل بیکری مسلم لیگ (ن))

سر انجم خان نے کہا کہ مفتی محمد عید القیوم برادر علی ایک بے باک و علم دین تھے۔

پیر صاحب شاہ (سابق وزیر اعلیٰ سرحد)

مفتی محمد عید القیوم برادر علی کی ملی و جماعت کے بے باک تہ جہاں تھے۔

دانا فضل الرحمن (بیکری جیڑ میں مسلم لیگ (ن))

مولانا نواز علی کی خدمات دینی قوتوں کے لئے بہت بڑا سامان ہے۔

دانا ساجد نقوی (نامیہ صدر متحدہ مجلس عمل)

مولانا ساجد نقوی نے کہا کہ مفتی محمد عید القیوم برادر علی کا عہدہ جس پر انہوں نے ہو سکا

دینا سراج میر (نامیہ صدر متحدہ مجلس عمل)

دینا سراج میر نے کہا کہ مولانا نواز علی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔
ان کی شخصیت ہم سب کی ہے اس میں غیر متنازعہ راز انہوں نے وہ حق سب سے گہری اور
نے ہوئے مفتی صاحب کے خدمات کی بلندی کے لئے دعا کی۔

دانا مسیح الحق (نامیہ صدر متحدہ مجلس عمل)

مولانا مسیح الحق نے کہا کہ مولانا نواز علی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

جنرل کے ایم اظہر (سابق گورنر سرحد)

جنرل کے ایم اظہر نے کہا کہ مولانا نواز علی کی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

قاضی حسین احمد (امیر جماعت اسلامی پاکستان)

مولانا نواز علی کی خدمات سے پاکستان ایک محبت و امن کا ماحول بنے گا۔

فیاض تارڑ (سابق صدر پاکستان)

مفتی محمد عید القیوم برادر علی کی ملی و جماعت اسلامی کا ایک عظیم سرمایہ ہے۔

ڈاکٹر طاہر لقادری (بیترین عوامی تحریک پاکستان)

مونا عالم سلام کے ایک درخشندہ ستارہ تھے مدنی و سیاسی تحریکوں میں ان کا نقش بھلا یا جا سکتا۔

میراجی زحمہ ہاشمی (سیکریٹری اطلاعات متحدہ مجلس علم)

مونا ناہر رومی تمام حویداں سے دلکش تھے ان کی وفات سے عالم سلام ایک بے مہم دنیا سے محروم ہو گیا۔

صاحبزادہ فقیح الرحمن فیض پوری (مسماہیلی تراوشیر)

ملتی محمد مہدی قیوم رومی اعلیٰ ملت کو حیر کر کے چلے گئے ان کا علمی صدیر بے نہیں ہو گا۔

ارشاد خان لودھی (سینئر وزیر پنجاب)

مونا ناہر رومی کی اوقات کسی سامنے سے نہیں ہے۔

میاں خادم حسین ڈٹو (دارم اوقاف و زکوٰۃ)

مونا ناہر رومی کی فالت سے پاکستان ایک محب وطن عالم دین اور روحانی پیشوا سے محروم ہو گیا۔

میاں اسم اقبال (وزیر بہشت)

مل پاکستان انعمہ اور مل لاہور ہر شخص ایک عظیم مددگار سے محروم ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ الحدیث مفتی اعظم علیہ الرحمہ۔ میری نظر میں

ان لوگوں کا دوری، جامعہ نظامیہ لاہور شیخ پورہ

آج ان صاحب کرام کی باتیں ہیں گی

ان کی گفتار، ان کی رفتار کی باتیں ہوں گی

آج ان ائمہ دین میں ہر محبت کے چراغ

آج ان روشنی کے چندر کی باتیں ہوں گی

26 اگست کا سورج عالم سلام کے لئے غم کا پیغام سے کر طلوع ہو اور رفتہ رفتہ طلوع ہو

اس طرح عالم سلام کی عظیم مصیبت ان جامعہ نظامیہ لاہور شیخ پورہ اور تنظیم اندرس سے صدر مفتی محمد مہدی قیوم بزار رومی کی زندگی کا سورج بھی غروب ہو گیا۔ جس کی رحلت سے جامعہ عالم سلام روحانیت سے جدائی پر غم کے سندر میں غوطہ زن ہے۔

ان کی شخصیت آج کل عالم پر درخشندہ ستارہ تھی، آپ علیہ السلام رولا الانبیاء کے سر حاضر میں بنی صدف تھے، کتاب کے علم سے آپ کو کبھی بھی غرور و تکبر میں مبتلا نہ کیا بلکہ ہر وقت عاجزی سے جہیں جاوری تعالیٰ کی چوکھٹ پر رہی۔ انکی عبادہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے فرماؤ
الحمد لله رب العالمین
آپ سچ عاشق سوس تھے، دین مہملی کی بڑی دیکھتے دے تھے، آپ نے ہاتھوں سے نہیں بلکہ لہجے سے حقیقت کا جامہ پہنا یا، مجلس اندرس میں دین کی خدمت کی، آپ کا اہلنا، بیٹھنا، چلنا، بکھڑنا، سونا، جاگنا، کھانا، پینا، مرنے، بیٹھنا تمام دین کے لئے تھا۔ یہی وجہ ہے جب بھی آپ سے درس کے بارے میں سوال کیا جاتا تو آپ فرماتے "یہ تو بس سنتا ہوں تعالیٰ پر توکل ہے جس سے یہ تمام کام حل ہوتے ہیں۔"

طلباء کے نام صرف ایک پیغام تھا، محنت، محنت اور محنت، ہر صواب اور حق و باطل میں، قیام و سکون اور ہر چہ اسلام کو یا کے کوئے میں بلند کر دو۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کے چشمہ علم سے

یہاں آئے وہ جہازوں، انھوں نے وہ مسجد دیکھا جسے معروف محل نظر آ رہے ہیں۔

بیشک غلوں، نیت اور صبر و استقامت کا درس دیتے ہیں۔ انہی رنگ میں آپ نے
صاحبزادہ کو کوئی دوسرے شخص نہیں دیکھا کہ 1956ء میں جامعہ نظامیہ و فنی کی بپا، محدث و مفسر
پاکستان مولانا محمد سرور احمد رحمۃ اللہ علیہ سے رنگی، علامہ غلام رسول رضوی صاحب کے ویرانہ
نہریں شروع کی، آپ کو ہر دوں صاحب کا ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ قتل و جھپٹاں بھی
لی گئیں آپ نے فرمایا تم جتنا مقصد پر راگزار میں اپنا مقصد

نہری دار لال سے وہ گھبرا اے صاحب
و تو ہاتھ ہے تجھے لوہا لانے کے لئے

اورے جن کے ہاتھ ہوں غم جن کی ہوا پر ہو
علامہ غلام رسول سے وہ گھبرا اے صاحب

یہ آپ کا جذبہ عشق و آغاز سے سارے مفتی صاحب کے کہہ رہے ہیں۔
نے علم اعلیٰ کا سرچشمہ ہیں حق کوئی آپ کا شعار تھا جب بھی علم کی سطح پر کسی جہاں میں خدمت
فرماتے، اگر کوئی بھی رائے ہوتی تو اس کو پسند فرماتے اور اگر مدرس کے خلاف پروپیگنڈا
اس کی سرکوبی کرتے بھی بھی غلوں وقت کی پوجا پات نہیں کی، ہر کوئی گواہ ہے غمراہوں کی
دست کرنے کے وجود وہ آپ کی خدمت پناہ دہائی و خودی سرمایہ سمجھتے تھے۔ آپ کی صحت
صرف آپ کے رفقاء ہی کے لئے صدمہ کا باعث نہیں ہے بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے نیک
عظیم صدمہ ہے یہ مقام فکر ہے، ہم پر لازم ہے کہ آپ کے مشن کو آگے بڑھائیں، آپ کا مشن
کام، کام اور کام تھا۔ سستی کا نام دشمنان تک بھی آپ کی ذات میں دیکھ کر نہ جاتا۔

ظاہر و کوا نظر فرماتے تھے کہ ہر صبر اور محنت سے ہر صبر آئے والد مستطیع تھا را ہے ہر حق
و باطل میں، قیام رکھ کر سکھ اور فرماتے تھے بیوقوفوں کو درست کرو۔ کیونکہ یہ سچ ہے۔ پر اگر وہیں کا کام ہو
ہم ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں امیر ہوں یا میر کا بیٹا ہوں، بلکہ اللہ کی ذات پر توکل کی ضرورت
ہے۔ دعا ہے کہ اللہ آپ کی رحمت سے پیدا ہونے والے غلام کو جلد از جلد پورا فرمائے۔ آمین

مرد مومن

صاحبزادہ محمد ابو بکر صدیق

نیکواری و مہربانی جامعہ نظامیہ و فنی

اے کاش وقت سن کہ لڑا کر رہا ہوں میں
و لڑا کر چکے حرب فراوانی ہو مجھے

کسی بھی تار و دھانی شخصیت کی سیرت و کردار کا ناموس پر لکھنا ہی کاوش کا
غائب کرنا ہے، یہاں پر ہم کہنے کے لئے اعلیٰ علی اور مشاہداتی قاضیت و مہارت کا ہوتی
ہے۔ مفتی اعظم پاکستان صاحب ملحق محمد محمود تقیوم ہر دوئی رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت اور کارناموں پر
سمنے کے لئے راقم الحروف کو اپنی سچائی اور کم سچائی کا پڑی شدت سے حساس ہے، لیکن نہ کو
غریب عقیدت قائل کہ بہت بڑی ہے مروتی اور حساب ناشناسی شمار ہوگی۔

۱۹۸۱ء کی شام سورج بڑی جھڑی سے غروب اور ہاتھوں کی سرخی بڑی جھڑی سے
چمکتی رہی تھی گویا وہ کسی خطرے کی گھنٹی تھی، یہی ہوا اور وہ بھی پانی کہ اس سرخی سے جاتے جاتے
بہاؤ الدین پر ماتم نکھیر دیا، دشمنی فتنوں کے کش کہ جڑ سے کاٹ دیا، ہاں کہ سد یہ سناؤ کہ
کشتن سے بھول گیا اور رنگ چھوڑ گیا
نیک نکھیر کے آنکھوں کو رنگ چھوڑ گیا

اور چاند بھی طالع ہوتے ہوئے اس سچے پیرت سے غم و اندوہ کی تصویریں مینار میں
دل گئی اس دل میں جو روئی کے گاموں کی طرح ہو میں اے لگا، افسس حالی، آنکھیں دیران
لب خاموش، دل دہل کر، گویا نیک قیامت صبری تھی جو کر کر رکھی، مفتی محمد عبدالقیوم ہر دوئی
بیشک کے لئے داغ مفارقت دے گئے، ماہانہ و قالیہ راجھوں وقت کی رفتار تقسیم ملی سے صدمہ و پر
خوب محسوس ہوئے گئے، وہ شخص جو بے چاروں کو محبت کرے والوں کو صراط مستقیم پر لے کر چلنے کا

خود ہمت نہ تھی جسے کھنکھانے سے سڑک پر آگیا اسی کیوں جاں نکل گیا؟
۱۹۱۱ء کی دورانی جابجائی کر رہا تھا

مگر لاکھ برس سے تو پھر مرنا ہے
یگانہ عمر تک دن بھرنا ہے

یہ بات بھی پتی جگہ ملے، افسوس سے لیکر تھی بھدی بھی کوئی کارواں وچھے ہوا
جاتا ہے کہ آگ لگے پھینکے گا مگر بھی روکا نہیں ہوتا شدت طغیانی سے بوجھ چاروں طرف سے قہر
کہ حسرت ہذا تھی کہ آسمان تک پہنچ کر دیا جرحی کے ہوں پر ایک ہی سوال تھا تھی
بھدی تھی اچانک نہیں تھا کیا نہیں تھا

کل اس کی آنکھوں نے کیا دھواں منظر کی تھی
گماں تک نہ تھا کہ وہ بھڑکنے والا ہے

بھی تو ان کی طبیعت کی فضا کا دھواں تھا۔ ارادہ کر رہے تھے تنگی کی مفاسد دھارے
چار سو سو ہوا کی جگہ کی اری کھنکھانے لگا کر رہی ہے اگلی نون کی آواز کی ٹھک کا لڑا میں
گوئی رہی ہے ایک ہی طبیعت جو ہر بات کے ہاں سے میں غور کرو جاں فشی جنگی موجودگی میں دور
دیوہ تک پہنچے تھے جن کی ہائیں لہو کو مسخر کر رہی تھیں ان کی رمدگی کی دھم دھم ہو گئی تھی مگر
انہوں نے روشنی کا سفر طغیانی کیا اور غزروں طالب غم غرقت تک اس چرخ سے بیاد ہونے
رہے ہر آنکھ تک ہاتھی لگا اس دن تو آسمان بھی تھار لگا تھا سو غم سے تھے ٹوٹا آپ کا دیا
کرنے کے لئے ہے جس میں ہو ہے تھے جس نے دیا دیکھ وہاں سے سزاوار سے آٹا ہوا جس سے
زندگی بھرا تھا رہے گا۔ آپ کے رخ اور پر الو رو قہر کی دہش ہو رہی تھی اور مسکراہٹ دیکھ تھی
کہ معلوم ہوتا تھا بھی تنگد فرائی نہیں تھے آپ کے چہرے کا اطمینان، سکون اور جسم کو اسی دھندہ تھا کہ

نشان مراد مومن ہاتھ گویم
چرخ مرگ آگ جسم ہر لب است

زندگی کا دیا آخر تک موت نے اندھیرے نور اکل کرتا ہے اس کی توقع نہ کرے گی
اور یہ روشیاں نکلیں گے دلا جائے کہ گناہ تھی میں جابجائی میں محسوس ہوتا ہے جیسے سر پر تھقی دھوپ
ہو دور فجر سپاہ رکھوں وہ ہو ہر اوروں ان لوں کی آنکھوں کو انہوں سے وقت رخصت پر تم کیا
جس ایک لفظ بولے پھر خاموش مگر مسکرتے ہوں تہ سب کو اللہ دے کہ معلوم نہیں موت لے اس
بیکر علم ہر فال رنگ کر دیاں اور میر کارواں دھن کو کس حسب سے اپنی آغوش میں لے لگا کر حرف آخر
جوں ہے کہ حد آپ کے حیات ہر دہرے اور آپ کی رحمت سے جو حیا چاہا اور آپ کے ہر اپنے لعل
کرم سے اس کو چرما رہے اور آپ کے مشق و تاقیامت جاری رکھے اور آپ کی ذات جو کہ ہمارے
سے کھنکھاتی چھا اس کی حیثیت رکھتی تھی سب ادا بدل اس ساری دنیا کی رحمت کو ہائی رکھے (۲۱۱)

☆☆☆☆☆

﴿بقیہ صفحہ نمبر 214﴾

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب زادہ کا صدقہ مطلق صاحب کی قبر نور پر
کر دے اور ہمیں برکتیں باریک مرانے اور کی خدمات و سید کو نور فرمائے ان کے لطفین اور اللہ کو
مہر جمیل عطا فرمائے۔ ملفوظات صاحب کی کی ہر سوا پر محسوس ہوگی۔ جامعہ لکھنؤ میں رہنما لاہور شکر چارہ
کوئی دیکھی حالت چہ گلی ترقی عطا فرمائے۔

خاک ہو کر خلق میں آرام سے سوتا ظا
جانا کی ابر ہے اللہ رحمت اللہ کی

☆☆☆☆☆☆☆☆

استقامت کے پیکر..... تاج اہل سنت

کوثر مین احمد مجلس سچ بخش لاہور

آج بھی جب مفتی محمد عبدالقیوم غزادوی علیہ الرحمۃ کا جن "تاجے تو یقین ہی نہیں آتا" کہ تاج وہ دم میں نہیں ہیں مفتی محمد قیوم بر روی استقامت کے پیکر تھے "الاستقامۃ قلوب السکرۃ"۔ استقامت کی مثال یہ ہے کہ "آج صبح لوگ کسی کی بیعت کرے گا چاہے وہ اس شخص سے کتنا ہی بدستور ہو۔" یہی بات تو یہ ہے کہ مفتی صاحب بیعت کرے سے ہے جاری تھے۔ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ "معاذ اللہ یہ رسول کے صاحب محمدی میرے مرید ہیں مفتی صاحب علم و فضل و تقویٰ و بہت سے لوگ ان کا کسی صوفی و غرض یہ کہ حدیث و کلمات فاضل تھے۔ مفتی صاحب کا استقامت پر طائر بنائی تھی صاحب کی موت دوسری کی دہلی ہے۔ مفتی صاحب محدث، عظیم پاکستانی اہل انجمن مولانا محمد سرور احمد چشتی قادری علیہ الرحمۃ کے مرید تھے۔ آج شہر لاہور کی رونق و جمال میں ہیں مفتی صاحب کے رحلت فرما جانے سے شہر لاہور میں غم و اندوہ ہے۔ آج پھر پاکستان کے رہنے والوں کو یہی شریف سے اٹھنا کرنی ہوگی کہ ایک دفعہ پھر ہمیں عزم و استقامت ہو۔ نا محمد حیدر صاحب ماضی بدلتی علیہ الرحمۃ کے تہجد و فاضل مفتی عظیم پاکستان علامہ ابوالنیر کاٹ سید محمد قادری علیہ الرحمۃ اور محدث عظیم پاکستان مولانا محمد سرور احمد قادری علیہ الرحمۃ کی ضرورت ہے۔ آج پھر پاکستان پر حسرت کریں کہ ایسے ہی دو اشخاص حیات فرما نہیں کیونکہ مفتی صاحب سید صاحب کے شاگرد اور محدث عظیم پاکستان کے مرید تھے۔ مفتی صاحب کے رحلت فرما جانے سے جو غم پیدا ہو گیا ہے اس کا پورا ہونا ممکن نہیں کیونکہ جلد بڑا سہل ہے لیکن ان لوگوں کے لئے جو سب کچھ ہو سکتا ہے۔ جس مفتی صاحب کے پاس انکو وفات حاضری دیا کرتا تھا۔ مفتی صاحب ملاقات کی عظیم یادگار تھے۔

جب مجلس سچ بخش سے مفتی عظیم پاکستان علامہ ابوالنیر کاٹ سید احمد قادری علیہ الرحمۃ کے دور مسائل و مسائل شعبہ دین و اسلام اور پروردگار کے اور میں سے مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر پیش کیے تو مفتی صاحب کے چہرہ سے مسرت کے آثار نمودار ہوئے اور فرمایا قرعہ

صاحب آپ یہی کام سمجھا لیں کہ ہزاروں کے رسائل شائع فرمائے ہیں تو آج کے اس دور میں یہ عظیم کام ہوگا۔

مفتی صاحب کے پاس ایک دفعہ میں بھی حاضر تھا کچھ لوگ وہاں حاضر ہوئے اور مفتی صاحب سے عرض کیا کہ ہمیں "مفتی صاحب" چاہئے مفتی صاحب نے فرمایا آپ کی مسجد کہاں ہے تو انہوں نے کہا شاہدہ میں۔ مفتی صاحب سے فرمایا میں نے بھی وہاں نماز پڑھی تھی تو صاحب علم حفظ کرو ہے تھے۔ مجھے کچھ کہانی خوشی ہوئی انہوں نے بتایا اب وہ چھوٹی مسجد عظیم الشان مسجد کی شکل اختیار کر چکی ہے انہوں نے کہا کہ ہم ایک جتنا ماننا چاہتے ہیں تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ جتنا ہر دس لاکھ کرنی ہوگا آج کچھ سچے دوسرے توجہ دینا چاہئے پہلے آپ سے مسجد کے لئے چندہ لگا اب ہر دس کے لئے دس روپے دے گا تو اس کا کھلے دوا کی آپ کا کاروبار بھی حساس ہوگا یہ ہے دوسرا آپ کو اسے خاطر ہے۔ مفتی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اگر میں اپنے فرض سے کوتاہی کروں گا تو اسے سزا بھی کوتاہی کریں گے میری یہاں سچ سے شریعت بننا، ستادوں اور صاحب حقوق کو چست رکھنا ہے۔

مفتی عظیم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم غزادوی علیہ الرحمۃ فرماتے تھے ایک دفعہ مجلس میں ہمارے گا اس میں کچھ حضرات تشریف لائے تو انہوں نے پھر سے پوچھا کہ تم بڑے ہو کر کیا ہو گے کسی نے کہا استاد ہوگی لے آپ پڑھیں "اگر کسی سے کہو کہ جب وہ میرے پاس آئے اور مجھ سے پوچھا عبدالقیوم تم بڑے ہو کر کیا ہو گے تو میں نے کہا کہ میں دینی بنوں گا۔ مفتی صاحب عقیدہ میں امام احمد رضا محدث بدلتی علیہ الرحمۃ کے مسلک پر سختی سے کاربند تھے اور عقیدہ میں کسی قسم کی رعایت کے قائل نہیں تھے۔ مفتی صاحب کے زمانے میں بڑے بڑے مولانا آئے کچھ مولوی حضرات پیسے کی لالچ میں اور کچھ عوامی امور و ملائش حاصل کرنے کے لئے عقیدہ امام احمد رضا محدث بدلتی سے منہ کرنا اور ہر گز نہیں۔ لیکن مفتی صاحب سے "فرضی دم تک ہر مولانا کا بڑی جرأت سے مقابلہ کیا اور سرحد ہوئے آپ فرما دیا کرتے تھے کہ جب میں چھوٹا تھا میرے دوستوں نے ہمدردی کا ہتھم بنا تو یہاں "ہمدی منڈی میں شادی جواری لوگوں کا ۱۱ تھا دوسرے پاس آئے اور کہتے کہ عبدالقیوم یہاں سے چلے جاؤ ورنہ تم جہنم جان سے جاؤ گی۔ مفتی صاحب فرماتے تھے کہ اس سے بڑی سعادت اور کیا ہوگی کہ مجھے اس سزا کی "میں شہادت عہد ہو جائے آپ

لے دیا، صدیق بنیں، روایت کیس لیکن ملک اہل سنت، جماعت اور علی حضرت سے اپنی بہت سے۔
حدث اعظم پاکستان میں نامور دارالعلوم علیہ الرحمۃ سے اپنی بہت سے کو آخری دم تک بھائی۔

مفتی صاحب حکومت کے جاسوس میں اہل سنت کی نمائندگی فرماتے تھے لیکن اس
جگہ کسی صدر اور وزیر اعظم کے سامنے نہیں بٹھے، ہمیشہ اپنا موقف جرات بہادری اور بے ہمتی سے
پیش کیا اور "کوئی بات ناگوار" دینی احکام سے اس سے کہہ دی اور سرکاری بھی فرماتے تھے آخری
وقت میں آپ کو اس بات کا شہدہا حساس تھا کہ اہل سنت کی قیادت کو یہ پتہ نہ چلے کہ آپ کو کیا
ہائے اور آپ نے اس مسئلہ میں اپنا سب کچھ وقف کر دیا۔ اندھا دھن سے صیب دے کے
صدقے مفتی صاحب کی اس طرازی کو بے رحمی سے۔

مفتی اعظم پاکستان مفتی عبد قیوم بریلوی علیہ الرحمۃ 25 اگست 2003ء کو "موس
سے مفتی صاحب کا جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور روشنی شریف لائے ایک بے تکہ سہاٹی پر حائے
پھر شیخوپورہ شریف سے گئے مصر کی نماز تک وہیں قیام کیا مغرب سے پہلے ہی وہاں سے روانہ
ہوئے اور سینگہ آکر مغرب کی نماز پڑھ کر صبح کی چنے صاحبہ وہ عہدہ مفتی خدائی کو
فرما دیا، انا کہہ ہا گیا تو اس میں دیوں بچوڑ نے کوئی کیا جب انہوں سے انہوں پر ذکر نہ مفتی
صاحب کی خدمت میں پیش کیا تو مفتی صاحب دعا اور وقت دے گئے۔

مفتی صاحب کی نماز جنازہ حقیقہ منیہ میں اہل سنت کے ہزار ہا اہل سنت حضرت
علامہ الشاہ احمد نورانی صدیقی مدظلہ العالی نے پڑھائی نماز جنازہ میں مفتی صیب الرحمن، جنیور میں
مرکز کی رہائش ہلال کشی، حضرت علامہ سید محمد عروس شاہ شہیدی، مفتی عیسیٰ احمد نسیمی حضرت علامہ
ڈاکٹر سرسبز نسیمی، حضرت مولانا محمد شریف رضوی، حضرت مولانا سید حسین الدین شاہ صاحبہ
راوی پٹنوی، سمیت جمیع علماء کرم سے شرکت فرمائی حقیقہ منیہ میں مسلمانوں کا مسند رنفر آنا تھا
جہاں تک نظر جاتی تھی لوگ ہی لوگ تھے جب حقیقہ منیہ میں جگہ کو پڑ گئی تو لوگوں نے حقیقہ منیہ
سے باہر چلے گئے پھر مفتی صاحب کو شیخوپورہ میں قائم کردہ دینی مدرسہ جامعہ نظامیہ رضویہ
شیخوپورہ میں ڈن کر دیا گیا۔ مفتی محمد عہد اقیوم بریلوی علیہ الرحمۃ کی رحلت سے محمد افضل کا انتقال
فرورہ ہو گیا۔ مفتی صاحب اہل سنت کے وہ عظیم مجدد اور سرمایہ تھے جن کی خدمات ناوبری اور دینی
بائیں گی۔ (بقیہ صفحہ نمبر 249 پر ملاحظہ فرمائیں)

ہے کبھی جان اور کبھی تسلیم جان زندگی

از محمد جواد سعید اعظم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

اس مختصر سے مختصر مصرعے میں حکیم الامت علامہ محمد اقبال علیہ الرحمۃ سے اپنی مجاہدہ لفظی
سے زندگی کی حقیقت کو کھل دیا، لفظ "جان" اور "تسلیم جان" میں سوچو۔ اس طرح انہوں نے
ہمیں زندگی کے ایک ایسے ہم اور ناہنگ پہلو سے روشناس کر دیا۔ جسے انسان کی کمال معراج کہا
جاسکتا ہے اس مصرع میں علامہ اقبال نے ہمیں بتا دیا کہ زندگی کوئی نہیں تو شائیں جیسے ہنسی مذاق
میں دیکھو، موت اور بیماریاں ان میں بہتر نہ ہو جائے اور ہی زندگی نہیں پاتی کا نام ہے کہ نہ کو ہم
پائی خوشی سے ملے پے پے ہاؤ۔ میں۔ بلکہ زندگی تو ایک عجیبہ اور رندہ لوانہ حقیقت اور
جہد مسلسل کا نام ہے جس کو ہم خدا تعالیٰ کے پاس سے ملے ہیں جس کی خدمت سے ہے دین اسلام کی
امانت اور احکام خداوندی کو سب سے پہلے چاہیے اور پھر گوریں۔ بعد اس مفتی صاحب کو اس کی
طرف راغب اور بوس کریں۔ تاکہ زندگی کا عظیم مقصد پانچ جہیل تک پہنچے جسے علامہ اقبال صاحب
آرمہ کے مصرعے کے درج ہیں (۱) جان (۲) تسلیم جان۔ پہلی جہیل جان سے مراد یہاں سب
وہاں امرت تو تائی کے لئے استعمال ہوا ہے یعنی زندگی جہد مسلسل کا نام ہے۔ جان کا لفظ علامہ

اقبال کے کلام میں بالعموم ایک خاص معنویت کا آئینہ دار ہوتا ہے جیسا کہ آپ فرماتے ہیں

ہو صداقت کے لئے جس دل میں حرفے کی شرب

پہلے اپنے قالب خاک میں جان پیدا کر

علامہ اقبال علیہ الرحمۃ کے مصرعہ "در اجراء اہم تسلیم جان ہے تسلیم جان کے لفظی معنی
ہیں "جان کو کسی کے سپرد کرنا" دوسرے لفظوں میں تسلیم جان سے مراد جان کو کسی عظیم اور پاکیزہ
مقصد یا عروج ترین اہمیت کی محبت میں قربان کر دینا ہے۔ یعنی حصول کرم کی محبت میں اپنی جان کا
خود قربانی کرنا زندگی کا بہترین اور عظیم مقصد ہے اس مصرعہ کا امید مصداق مفتی اعظم پاکستان
مرتب و مشفق محسن اہل سنت علامہ مفتی عبد قیوم بریلوی علیہ الرحمۃ ہیں۔ جن میں یہ تمام تر خصوصیات
کو کثرت کر پائے جاتے ہیں۔ مفتی اعظم پاکستان سیرت و کردار اور عمل جہد مسلسل اچانک ہوا

مشقت اور بڑی بوجھ و قوتوں سے کام لے سکتا تھی پر حسن عمل کے ایسے نقوش شہ کر گئے ہیں۔ رشہ
 وچرت کے پیسے چرغ جلا گئے ہیں۔ بن کی تباہی سے اکس بتائے دوام کا قطع پہاڑ ہے۔
 چنانچہ قند مفتی صاحب ایک حقیقت نگار شاعر کے شعر کے صدیقی قیل من گئے ہیں۔
 ہرگز فیروز آگہ دل اندھ شد مفتی
 قند مفتی صاحب اپنے حسن عمل اور مسلسل جدوجہد سے سرکے ہوئے تمام کوششوں سے
 سبب آج بھی دار و داروں اور کل بھی وہ عہدہ چاہے، میں گئے۔ بلکہ یہ اتنی یقین حکم یہ نکلتا ہے کہ یہ
 نقوش بھی آپ کے تمام کام کر داروں اور عظمت آپ کے حسن دوق کی وجہ سے رہے۔
 چاہیے ہیں گئے۔ گو یا کہ مفتی اعظم پاکستان سے اپنی حیات سہارہ کو دین شمس اور اشاعت اسلام
 کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ روز و شب ہر گھر ہر گھر بنی رخصت رہیں سلام و تحفہ ناموں رسالت
 کے لئے سر بست رہے۔ جس مفتی اعظم پاکستان کی بیروت و کردار اور عمر بھر کی نظر و زانی چاہے
 تو ہر صاحب دی شعراء کی قہم یہ سوچے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس قدر بوجھ اور بظاہر ہر انوار جسم کو
 کام میں اتنی سرعت اور تیزی کی کہ اپنی جہانی پر ناراں لو جو اس بھی انجست بد حال رہ گئے۔

آپ کے قلم تر فصاحت میں سے حق کوئی سب سے سطر اور مختار وصف تھا۔ چنانچہ
 حق بات کہنے میں کسی کے سر سے کوئی خاطر نہ آتا۔ خواہ صدر مملکت ہو یا وزیر اعظم، جو کسی بھی
 اعلیٰ عہدہ پر فائز ہی کیوں نہ ہو حق بات آپ انہیں مخاطب کر کے بلا جھجک ڈالنے کی چوٹ پر کہہ
 دیتے۔ ایسا کیوں نہ ہوتا کیوں کہ وہ فرمان خداوندی کے "اور مفتی اللہ من عباده الصالحین" کی عملی
 تصویر تھے۔ اور فرمان نبوی "الصالح دوری الہیہ" کے اچھے مصداق تھے۔ مگر خوف اور خشیت تھی تو
 اس بات کی قہم جو تمام پر غائب ہے۔ مفتی اعظم پاکستان کی جرأت مند اور بہادر رہنمائیوں دیکھ
 اور سن کر ہمارے دل و دماغ بھی دھس ہو جاتے ہیں۔ ہمارے دلوں میں بھی جرأت اور بہادری کی
 تپ اشق مگر کسی خبر تھی کہ جرأت و بہادری کی داستانیں رقم کرنے والے اپنا یک ہی صدمہ بحر
 و برق دے چائے گا۔ اور ہمیں مار و قمار دلا جائے گا اور زندگی کے حسین لمحات کو غم و الام میں

بریل کر چائے گا۔

ہر حال قائد میں کرام زندگی کا پر شور و دیا اپنی رانی اور شہریت سمیت اپنے سفر میں گمن تھا
 اس پر شور و دیا کے ساتھ تو کیا کھاتا ہے اور کیا کچھ بہہ جاتا ہے۔ اسے دیکھ کر ہر کام پر انھیں قہوری
 کے لئے ہاتھ بوجھتی ہیں۔ وقت تھوڑا سا اور سرگ جاتا ہے۔ مگر واقعات و حادثات اور سانحہ گرم
 تھوڑے کے قطرے کی مانند جم جاتے ہیں۔ میرے دل میں بھی یہی گرم گرم غم کے کی قطرے
 ٹپک رہے ہیں اور زندگی کے آگے بڑھنے ہوئے اس طوفان کے ہاتھوں غفلت ہو کر م گئے ہیں۔
 زندگی کے اس حویل سفر میں چند غموں کی ہر اپنی اور قریب کی وہ تاثر چھوڑ جاتی ہے جو
 میں ہر عمر ہو جاتا ہے۔ وہ بھی یہ غم بھر سفر چند غموں کا ہی کچھ بچتے چند ماحول کا مگر میرے
 دل و دماغ میں وہ یہ نقش شہد کر گیا ہے جس کو صیقل بخش ناممال ہے۔

قارئین کرام یہ سب اور کچھ حس میں ہمارے شعبہ حیات سے روح رواں میری
 عقیدت و محبت کے طور و سرکار میں و شفق ہاں سبک اور فکر و صدم سے تعلق علمی انقطع کر کے
 رعایت میں چا گزیں ہوئے۔ وہ کس قدر دردناک اور ہولناک گزری تھی جسکو ہماری حالت
 راز اور مست حالت اور مضطرب طبیعت پر رونا بھر بھی رحم نہیں آتا کہ اس سے ہمارے گوشہ و اماں کی
 مسرت سے نکس رہا وہ غم و آلام کی بو چھا کر لی اور ہمارے سروں سے روحانی چرکی سامنے
 کر ڈالا اور ہمیں بے سایہ اور بے سہارہ کر دیا۔ اب کون ہمارے سروں پر سایہ ملے اور شفقت کا
 ہار پہنے گا۔ کی کوٹھے جو پہنچ گئے کی نقش تھے جو بگڑ گئے۔

کئی شعر تھے جو اچھے ابھی علم کیا کوئی اور بھی ہے
 گو یا کہ یہ دنیا و ایمان سنبھال اور خوں رسیدہ کی گنتی ہے گئے پھر اب میر دل ان
 دیو یوں اور تارکیوں میں وحشت روا ہے۔ سب ہر طرف اندھیر ہی اندھیر لگتا ہے۔ ہر ہر
 طاقت کو تار کی گھلانے ڈیرے لگائے ہیں اب میں سر ہا خوف ہوں۔

ہر ایک لمحہ میرا خوف کی گرفت میں ہے
 غامضوں سے کون چائے گا آگے مجھے

اب تک سترہ سید لائے دین مصطفیٰ زکویہ کیونکہ یہاں پہنچ کر دین مصطفیٰ کے ہاں نظر آتے ہیں یہاں پر تو ہر کوئی اپنے معاش کی جنگ لانا نظر آتا ہے یہاں سے ایسا جلسہ ہوتا ہے کہ جیسوں نے اپنے جسد و بروقت ہر آن دین مصطفیٰ کے لئے وقف کر رکھا تھا یہاں کی حیات دین مصطفیٰ اور ناموس و رسالت کی جنگ لڑنے والے ہیں یہاں مساجد و مہاجرین کے ساتھ صف آراء ہیں

مفتی اعظم پاکستان مساجد و مہاجرین کی خدمت اور ملت کے لئے اپنی محبت کا بھی عیاں تھا۔ آپ ہر وقت مساجد میں بروقت سرشار رہتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ وہ محبوب میں آئے دن شغل کو نشہ و پیشان سے گھرا کر رہتے تھے اور ان میں راحت محسوس نہ کرتے تھے اور بھی یہی رہاں پر حرف شکایت نہ لائے۔ اپنے ہم اور دلوں کے ساتھ یہاں کرتے

فرحیم	ارمیاں	محل	طریق
خود	گو	گو	محل
ادال	تسم	کہ	پہاں
م	خود	ما	م
			م

یہی دوسرا نظامیہ میں اپنے ہم لوگوں سے دور کرنا آپ کے ہاں ہوتا تھا۔ محفل میں بھی بیٹھی رہتا ہوں اور ادا ہوں کہ کہیں میری عمر نہ ہو جائے۔ اس لئے میں اپنے اپنے کام میں لگی رہتا ہوں۔ مفتی اعظم پاکستان کا بھی یہی شعار تھا کہ اپنے ہم کو اپنی جان سے بہتے شہادت اور شہر کی سیر لیا ہوں جگر سے کرتے اور چپ چپ رہتا ہوں کی عادت ہوتی ہے کیونکہ محبت میں لب کشائی ملتا ہے۔ تصور یہ تھا

زبان	ہاں	او	کھوس
حدیث	دور	مندان	الحک
کشماد	چشم	دیر	ب
عن	نور	طریق	م

یوم وصال مفتی اعظم وسعادت من

در قاری حضور بخش چشتی صاحب

26 اگست بروز منگل صبح 9 بجے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالغفور برادر علی رحمۃ

سب محرموں جامعہ اہل حق و عدل میں تشریف لائے تو چاند میں رہا۔ حق تو تہذیب مفتی صاحب و سلام و زیارت کر کے کے بعد میں پر حالی میں معرف ہو گیا۔ مفتی صاحب آپ کے کمرے میں کھڑے ہوئے تو خود ہی دم ہوا چہرہ ہوا نظر پر تو شدت ملی سے چہرہ انور سے پہنچنے کے قطر سے لپک رہے تھے میں خیال آگیا کہ یہ موقع و غیبت حال اور جامعہ خدمت کر رہا تھا کہ کمرے کے اندر آئے ہی حالات غلبہ کی جرات ملنے پر دراصل ہوا تو آپ سے چہ چہ کیا کیا تا اودا میں نے عرض کی حضور دینی چکے کے اہل بیت سے اور آپ کے لئے حاضر ہوں اور آپ کے اور شاگرداؤں کے بیٹا میں سرور کی کو تو بروشت تو کر سکتا ہوں میں تمہاری چہ حالی کا لکھنا بروداشت میں کر سکتا۔ اور میں سے چکے کو اٹھا کر دے دینا شروع کر دی۔ آپ حسب معمول اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے اسی دوری آپ سے میرا نام چہ چہ اور ملاقات۔ بندہ نے عرض کی حضور نام حضور بخش و ملاقات دیر و قاری حال۔ تو چہ چہ کہ ایرہ غازی خاں کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ حضور یہ کہیں سے سنا ہے کہ وہاں تھے۔ غازی صاحب ۱۰ میل عاں و گھریہ فتنہ فالت کے باعث دونوں بھائی ایک دوسرے سے لگ ہو گئے۔ آپ نے اپنے ایرہ کا نام دیر و غازی حال اور دوسرے نے ایرہ اسماعیل حال۔ یہ بات سن کر آپ نے قسم فرمادی

اسی دوران متواتر الخطبہ و مناظر اسلام علامہ عبدالقادر صاحب مدنی، شیخ الحدیث چاند نظامیہ رضویہ، لاہور حاضر خدمت ہوئے اور سلام عرض کیا۔ آپ سے منکراتے ہوئے جواب دیا کہ رشید و درویش نے کی وجہ چہ چہ۔ انہوں نے بتایا کہ میری طبیعت خراب تھی بہرہ و گرم ہو گیا۔ تو قبلہ مفتی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ مولانا گھریہ جاکر سب سے کاقودہ تاکر اس میں بیٹوں ڈال کر قودہ

یہ نہیں انشاء اللہ صحت پاب ہوں گے اور ساتھ ہی فرمایا میرا بھی یہی معمول ہے اور یہ سدا رہے گا۔
 حساس دے ہوئے فرمایا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ میدان میں تو اکیلا ہے یعنی دین مدنی و غیرہ
 دوہائی جس جگہ بھی سر نہاتے ہیں اس سے است و محنت دے لے تجھے بھارتے ہیں۔ فرمایا اس چیز
 پر نظر رکھتے ہوئے تہہ رہیں اور اس بھی سر بھی ہو اور ان کا مقابلہ بھی کرنا اس میں سستی کا مظاہرہ نہ
 کرو جہاں سخت ضرورت ہو وہاں جانا چاہئے صدیقی صاحب سے عرض کیا کہ میں نے تم سے چاہا
 ہے کہ سو سو کو کسی سے کیا ہے کہ وہ بھی کوئی رابطہ سے گا تو میں ضرورت کروں گا۔ اس پر
 سے آپ ناراض ہو جائیں گے۔ صدیقی صاحب سے یہ تصور نہیں تو یہ میرے پاس ہے اس سے میں
 نے لکھا تھا تو آپ کے پاس آئے تو قید مفتی صاحب سے فرمایا جہاں لکھا تھا قاضی فاضل ہے۔

قید مفتی صاحب نے یہاں اور تباہ اللہ جس کی تعلیم کی ایک بھی وہ صاحب آپ
 سے کرے کے اندر۔ پانچویں گلی پر شاہن ہو کر فرما دے۔ میں نے دیکھا انہوں سے بھی مطالبہ نہیں کیا
 کہ مل میں کسی کی جائے دوسرے ہوئے کے سبب کتاب لیا کہ قید مفتی صاحب دروازہ پر
 نظر ملے اور مطالعہ شروع کر دیا۔ بٹلی ہوئے کے سبب ساتھ علماء خیران ہوئے کہ قاضی
 مگر کی کے ہاں جو مفتی صاحب مطالعہ کر رہے ہیں۔ کارین کر رہے ہیں بھی عرض کرنا چاہوں کہ یہ ہم
 لیکن کے میں کی بات نہیں۔

قید مفتی صاحب تاکہ مطالعہ تھے کہ مہماں شریف لائے مگر مفتی صاحب کو یہ محسوس
 بھی نہ ہوا کہ کوئی ہے۔ دیکھ لے مہماں کے آنے کی خبر دی۔ سلام کرنے کے بعد آئے کا سبب
 پوچھا انہوں نے بتایا کہ حضور آپ کی زیارت کرے کے لئے حاضر ہوئے ہیں۔ آپ سے فرمایا کہ
 محترم اگر آپ دعا حضور علیہ الرحمۃ کی زیارت کے لئے آئے تو آپ کی حاجی بھولی بھر دینے
 مہماں سے ان کے کام کے بارے میں پوچھا ایک نے کہا کہ میں کاروبار کرتا ہوں اور دوسرے
 نے کہا کہ میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں تو قید مفتی صاحب مدرسہ کا نام نہ کر بہت خوش ہوئے۔
 پھر بجلی بھی بج گئی اور بجلیا جانا اور بہت زیادہ انہیں دیں۔ اللہ تعالیٰ مفتی صاحب کے
 درجات میں بلندی عطا فرمائے۔ و اہم کو ان کے مشن کو پورا کرے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں
 بچاوالہ لکھی انگریز ایمین۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ ایک گوبرنایاب

الحکم بخلام للبین خمسہ آراء و حکم

انگریز کا نظریہ مطالعہ کیا جانے تو یہ امت علم میں انہیں ہے کہ انسانیت کا
 مطالعہ درود میں دو طرح کے لوگوں سے ہوتا ہے۔ ایک تو وہ لوگ جو مہمومیت کے حامل ہوتے ہیں۔
 دوسرے مہمومی کی مدد کی سرکری کوئی کر گئے۔ ان کے پاس کے ساتھ انکا نام بھی شتم ہو گیا
 اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے لئے تاریخ سے پاداش سچا ہوا اور ان کے عظیم کارناموں کی
 سب سے تاریخ سے انہیں ہے اس میں سوہا جب بھی تاریخ کی وجہ سے ان کی جائے تو ان کا
 ہمیشہ سیر علی مرفہ میں نظر آئے گا۔ بلکہ ہر قوم و ممالک کو یہ یاد ہے کہ وہ قلم
 نفس دالہ العیون کا قلم قدرت کا نعت کی تخلیق شدہ ہے پچھوئے ہیں اس لیے پچھے
 ان کی یاد بھول گئے۔ ان کے چلے جانے کے بعد انسانیت اس پر قلم کرتی ہے تاریخ انسانیت
 میں ایسے لوگ بھی گرے جو ان کی بات و لطافت اور عہد مسلسل کے ذریعے انسانیت کو اسکا وجود
 و احساس دلاتے ہیں وہ لوگ انسانیت کی خدمت کر کے صرف انسانیات بن جاتے ہیں بلکہ
 ملک و نیک کا تاج بھی پہنے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان کا شرف حاصل کرتے ہیں جب ہر ایسے افراد کے
 بارے میں فکر کرتے ہیں تو ایک عظیم نام بول پڑتا ہے جس کے سامنے لگائیں اس سے جھک
 جاتی ہیں اس شخصیت و مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ کے نام سے
 دوسرا بیان ہے۔

محدث اعظم پاکستان مولانا سرور احمد رحمہ اللہ مفتی اعظم پاکستان علامہ سید
 ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ شیخ الحدیث علامہ علامہ رسول رضوی رحمۃ اللہ علیہ استاذ نکل حضرت
 علامہ علامہ سید یحییٰ رحمۃ اللہ علیہ سے کتب علم و فضل والا مولانا محمد تقیوم ہزاروی صاحب
 میدان عمل میں اترا تو تھک چکا یا اور تشنگان صومالیہ آپ کے در پر کشاں کشاں چلتے رہے
 بلکہ یہاں تک

تدریس حضرت قید مفتی صاحب کی پسندیدہ لکچر بھی دور رس پانچ چھ اسباق پر مشتمل ہے۔
کا معمول تھا، حدیث شریف جب پڑھاتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ ایک محدث دورانِ مسند تدریس
پر جلوہ گر ہو کر دس حدیثوں سے زیادہ سب آپ سے پڑھ کر کسی عام کا تصور بھی نہیں کیا جاتا
ہے آپ سے جامعے معیار تھے جس کو قیامت طاعت کی کہ جب بولی اپنے غور و محو و ہر پہلو کا
عام ماننا چاہتا ہے تو کسی سے دور رہتا ہے جس کی وہ طلب کرتا ہے کہ کس درجے سے میں داخل
جائے تو رائے و ہندوئی زبان سے صاحبِ مہار کا نام ہے اس وقت لکھتے ہیں

تحریک نظامِ مصلحتی لکھتے ہیں: "مفتی صاحب نے بحال عبوریت کا معاملہ ہوا تو امریت
منوں کری، آپ نے ہمیشہ اور دست و پد سالار لکھنؤ کی حیثیت سے کام کیا، آپ حق کو بھی حق قرار
حق ثابت کر دینے کے لیے آپ کی دست و پد و لکھنؤ سے پارت نکلتے اور راجہ راجہ
کا مصلحتی مفتی صاحب قید مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی پوری زندگی جانفشانی سے محنت کر کے
کے لیے امداد سے اور بہادروں سے ہمدردی رکھنے اور مسلسل سے محنت ہے آپ کے پاس
مشقار میں طویش نام کی کوئی شے تک نہیں مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک مردِ امداد و
بلکہ ایک عالمگیر تحریک کا نام تھے، اس کی رحمت سے ملنے دنیا کے سرسبز و شاداب گشتاں میں رہا
آگے در علم کے تار و دوختوں سے پتے سر جھانگنے، آپ میں میدان میں کھڑی جدوجہد کا درس دیا
کرتے تھے، جس انقلاب کے نور نے ہر حیثیت کی علمیتوں کا سید جیڑ کر ایک عالم و روش اور ایک
نے جہاں کو تیر کرنا ہے شہزادہ انقلاب پروردوں کی تیج نہیں ہوا کرتی بلکہ پہلے کانٹوں سے بیکار کر
پڑتا ہے، جب عمر کے بعد ہر کی دولت سے ہٹ کر ہوتا ہے۔

الاف مفتی صاحب علیہ الرحمہ ایک گہرا نایاب تھے جسکی نظیر ملنا ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆

حضرت مولانا مفتی عبدالقیوم ہزاروی ... عالم با عمل

رحمہم، صاحبِ اہم و اہم، امت رسول لاہور
حضرت مفتی عبدالقیوم ہزاروی سے میری پہلی ملاقات اس وقت ہوئی جب میں بہت
بچہ تھا، ابھی قید (موت) محمد عامر، سوس لوری رحمہ اللہ تھی، شریف حاضری کے لئے
لاہور سے آکر جاتے مفتی صاحب سے صرف ملاقات کرتے، ابھی کے ساتھ ایک دوسرے
بہادر تھا، خوب میں سمجھنے کا موقع بھی ملا اس طرح، ہر مستقل آلے سے پہلے قید مفتی
صاحب سے میری ملازمتی تفریق کی صورت میں قائم ہو چکی تھی۔

میری اس سے آخری ملاقات چار پانچ ماہ پہلے ہوئی، میں یہ تو افلا پارہت کے سے
تھ کس کنگو، اب حسد چل نکلا رہی تھیں قید ہزاروی صاحب کے پاس بیٹھا رہا، اس دوران
میں نے مجھے انگلش میں لکھا دوا دیا کہ مجھے پڑھ کر سہیں۔ ایک خصوصیت کی طرف سے تھا
جس میں جامعہ کے نظام تعلیم کے بارے میں پتہ نہیں تھا، میں نے اس سے کہا: "آپ حکومت
کی طرف سے ملنے والی مراعات دیکھتے ہیں۔ اس میں حرج بھی کیا ہے لہذا لکھتے اگر
آج ان سے دے دیں، بلکہ یہ لوگ دھڑلے شروع کر دیں گے۔ میں نے کہا حکومت لاہور
اتنا کہتی ہے وہ لکھا کے ساتھ سکوں کے ساتھ میں بھی شامل نہ ہوں کریں، "مفتی صاحب
سے جواب نہیں دیا تھا کہ کہیں دور دراز علاقوں سے ملے، شریف سے آئے ان کو بھیجیں کرے میں
معروف ہو گئے اور میں چاہنے پینے لگا۔ وہ عظمت کے بعد مفتی صاحب نے علماء کو رخصت کیا
اور لے گئے۔ "پیشہ و خطیوں میں اس اور لغت خوں سے ہمارے مسلک کا بیڑ عری کر کے
رکھ دیا ہے۔ دوسرے مسلک کے علماء اور عواموں کے طور طریقے دیکھ کر یہی سمجھتے ہیں کہ ہمارا
مسلک یہی ہے جب کہ مولانا احمد صاحب بریلوی بہ عادت و خرافات کے سخت مخالف تھے۔

فاضل بریلوی کا مفتی لکھی مولانا بھی تک چھپ نہیں سکا، ہم بریلی شریف سے آپ کی کتابیں
مشغول رہے ہیں اور امت کے مطابق پھوڑا ہے جس مفتی صاحب سے چند کتابوں کا آرڈر بھی فرمایا۔

مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقیوم ہزاروی علیہ الرحمہ حیات و خدمات کے آئینے میں

فخر الحق صدیق حسین نقشبندی ہامد اللہ علیہ صوبہ لاہور
اللہ رب العزت سے جب اس کو تکلیف فرمائی تو اس کے قصد حلق کو بھی جان لیا اور ک
و ما صلیت العصر والاسم لا یحسون ۔ اناں سے بعد سان کو تھوہ و قدرت کا مالک
بھی بنانا کہ لیسوسکم ایکم احسن عملا کے متعلق بھی معلوم ہو چکا تو اس کا نیت میں
حضرت آدم علیہ السلام سے ہے کہ بنگ ان گنت انسان اس دنیا میں آئے اور دنیا کی چاروں
کی زندگی گزار کر عام برزخ میں جا رہے اور ان کے جسم میں مٹی تلے دب گئے ۔ ان انسانوں
میں جہاں حسن و جمال کے بیج تھے وہاں مایہ و بدست کے اندازہ کئے دے افلاس بھی تھے لیکن
وقت کے وہار سے بے بڑی ہے اور ان کے ساتھ رک کی قبروں کے نشانات تک مٹا دیئے اور یوں
ان کا نام اس صلیب سستی سے مٹ گیا لیکن اس کے برعکس وہ لوگ جنہوں سے اللہ تعالیٰ کے دین کی
خدمت کو قی پناہاں و متابع بھی اور ساری زندگی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے احکامات کو گوا
تک پہنچنے سے پہلے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے حیات جاودانی سے سرفراز فرمایا اور تاریخ کے صفحات پر
ان کا نام ہمیشہ کے لئے ثبت ہو گیا ۔ خوش نصیب المراد میں آفتاب علم و حکمت و معرفت و عرفان
کے سمندر جالین محدث اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بھی شامل ہیں ۔
آپ ہزاروی کی زندگی میں پر حضرت علامہ محمد صاحب مرحوم کے گھر پیدا ہوئے اور ابتدائی تعلیم
پے والد محترم سے حاصل کی اور اس کے بعد اپنی علمی مدارس کو ملے کرتے ہوئے جامعہ عرب
الاحناف میں قیام پید صاحب کے سامنے راتوں سے تہذیب اور اس کے بعد حضور محدث اعظم
پاکستان سے بھی شرف تلمذ حاصل کیا اور انہی کے دست حق پرست پر بیعت کا شرف حاصل کیا ۔
پہلی تعلیم کو مکمل کرنے کے بعد جامعہ نظامیہ رضویہ میں تدریس شروع فرما کر اپنی علمی زندگی کا آغاز

کی اور چوں ہوں وقت گزرتا گیا رسول اللہ ﷺ کے اس غلام کے سینے میں خدمت دین میں ک
یہ یہ بڑھتا چلا گیا 60 کی دہائی میں اس وقت چاکر ہامد اللہ علیہ کی آمد داری کا سامنا ہو چھ مفتی
صاحب کے کندھوں پر آئے ، جب آپ کے ستار محترم شاد رخ بخاری حضرت علامہ غلام رسول
رضوی صاحب رحمہ اللہ حضرت محدث اعظم پاکستان کے وصال کے بعد فیصل آباد تشریف لے
گئے ، اگر وہ جامعہ رضویہ کے انتظام دانہ م کو مسجد تھیں ۔ قیام مفتی صاحب کو اس کے بعد ہر
طرف سے پریشانیوں سے گھیرا ۔ لیکن آپ نے ہر مشکل کا محرومانہ وار مقابلہ کیا اور اپنے ستار
محترم کے احباب کو کچھ بہت کر دکھایا ۔

آپ سے تہذیبی معروضات کے باوجود تصنیف کے میدان میں قدم رچھ فرمایا اور
تاریخ محمد و عمار النول و العقائد ، مسائل دینی ، مقالات جیسے شاہکار تصنیف فرمائی ، آپ کا کل
حضرت فاضل بریلوی کے ساتھ خصوصی تعلیمی کا تھا اور انہی کے نام پر تصنیف و تالیف کا شعبہ رخصا
لایا ، انہی میں سے کئی اور اعلیٰ حضرت کے قیامی رضویہ کو جدید و قدیم میں شائع کرنے کا اہتمام بھی
فرمایا جس کی چوبیس جلدیں منظر عام پر آ چکی ہیں اس کے علاوہ الدولۃ المسکینہ ، الباء العی
اور اعلیٰ حضرت کی دوسری کتب کی اشاعت کا بھی اہتمام فرمایا ، آپ تنظیم المدارس الاسلامیہ پاکستان
کے صدر تھے اور اس کی بہتری کے لئے گراں قدر خدمات انجام دیں ۔ آپ نے اہلسنت کی علمی
ضرورت کو پورا کرنے کے لئے سر زمین شکوہ پر جامعہ نظامیہ رضویہ کی بنیاد سے ایک مدرسہ
قائم فرمایا جو کہ 45 کنال پر محیط ہے آپ نے اپنی ساری زندگی دین میں خدمت کے لئے
وقت کر دی اور اپنے علامہ کو بھی ہر وقت بھی تقیہ فرمائی کہ نظام مصطفیٰ کو لے کر پوری دنیا میں
بجیل چلے آئے آپ 26 اگست بروز منگل کوئی مطربہ اور کرنے کے بعد اس رہنے خان سے
رخصت ہوئے اور علم و عرفان کے اس سورج کے غروب ہونے سے دیئے اس وقت چھ ایک
عظیم محسن سے محروم ہو گئی ۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم کے طفیل آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ
مقام عطا فرمائے ۔ آمین بجا سید المرسلین ☆☆☆☆☆

اب انہیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبائے کر

لا، حافظ محمد سلیم نقشبندی آلہ حافظ آباد

[illegible]

کے شریعت کے روحانی پیشوا ہیں۔ اعلیٰ عظیم پاکستان علیہ الرحمۃ بھی شامل تھے۔ حسب ان کے وعصال
فی خبر کی ذمہ داری محمد یحییٰ رحیمین دہاں افسرہ نظر آ رہی تھی

جوں میں رہتے ہیں وہیں رہیں اور نہ پائوس میں رہنے والے ٹھہریاں دیکھیں
 ملک کو جس وطن کا ملک بھی اس حق کی سوت پاؤ ہے جہاں پھرے ملک حق کی جہاں ملک سے بھی
 ملک جس سے میں نہال تھے جس میں بڑے بڑے ملک اور پائوس میں تھے کہ پہلے تو اپنے
 یہ بھی ان کے جہاں سے میں سکھانے کے لئے کر رہا ہے۔ جہاں پر طرف سے کلمہ طیبہ تعویذ اور وہ
 پاب و رسول شکیں میں آ رہی تھیں اور پائوس آ رہی تھی۔

ماہنامہ کا ۱۵ روپے (۱۵ روپے) میں

بیت کا ڈھانچا ہے کہ لب و لہجہ کے لیے

آہوں سے خاکہ کس ہستی کو نور کیے تشریف دے ہے جسے میری محبت پر کہتی ہے
کہ مراد چند تشریف لائے ہوں گے۔

[illegible]

کے اوزاع خود سرکار قریب لائیں

[illegible]

عالم اسلام کی عبقری شخصیت اور برصغیر کی انتہائی عقیدہ سربست مفتی عبدالقیوم نوری

فاضل مفتی بقیہ محدث مسر، محقق اور شاعری نیک۔ ہو مگر جب وہ استاد اعظم مفتی عبدالقیوم ہزاروی جیسے علم و فضل اور تحقیق و تصدیق کے آسمان پر نظر ڈالتا ہے تو دوسروں کا یہ ذکر و خود ہے آپ کو بہت کوتاہ قاست اور پست شخصیت سمجھنے لگتا ہے اس پر بات کرتے ہوئے بڑے بڑے خطیب کی زبان دکھائی دیتی ہے اور بڑے بڑے عالم کی نوک قلم سے لفظ نوٹ کر گرتے گتے ہیں یہ بات کی کہ ہاتھ میں رتی ہے مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کو بھی آفتاب صحن روشنی میں دکھائی دے تو ان کی شخصیت کی رنگ پنے اندر دھواں کی جارہی تھی جہاں سے انہوں نے دیکھا ہے ہمارے میں سن کر یہ بڑا حیران رہتا ہے

کوئی قصور نہ ابھری جبری قصور کے بعد
دین خالی ہی رہا کلمہ سائل کی طرح

علم کے دھوے اڑتے ہیں مگر ہمارے علم کے پاس اور بہت کم ہوتے ہیں اپنے علم کو یہ مٹا کر کی زینت بنانے دے کسی دور میں نہیں رہے مگر اپنے سرمایہ علم کو ہار گانا ہمارے منالے دے دے اور حوصلے سے خال خال بننے ہیں۔ مفتی عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس یہ بات نظر آتی ہے کہ وہ علم کے ساتھ ساتھ ہمارے علم کا پاس رکھتے دے تھے۔ مفتی اعظم پاکستان و میر یحیٰی نے علم دین اگر مومن کے حساب سے دیا تو اولیٰ مشن تھے اللہ مومن کی مقداری میں بخشنا دینی قلمی رسوم اور مشن دت مطلقاً واجب و مسند قیاد پر ہوں تو ہر شاخ نظر مطلق احدیت پر حاد ہے ہوں تو عظیم محدث، عظیمی مسائل پر منتظر کر رہے ہوں تو فقیر عظیم دین میراث دہر غور ہو تو اہر المیراث دکھائی دیتے ہیں ان کی قاست پر ہر تہ خوب سمجھتی ہے مگر جب وہ کوچہ بولی میں ہوں تو ان کی نشان گردانی پر دار و سکندر کو رکھ آئے لگتا ہے جب وہ وقت ذکر رسول میں ہوں تو وہاں وہ دودھ پئے جھٹکتا ہے جب ان کے ہاتھ میں امت کا سکھ ہوتا تو فرشتے بیگماتے کو غبار درختار زمین پر اترتے دکھائی دیتے ہیں جب اس کے لبوں پر نام مصلیٰ ہوتا ہے۔

تو شہد کی ہادش ہونے لگتی ہے جب انکا موضوع سخن حضور کا پیشہ فیصل ہوتا ہے تو سارا

دل چمک چمک جاتا ہے جب بار صیب کا چاند لگے دل کے آئینے میں اترتا ہے تو شب بھر ان چمک چمک جاتی ہیں۔ در نقد کان لکم فی رسول اللہ اسوا حسنہ کی جلتی پھرتی تصویر تھی۔ کون مفتی اعظم پاکستان جو صرب سہر اور دوسرے میں لڑنے بیٹھے رہے بلکہ بڑی بڑی سبکدوشی میں بھی شرکت فرماتے تھے اور بڑے بڑے جلوس کی قیادت فرماتے تھے اور وقت کے حکمرانوں کے سامنے کھڑے ہو جاتے تھے آپ کی زندگی کا ہر لمحہ دین کی آماری اور مومن رسالت کے لئے وقف تھا آپ اپنے مسلک کے ساتھ بہت ان تخلص تھے۔ السبب یسعی اللہ من عبادہ العلماء کی تقریر تھی اور العمامہ و رولہ الانبیاء اس حدیث کے کج صداقی تھے موت العالم موت العالم کی حقیقت آپ کے احوال مبارک پر محسوس ہوتی ہے۔

آپ جاتے تھے جہانگیر آباد کا پر ہوا آجائیکس چہ آپ۔ و رات اللہ و رسول اللہ کی خوشنودی کے لئے و رات کام کیا بہت سے دینی ادارے قائم کئے جن میں تاریخی کارنامہ جو سنہری حروف میں لکھے جاتے تھے قابل ہے وہ جامعہ نظامیہ، طویہ کا قیام اور لکھنؤی رطوبہ کا اشاعت ہے جو اس امت مسلمہ پر حسان عظیم ہے۔ مفتی اعظم پاکستان نے ہر عظیم کارنامے سر اسی مودے کر بعد میں آئے دلوں کو یہ پیغام پاک میں ہے اپنے لئے کو طبعاً سائنس دانوں کا دیوا ہیں مگر یہ بلکہ سہر ہیں ہائیں و ارس قائم کئے۔ محمد و دسائل ہونے کے باوجود مگر مفتی اعظم پاکستان اپنے عظیم کارنامے سر اسی مودے سکتے ہیں تو ہمیں بھی چاہئے کہ ہم ان رات محنت کر کے چڑھیں اور اپنے اس عظیم محس کی طرح کام کرنے کا عہد کریں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اللہ تعالیٰ مفتی اعظم پاکستان کی خدمات کو جی واد کا میں قبول فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے آمین

☆☆☆☆☆☆

آہ! مفتی اعظم پاکستان، حضرت علامہ مفتی محمد عبدالمقیوم خزاروی رحمہ اللہ

از قلم: ایدہ العظیمی عبدالعظیم قادری، جامعہ جدیدہ العلوم پشاور

26 گشت پروردگار رات سہاویجے مجھے مرد عشاء سے ظاہر ہوتے ہیں خوش کی تھیں
 یہی وہ صاحب علم سے مل گئے تھیں اور مجھے کہہ دیا کہ ابورے محمد سلام علیہ صلی صاحب
 ناظم صریحی، مقرر تھیں کہ (اعمال صحت) کتاب دہانت کہنا چاہتے ہیں مگر محمد سلام صاحب
 نے ہائی تھیں صاحب علم اور تھیں چاہتے تھیں کہ (اعمال صحت) کتاب دہانت کہنا چاہتے ہیں۔

حاصل ہوتا ہے اس وقت پرانی نہیں ہو رہا تھا کہ اس ملک جو شخص اس قدر غلام اور
مستحق تھا پچھلے سارے کام جو وہ کرنا تھا یہ وہی چھوٹا شجر تھا کہ کیسے اس کی جڑ کو بہت ہر گیا
جو بعد کے قیام بعد سے یہاں پہنچا اور پھر کتر بننے لگا جس کے در تمام طبقہ رسوا و
غیر سے آگاہ ہو گئے اس کا ایک ٹکڑے سے میرے دل پر یہ تماموں کو کیا مگر غلام بن کر
میں نے کت کا دل آ کر اور اقول شرع۔

یہی اے امیر مہمان سے کہہ دو

تکب تک ، مولیٰ ، و رتہ ہے ؟

۱۰ اور پہنچا مرحوم کے جنا سے میں شامل ہوئے کے ہاں جو جنازے کا وقت آج صبح
ایک خراب لگ رہا تھا یادگار پاکستان سے متصل شیش سٹیڈیم کے سبز دروازے حضرت مفتی صاحب
رحمہ اللہ کے شاگرد دوست حباب کے علاوہ علامہ عثمانی کی کثیر تعداد ملک کے خوب و عرض سے
مفتی صاحب کا آخری دیدار کر کے کی عرض سے جمع تھی۔ مرحوم کے اعلیٰ کردار و بلند پایہ شخصیت کا
اندازہ اس کے جنا سے میں شریعہ فقہ شخصیت کی موجودگی سے بخوبی لگا جا سکتا تھا جو اعلیٰ حرم
کے گوشے گوشے سے انہیں عقیدت پیش کرے گا اور پختہ تھے اور پھر جامعہ نظامیہ شکرپور میں
دو بار جنازہ اور دفن کے وقت رقت بہرہ مناظر، کلمہ طیبہ اور قصیدہ ہود کے گوشے اور علامہ عثمانی
کے آدھ سینکڑوں میں حضرت مفتی صاحب رحمہ اللہ کو دفن کر دینے گئے۔

محکمہ اعلیٰ تعلیم، لاہور

معرفت قبلہ لقی صاحب کی وراثت و معارف 29 شعبان المعظم 1352ھ

جلد 1 / نمبر 28 / ستمبر 1933ء بمقام میرا پرستوں کی مجلس (پارہ) میں ہوئی آپ کے والد ماجد حضرت علامہ مولانا محمد قاسم صاحب جند پانیہ کے عالم اور عارف تھے آپ کے والد صاحب نے مولانا مفتاح فاضل آواز میں انھیں امامت و خطابت اسی ماہ سے اپنے تھے اس سے آپ کی پرورش و تنہی و تربیت انہوں نے کی۔ مگر ان میں یہاں پر چاروں قرآن کریم اپنے والد ماجد سے سیکھے۔ آپ نے چوتھی جماعت پاس کر لی تو والد صاحب نے پوچھا اب تم کیا پڑھتے ہو آپ نے جواب دیا کہ میں فارسی اور عربی پڑھوں گا۔

ساتھ ساتھ ساری عمر میں والد ماجد سے آپ کو عود حضرت شریف علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جاکر جی کو جی علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے دور رہیں، اصل کر دیکھ لکھ لیں اور اس میں کتب عامہ حاصل کر لیں اور سب سے دور رہیں والد ماجد سے 1955ء میں مدد فرماتے حاصل کی اور 1958ء میں مدد فرماتے حاصل کی۔

آپ کے چیل اٹھدے۔ ساتھ کہ ہم میں سے حضرت علامہ عبد اللہ صاحب (والدہ صاحب) حضرت علامہ محبوب الرحمن صاحب دیکھی جہاں علامہ صاحب النبی صاحب علامہ محمد انور شاہ صاحب علامہ علامہ صاحب خدوی شائع بخاری حضرت علامہ محمد رحیم صاحب تاشقی قادری رشوی حضرت مولانا سید ابوالہات سید احمد قادری اشرفی الوری سید انیس احتیاب ہیں بمن کی مایہ طاقت میں آپ آگے جا کر یہ امور میں گہا کہ آئے۔ ان مسلوں کے لئے مناہہ ہو رہی تھیں مسئلہ طاقت کے لئے آپ کی۔ ان قدر مہمات تھی ہیں کہ ایک ایک کر کے ان میں ملنا چاہ سکتا۔

حضرت قہر مفتح صاحب رحمہ اللہ کے نامے اور نئی خدمات اتنی زیادہ ہیں جو تحریر میں لانے والے کو ملنا مشکل ہے۔

مرکزی دارالعلوم عربیہ اسلامیہ 1955ء میں اہل فتنہ حاصل کرنے کے بعد
بہ مددِ حق تصور میں اس وفد میں کاسلہ شروع کیا، اس وفد میں کیا تھا ناکہ اور محنت کا پتہ کر

سے چلے گئے کہ آپ پامیہ 22 اساقی بڑی عرق ریڑی اور محنت سے پڑھاتے تھے، معمولی مشق۔
 کیا تھوڑے برقی کی آوازوں اور ہتھوڑوں کو خندہ پیشانی سے برداشت کرتے، موسیقی، صوفیہ اور لہو لہو
 اسلام گھر (سابق کرشن گھر) میں تقریباً کئی سال تک امت و طاعت کے لئے کھڑے رہے۔
 جامعہ اسلامیہ دہلی، سورہی، بنگالہ، جب تک 1956ء میں بے سرو سامانی حالات میں
 رہی تھی کیا جانتا ہے کہ حضرت محدث اعظم علامہ ابو الفضل محمد سرور احمد خاں صاحب دہلوی
 و پشوریل کے مفتی سے آغاز کیا حضرت علامہ غلام رسول دہلوی صاحب مستم جبکہ موسیٰ
 حضرت قبلہ مفتی صاحب مدرس دہلی مقرر ہوئے۔

1962ء میں جب علامہ غلام رسول دہلوی صاحب واپس فیصل آباد شریف نے گئے
 جامعہ کی تمام ذمہ داری آپ ہی کے کندھوں پر آنا پڑی اسی طرح عظیم المدارس (مدرسہ)
 پاکستان کا معرض وجود میں آنا بھی آپ کا عظیم الشان اور عظیم الشان کارنامہ ہے جس سے پورے
 پاکستان میں آواز و کثیر از بھ ہزار سے زائد اعلیٰ مست و جہت کے قابل ذکر مدارس ایک ہی
 نام پر جمع ہیں جنک طاسات کے سینکڑوں اور سے بھی عظیم المدارس سے تعلق رکھتے ہیں، آپ ہی
 کی محنت اور سعی جمید کی بدولت عظیم المدارس اعلیٰ مست پاکستان کی، اہمیت و حیثیت کو رستہ
 تعلیم کی جانک ہے جس کی اسناد کی برکات و فہم من افسس ہیں۔

بے پناہ مصروفیات کے باوجود آپ نے قرطاس دلم کیلئے بھی خاصا وقت نکالا تھا۔
 ہزار ہا فکری جہان کے جنک علمی و تحقیقی کتابیں بھی تصنیف فرمائیں جن کے نامور و اہل ہیں۔

- (۱) اہل (عربی) (۲) تاریخ مجدد ہماز (۳) علمی مقالات
- (۴) اہل تہذیب و تمدن (۵) امام اعظم رحمہ اللہ کی اجتہادی قواعد و اصول

فکری و دہلیہ جو پہلے امام عظیم جلدوں پر مشتمل تھا حضرت قبلہ مفتی و رحمہ اللہ سے جد
 دور کے تقاضوں کے مطابق، اور عربی، فارسی و اردو کے ترجمہ اور حوالہ جات کی فراہم کے ساتھ
 ساتھ اس کی خوبصورت شہت و فہم عت کا اہتمام فرمایا جو ابھی تک ہمیں جلد ہی شائع ہو جائے

یہ بھی حضرت قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کا کارنامہ ہے جس پر آلے دلی تسلیں غور کریں گی۔
 حضرت مفتی صاحب کی چانک موت نے جہاں ہزاروں کو غموم کیا اور لاکھ
 آنکھوں کو آنکھیں کرنا سبھاں علم و دانش کے میدان میں ایک سکا غلام پیدا کر دی ہے جسے نادیر
 نہیں کیا جاسکتا۔ وہ آج ہم میں نہیں ہیں لیکن اس کے کارنامے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے۔

مرحوم ایک دماغ و بہر شخصیت کے مالک تھے، جب بھی مسئلہ توفیقی محبت سے پیش آتے
 کہ پھر گہ ہونے کی نہیں پڑتا، بڑے مشعل اور قانع شخصیت تھی اور شہت دس و دماغ کے مالک
 تھے، آپ کی عادت درپردہ عمل سے شہت تھی جس آپ ایک صاحب بصیرت برکت ہونے کے
 ساتھ ساتھ فہم دوست اور اعلیٰ پائے سے فہم تھے بہت سادہ مگر پر وقار زندگی گزارتے، حضرت
 قبلہ مفتی صاحب رحمہ اللہ کے بارے میں یہ بات بلا حول و تردید کہی جاسکتی ہے کہ وہ ایک غیر
 شمار شخصیت کے مالک تھے جو ابھی آپ سے ملنا تو اعلیٰ کلت اور سکے ہرگز نہیں ہوتا اور کدیں نہ ہو

فہم علم ہی ہیں ہے اپنے د ملک دال
 ہم سے غلام ہونے کے گھر کا زمانہ کیا

آپ فرقہ دار و تشدد کے محت خلاف تھے سنا کے رو یک فرقہ دار ہت اسلام کو بدنام
 کرے اور مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کی کھاناں سازش تھی، جس سے وہ ہر مسلمان کو
 بچانے کی تلقین کیا کرتے تھے۔

آپ جیسا صاحب بصیرت اور دہ اور دہ صلا اند پیدا ہوتے ہیں۔

ہزاروں سال فرس اپنی بے لوری پہ بولی رہی
 بڑی مشکل سے ہوتا ہے پھلا میں دہا و پھلا

آپ ہی حیات ہمارے جو کے شکی حساب سے 89 سال 8 مہینے کی عمر کی اس آپ
 دلی میں گزری پر کارنامے ایسے ایسے ہونے لگے کہ دہا و پھلا یاد رکھیں گے۔ احمد اللہ اعظم آپ
 نے اپنی فہمی اولاد کے علاوہ روحانی اولاد کی چھوڑی کہ حلال شہان حق کیلئے نفاذات ہدایت ہیں۔

EXPRESSION OF CONDOLENCE

TRIBUTE TO MUFTI AZAM PAKISTAN

MUFTI MUHAMMAD ABDUL QAYYUM HAZARVI (RA)

My heart wrenched with woe, when I heard about

the sudden departure of Mufti Abdul Qayyum Hazarvi (RA) to his creator. The news of Mufti Sahib's demise spread like a jungle fire, not only in Pakistan but also abroad. Millions of Muslims deprived of a prominent religious scholar. Everyone was shedding tears, particularly the student of Jamia Nazamia Rizvi felt a pang. The atmosphere that the Jamia was presenting was a gloomy picture. One can do nothing against the will of God as every one has to go to his creator sooner or later. Death is inevitable and we all have to taste it. The most beautiful thing on this earth lives very short but their fragrance remains for ever.

I express my sorrows with the bereaved family, Mufti

Sahib's sons, brothers and entire team of the Jamia at Lahore-Sheikhupura. Pray to God Almighty to give strength to them to continue Mufti Sahib's mission to its accomplishment. All my sympathies and cooperation will remain with them.

In so far as Mufti Abdul Qayyum Hazarvi (RA)

personality and achievements are concerned, he was a paragon of virtues and unparalleled qualities. He was ama-

determination and iron will. In the beginning he had to face many vicissitudes but he never gave in. Owing to his tireless efforts Jamia Nazamia Rizvi made much progress. Now by the Grace of God and by the efforts of Mufti Sahib's endeavours Jamia Nazamia Rizvi is functioning smoothly at Lahore-Sheikhupura with its branches at Housing Colony-Sheikhupura and Abbottabad. Mufti Abdul Qayyum Hazarvi was a embodiment of beauty and simplicity, very contented and selfless personality. His life was faster than computer. The last time I saw Mufti Sahib on TV was one year with the Minister of Religious Affairs. One and half year ago, very next day my elder brother who is a neighbour of Jamia Nazamia-Sheikhupura telling me about Mufti Sahib's personality. Meanwhile Mufti Sahib descended from a local wagon and started walking outside the Jamia's wall, took a stick and entered the campus. I was really impressed that a man having his own conveyance but preferring local transport. At that time I was not acquainted with Mufti Sahib but inwardly I was really overwhelmed by his personality. Mufti Sahib was a asset of Milli-Islamia and will remain in our hearts for ever.

My Allah shower his Blessing on Mufti Sahib's grave.

Ch. Muhammad Vaseen

Assistant Manager, ABL

Housing Colony, Sheikhupura

A Reminder of the Almighty

The honourable, mufti Abdul-Qayyum Hazarvi's personality is not one that requires any introduction. Possibly the most renowned, respected and honoured person amongst the scholars of the Ahle sunnah of his time. So much so, that I feel that my words will never be able to totally express my feelings about such an illuminated personality.

However, having known the deceased very close I feel it necessary to pay my respect to such an honourable saint.

The holy prophet (pbuh) has said

"The saint of Allah is he who when looked upon reminds you of the Almighty"

I don't feel that I can add anything to these words than to say that anybody who was fortunate enough to have been blessed with the opportunity of meeting the honorable Mufti

Sahib will agree that Mufti Sahib was a man of such virtues and qualities as stated in the above hadith.

To conclude I would like to quote a few words from my respectable father Molana Bashir Ahmed Siddiqi a close friend of the deceased

"Today the whole of the Ahle-sunnah has become orphaned, but it is now our duty to continue Mufti Sahib's mission with the same determination as the deceased.

Insha Allah Mufti Sahib will be remembered till the day

of judgement because the Nizam campus at Lahore and Shakhupura will always bear witness to the greatness of the grand Mufti of Pakistan

Muhammad Shabbir Balvi

student Jamia Nizamia Rizvia, Shakhupura.

The demise of the Grand Mufti of Pakistan can only be termed as a great loss and the fulfilment of the almighty's promise of leaving the world bare of knowledge and wisdom before the day of judgement.

Muhammad Jameel student Jamia Nizamia (Lahore)

حضرت مفتی اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ العالی
کے ساتھ انٹرویو سے تقریباً چھ سال قبل ستمبر 1997ء کے آخری شمارے میں یہ
انٹرویو کیا گیا تھا، اہمیت و افادیت اور کثیر معلومات کے پیش نظر مددگار رہا ہے
(ادامہ)

عظیم الشان پاکستان کے مرکزی اہم اہل

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

کا چشم کشا انٹرویو

محدث اعظم پاکستان کے عظم پر میں جامعہ نظامیہ لاہور منتقل ہوا
دینی مدرس کے سربراہ مستقل کی سے اداروں میں فتنہ پھیلنا تو اجنبی اور جانے کا
میرے جد امجد اہل پانچہ خان نے ہانا کوٹ میں سید احمد کوٹل کی
معاذ اور علیہ کے درمیان میں نے مدرس کے خطبات کی جنگ لڑی
کیا یہ حق میں شیخ طریقت؟

حالات، ملک محبوب، رسول قاری

اس حقیقت سے انکار ممکن نہیں کہ علوم دین کے فروغ کے لئے مدرس کا
کرور بنیادی اور مادی حیثیت کا حامل ہے۔ جب ہم پاکستان بھر کی دینی اوس
کا اوس کا تجزیہ کرتے ہیں تو دراصل علوم جامعہ نظامیہ رضویہ اندروں وہابی کیٹ لاہور
مکی حلقہ کے مدرس میں نمایاں نظر آتا ہے۔ یقیناً اس کی کامیابی اور نصیب کے اہل
معیار کا سہرا جامعہ نظامیہ رضویہ کے سربراہ اور نامور عالم دین علامہ مولانا مفتی محمد
عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ کے سر ہے آپ اعلیٰ انتظامی صلاحیتوں کے حامل باعمل عالم

دین ہیں۔ سنگ اور ہم سنگ احساپ سے صحبت ان کی طبیعت کا حصہ ہے۔ اوس
قدر میں ان کا فضل بھی ہے اور شوق بھی، بلکہ تدریس سے انہیں عشق ہے۔ مفتی محمد
عبدالقیوم ہزاروی اس وقت تحقیق ہزاروں پاکستان کے سرکاری ناظم اعلیٰ بھی ہیں۔
ان دنوں آپ نے شوق پورہ میں اسی نام سے ایک اور وسیع و عریض
درسہ بھی قائم کیا ہے، بارہ اسے جامعہ نظامیہ کی شاخ قرار دیتے ہیں، مکہ شہ
اوس پر دوم مولانا محمد علم شہ نے اسرار مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی سے کیا جانے
والا انٹرویو طے کرنا ہے۔

محبوب قاری

پہلے تو یہ۔ یہ سب اہل دین اور اہل مدق کے لئے ہے آپ کیا ارشاد فرمائیں
گے؟

مفتی صاحب۔ میری ولادت 1933ء میں ہجری 1353ء کے علاقہ (موجودہ ضلع مانسہرہ میں
ایک گاؤں میں ہوئی۔ تین دن خاندان سے میرا تعلق ہے۔

آپ کا خاندانی پس منظر؟

مفتی صاحب۔ ہزاروں میں تھوڑی خاندان، پختہ قیاد رسالت کرم، اکثریت کے ساتھ
موجود ہیں۔ ہمارے خاندان کے جد امجد میں سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی بہت
نمایاں ہے۔ تینا تو سہر حقیقت غزنوی قیاد کی ایک شاخ (سب کا ست) ہے۔ ہمارے خاندان
نے ایک بزرگ سردار کا نام پانچہ خان ہے۔ یہ شخصیت میں جسوں نے ہانا کوٹ کی جنگ میں
صرف حصہ لیا تھا بلکہ سید احمد (المعروف سید احمد بریلوی شہید) کو قتل بھی کیا تھا۔ ہماری چھ ساس
سکھوں کے ساتھ جنگ ہوتی رہی۔ ہم سکھوں سے لڑ رہے تھے اور دوسری طرف سے سید احمد
و میرہ سے ہم پر حملہ کر دیا۔ ان کے حملے کا سبب یہ تھا کہ ہمارے جد امجد اہل پانچہ خان سے سید احمد کی
بیعت سے انکار کیا تھا جس پر مشتعل ہو کر انہوں نے شرک کے فتوے کے ساتھ ہمارے اجداد پر
حملہ کر دیا۔ پانچہ خان سے جب یہ صورت حال دیکھی تو انہوں نے پناہ پٹنا کے ہاں گروئی رکھا

”تاریخ توابان“ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں (مگر ان سے لڑنا

سوئے گا۔) آپ کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع کیسے ۲۵

مفتی صاحب - ہمارے حادان میں دو تین پشتوں سے علماء آرہے تھے میرے قریب

نے مجھے علم دین حاصل کرنے کی طرف رغبت دلائی۔

سوئے گا۔) آپ نے تعلیمی مراحل کہاں کہاں طے کئے؟

مفتی صاحب - میرے شریف میں والدہ محترمہ نے مجھے پڑھایا اور

بعد ازاں چاندیہ صاحبہ نے والدہ کی دینی تعلیم اور میں حصول علم کا موقع ملا، عربی اور

عربی میں وقت حضرت مولانا سید ابوالبرکات سید محمد قادری رحمۃ اللہ علیہ کے سہولت دہ

سید محمد اور شاہ صاحبہ نے مجھے میں سے ان سے کامیاب انداز میں کتب پڑھیں۔ اس سے

بعد حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ محدث اعظم پاکستان سے مجھے پڑھیں

”ہاں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا۔ اس وقت میرا طلبہ تھے

میرے والد صاحب نے حضرت صاحب مولانا سید محمد اور شیخ الحدیث مولانا محمد

محمد اور مولانا محمد صاحب نے میری تعلیم دلائی مولانا سید محمد شمس الدیوبی تھے۔ ہم سے حضرت

علامہ مولانا محمد رفیع کے ساتھ ساتھ ہمارے والد سے والد اور عربی اور اردو میں کتب

دو زبان پڑھیں اور پھر لیس آباد میں والدہ محدث شریف نے چاہا۔

سوئے گا۔) آپ کے اہل علم کے اسمائے گرامی؟

مفتی صاحب - حضرت شیخ الحدیث مولانا سید ابوالبرکات سید محمد قادری، حضرت

شیخ الحدیث مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ، حضرت علامہ مولانا سید محمد شمس الدیوبی اور

حضرت مولانا سید محمد اور شاہ صاحبہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم۔

سوئے گا۔) طریقت میں آپ کی بہت کس پرورگ طریقت سے ہے؟

مفتی صاحب - مجھے 1951ء میں لیس آباد میں حضرت شیخ الحدیث مولانا سید محمد

مولانا سید محمد عظیم پاکستان کے چار مہدک پر بہت کا شرف نصیب ہوا۔

سوئے گا۔) آپ نے تدریس کا سلسلہ کب شروع فرمایا؟

مفتی صاحب - مرحمت کے بعد میری تقرری پیر محلہ کوئی۔ میں اور چارہائے کوتاہار ہورہا تھا

کہ میرے استاد محترم مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ نے لاہور میں چاندیہ صاحبہ کی بندہ کی اور

مذہب حضرت عظیم رحمۃ اللہ علیہ کو اس کے لئے مدد کیا حضرت نے وہ خط مجھے دے دیا اور میں

بائیک پڑھتے رہے کہ یہ کیا خیال ہے؟ (اور میں آپ کا انداز تھا) میرا جواب ہوتا کہ جو آپ کا

ختم ہو میں حاضر ہوں۔ اس پر حضرت نے فرمایا کہ لاہور میں سہائی توتہا۔ بے وق کے مطابق

ہوں گے لیکن وینڈنگ میں ہوگی لیکن پیر محلہ میں سہائی توتہا چارہائے ہمارے ہوں گے۔ بلاخر

تیسرے سال مجھے لاہور سے کالیسلا۔ وہ بھی دینے کہ حضرت صاحب سے تھیں ہندو کے پیر

بائیک کے ساتھ فرمایا۔ لاہور چلا گیا پھر میں یہاں گیا تو استاد کی (مولانا محمد

رفیع رحمۃ اللہ علیہ) میں دہلا۔ خطیب بھی تھے۔ مجھے ملے اور سید سے چنے گھر

تشریف لے گئے۔ اور میں مولانا سید محمد میں چارہائے توتہا۔ توتہا میرے استاد تھے مجھے ان کے معمولات

کا پتہ تھا۔ میں نے یہاں ایک کچھ سمجھا جو مجھے تیس روپے دے دیا۔ خطیب دیتے تھے۔ وجہ میں نے

دو سال عمل کر کے توتہا سے ساں مجھے چاندی طرف سے تیس روپے تھوڑی ملی۔

سوئے گا۔) چاندی صاحبہ رضویہ کا بانی کون ہے اور اس کا اجر و کب ہوا؟

مفتی صاحب - میں اور میرے استاد محترم مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ چاندی صاحبہ رضویہ کے

بانی ہیں۔ اس کا جرم 1956ء میں ہو۔

سوئے گا۔) مولانا محمد رفیع رحمۃ اللہ علیہ کی کیا تعلیم تھی؟

مفتی صاحب - 1962ء میں حضرت محدث اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے

بعد استاد اعظم مولانا محمد رفیع رضوی صاحب قلیل فیصل آباد تشریف لے گئے اور یہ دارالمیر سے

پیر فرمایا۔

رہا تو جس کے ساتھ رہا۔ چودہ گریٹ، انگریزی، انگریزی کا شور مچا رہے ہیں اور حقیقت میں انگریزی انہیں بھی نہیں آتی وہ تقویٰ جنت کھٹ مٹ کر بیٹے ہیں۔ بہر حال میرا مقصد یہ ہے کہ چار ضرورتیں ہوں انگریزی پڑھانے میں کوئی حرج نہیں۔

سوئے حجاز۔ تصنیف و تالیف کے حوالے سے آپ کی خدمات؟

ملفوظ صاحب۔ کیا خدمات ہیں میری؟ اللہ تعالیٰ اسی قدر میں اور جامعہ کے کام میں برکت سے اور میرے بے یہ کافی ہے۔ میں تو اس شب و روز ہی میں مصروف رہتا ہوں۔ میرا تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جو کہ یہ کہنے کا ہوا ہے کہ یہ تصنیف و تالیف ہے اور یہ لکھنا تو ایسی ضرورت ہے کہ اس میں کوئی کمی نہ ہو۔ تصنیف و تالیف کے سلسلہ میں میرا شوق ہے کہ چنانچہ میں کوئی کام نہیں کرتا۔ میری کل کتب میرے ساتھیوں سے کام پر چھپ چکی ہیں۔

سوئے حجاز۔ آپ مرکزی دکان کو کونسل میں کتنا حصہ ہے اور آپ سے منسلک دکانوں کے لئے کیا خدمت سنبھال رہے ہیں؟

ملفوظ صاحب۔ میں چھ سال دکان کو کونسل اور چھ سال مرکزی دکان کو کونسل کا رکن رہا اور وہاں جانے کا مقصد اہل ملت کے حقوق کو قائم رکھنا اور حاصل کرنا تھا۔ اسی مقصد کے لئے میں نے تنظیم، مدارس کو فعال بنانے کا کام لیا اور اس سے پہلے دکانوں میں اس کے سبب کھربا جاتے تھے۔ ہم نے بھروسہ اور میں مولانا شاد احمد نورانی صاحب (جو اس وقت قومی اسمبلی کے رکن تھے) کے درمیان یہ جدوجہد کی مگر کامیاب نہ ہوئے۔ بلاخرہ حجازیہ و اہل حق کے رد میں ہم نے "قاعدہ جنگ" لکھی اپنے حقوق کے تحفظ کی۔ میں نے کوئٹہ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر رشید احمد جالندھری اور پشاور یونیورسٹی سے شعبہ سیاسیات کے سربراہ پروفیسر اکبر کاکڑ صاحب سے مسئلہ قائم کئے گئے پورا کے ساتھ مذاکرہ کیا مگر یہ بھی کجیت پر گھٹکوں۔

بلاخرہ انہوں نے تسلیم کیا اور پھر رپورٹ میں لکھا کہ دوسری نظامی کے طلبہ جامعہ معظم

ہونے ہیں اس کے علاوہ انگریزوں نے اسلام آباد سے پروفیسر اکبر کاکڑ صاحب کی رپورٹ بھی آگئی جو کہ اس نظامیہ کے حق میں تھی اس پر حجازیہ و اہل حق نے دوسری نظامی کے قضاہ کو ذیل قائم اس کے مساوی قرار دیا۔

سوئے حجاز۔ آپ نے قادیانی رسوم کی اشاعت کے لئے کیا کیں؟

ملفوظ صاحب۔ ہم نے ۱۹۸۸ء میں قادیانی رسوم اور اس جھٹی تاریخ و تاریخ دور انتہائی مدید کتب کی اشاعت کی عرض سے رخصت ہونے کی بات کر لی۔

ہاں ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کا فضل بریلوی رحمہ اللہ جس مسئلہ سے متاثرہ اور اعلیٰ جامعہ سے ہم جمعی طور پر اس کے کام کی کہ ان کی کتاب میں نہیں بتائی جکتے پھر آج سے صدیوں پہلے کا مسئلہ ہے اور اسلوب تحریر بھی قدیم سے پہلے کی ہے۔ ہم نے اس کام میں جی بھڑائی اور ترجمہ و تشریح کا کام کرنے اس کو عام فہم بنانے کے لئے اور اس کام کو جدید انداز میں پیش کرنے کے لئے رضا فاؤنڈیشن کی ادارہ لگی۔

ہم نے دو سال میں قادیانی رسوم کی گہرا و جدید شائع کی ہیں۔ قادیانی رسوم میں میرے طلبہ کا وہ فیصلہ بھی ہے اور روایت بھی۔ میں جب گزشتہ سال ویرانہ ملک کے دورے پر گیا تو لندن میں میرے معروف حسین شاہ کے ہیں انگریزوں نے اسلام آباد یونیورسٹی کے پروفیسر بھی ایک تقریب میں جمع تھے انہوں نے قادیانی رسوم کو ایک تو عیش و عشرت کرانے اور ان کے تاثرات سے تھے کہ قادیانی رسوم کی تو ایک ایک جگہ پر ہی بچاؤ ہی ہو سکتی ہے۔ کیا یہ کام آپ کے ساتھ کر رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں یہ کام میرے ساتھ نہیں طلبہ کر رہے ہیں اس سے ہمارے قضاہ کی کالیج بھی خوب آفکار ہو جاتی ہے۔

سوئے حجاز۔ آپ کے وسائل کے ذرائع کیا ہیں؟

ملفوظ صاحب۔ یہ تو پتہ مجھے بھی نہیں کہ ہمارے وسائل کہاں سے آتے ہیں۔ ہمارے ساتھی اور معاونین ہی میرے وسائل ہیں اور ان کو اللہ تعالیٰ خود بخود بخشنے دیتا ہے اور

ہست بھی شدت لائی کسی نہ کسی پہلے سے پہنچ دیا ہے اور یہ تو یکا طرفی بات ہے کہ جب حد کا کام حد کی اوصاف کے لئے کریں گے تو وہ خود دو صورت فرمائے گا۔ قانون قدرت ہے کہ میں کہوں لیلۃ کمان اللہ وہ مجھے اس سلسلہ میں بھی پریشان نہیں ہوئی۔ البتہ حسب ہر قسم چاہے چائے تو فکر مند ہو جاتا ہوں۔

سوئے تھار۔ تو دینی رسوم کا نام کر سہ دے حضرات کو آپ نے کام کی جرات بھی ادا کر لے ہیں؟

مفتی صاحب۔ بعض مایوسیوں و مہمونی سا اصرار پیش کیا جاتا ہے۔ اجرت ادا کرنا۔ اس بات ہے۔ رائے و مسائل ہمارے پاس کہاں ہیں۔ دینے اس کے کام کو فرمیں۔ میں خود اکتا چننا چاہتا ہوں اور بھیج کرنا ہوں۔

سوئے تھار۔ مفتی محمد خان قادری صاحب و فتاویٰ رضویہ کے کام کا اصرار زیادہ کیا جاتا ہے؟

مفتی صاحب۔ نہیں نہیں ہونا مفتی محمد خان قادری صاحب بالکل اعزازی طور پر کام کرتے ہیں، بڑے عظمیٰ ساتھی ہیں ہمارے۔ سنا کا تحقیقی کام معاشرے کی ضرورت ہے۔ عظیم خدمت سر انجام دے رہے ہیں۔ ہمارا کو اجر عظیم عطا کرے بڑے مختصر وقت میں انہوں نے عظیمی و محنت اسامیہ اور ادب کا ردی اسلام کے واسطے سے ضرور لیا جہد ہیں۔

سوئے تھار۔ آج کل ہمارے دینی مدارس میں خاطر خواہ کام نہیں ہو رہا ہے اس صورت حال پر قابو پانے کے لئے کیا اقدام کرنا چاہیے؟

مفتی صاحب۔ اس میں جامعات کے سربراہ سکوں سے مدارس میں جیسے نہیں جس کی وجہ سے نتائج خراب نکلتے ہیں۔ معیور تقسیم جاتا ہے اگر اداروں کے سربراہ سکون سے اداروں میں نہیں تو ادارے کا مہذب ہوں گے اور معیار تقسیم بھی بلند ہوگا۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں طلبہ کی بھرپور حاضری اور معیار کی بہتری کا بیب بیک ہے کہ میں یہاں سردی گرمی و دھوپ و بارش میں

تین انگریز تھیں ہوں۔ پھر پورے میں حد سکا سہ بھی شروع کیا ہے تو وہ پورے میں صرف ایک ہی جی حد البتہ کہ کوہاں جاتا ہوں۔

سوئے تھار۔ دن بھر میں آپ کے مضمون ت کیا ہوتے ہیں؟

مفتی صاحب۔ دن بھر میں پانچ گھنٹے تدریس کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جامعہ کے جملہ نظامات کی نگرانی کرتا ہوں۔ لائبریری ہے قیمرات ہیں۔ لکچر شاعت کا شعبہ ہے۔ اس میں تقریباً پندرہ ایک اور اصناف ساری میں خود کرتا ہوں اور ہر دور متکلا اس اظہار بھی کرتا ہوں۔

سوئے تھار۔ عصر حاضر میں علماء کا قارئین فطم ہو کر رہ گیا ہے اس کو کیسے بحال کیا جاسکتا ہے؟

مفتی صاحب۔ عصر حاضر میں علماء کا وقار نہیں گرا رہا بھی ایک سازش ہے کہوں کہتا ہے کہ علماء کا وقار گر گیا ہے؟ آج بھی حکومت سبکدہر ملکت اور بر اعظم اور بر اعلیٰ اور بیور کریت سب علماء سے خوف زدہ ہیں۔ وہ چل کر ہمارے پاس آتے ہیں وادی عزت و تکریم کرتے ہیں اور یہ سب دیکھ کر دین کی برکت سے ہے۔ ہم نے اپنا کردار پیش کیا ہے۔ کلمہ ذکاوت کے لوگوں اور افسران سے ہم چہنچہ کہ مفتی محمد القیوم بڑا آدمی کا کر رہا ہے؟ ہمارا دار اعلیٰ علم کی آج بھی قدر ہے لوگ آج بھی مولانا محمد تقی کو قبلہ شرف صاحب کے نام سے پکارتے ہیں۔

سوئے تھار۔ اہلسنت کے انتشار کے اسباب کیا ہیں اور ان کی امداد کا راستہ کیا ہے؟

مفتی صاحب۔ اس پر دینی صاحب اور ہماری صاحب بڑے محنت سے ہو گئے ہیں اتحاد و اتفاق کے لئے کوئی نہیں داتا ہم نے اتحاد کے لئے کوششیں تیں ہم اتحاد کے لئے مولانا عبدالستار خان یار کے پاس سلام آیا یاد رکھئے۔ وہ داتے ہم اتحاد کرے میں ناکام ہوئے۔ شوقی لکھنؤ اور اتحاد اہلسنت کے دو کی رکاوٹ ہے

سوئے تھار۔ جامعہ نظامیہ رضویہ میں طلبہ اور ساتھ ہی کل تعداد کتنی ہے؟

مفتی صاحب۔ ہمارے ہاں لاہور میں 650 طلبہ اور شیخوپورہ شاخ میں ساڑھے تین سو

طلبہ ریج تعلیم میں اور دوسری مقامات پر کل شائف 170 افراد پر مشتمل ہے۔

سوئے حجاز ۔ آپ کے اس تذوہ کی تحفہ چاہت کہ میں اس کی وجہ کیا ہے؟

مفتی صاحب - اساتذہ کی تلو ہیں اس لئے کہ ہیں کہ ہمارے پاس وسائل محدود ہیں اور ضرورت بہت زیادہ، اور ایسا بہت جتنے وسائل ہمارے پاس ہوتے ہیں ہم خرچ کر دیتے ہیں پھر آپ پاس پہنچ نہیں سکتے مگر اللہ تعالیٰ ہمارے وسائل میں شہر کی پیدا کرے تو ہم اساتذہ و سمیت ہمارے مثال کی تلو، ہیں بڑھادیں۔

۳۷۷ - خدایسے فارغ ہونے والے سادہ کے مستقبل کے خوف کے جواب
سے ہمارے نظام نے کیا منصوبہ بندی کی ہے؟

ملفوظ صاحب - کوئی تحفظ نہیں، نہ کوئی مصوب، نہ کوئی کی ہے، احمس، ادا، باہمی کے درجے
مگر کسی کو کوئی نہ ہو جائے تو ہو جائے اس پر کوئی پابندی نہیں، اسے ہمارے مستقل کوئی خطرہ ہے
کہ تحفظ دیں۔ ہم جتنا بول رہا ہو جائے، چاہے اس کا خطرہ تاجواں ہوتا چاہے اس کی قدر بڑھتی ہے۔

سوئے غمار ۔ موجودہ خانقاہی نظام کے حوالے سے آپ کیا ارشاد فرمائیں گے ؟
 مفتی صاحب ۔ خانقاہی نظام بہ کہیں بوجہ آپ تو فتنہ ہو کر رہ گیا ہے۔ خاں لوگوں سے
 اسے فساد پر یاد کرواؤ۔

سوائے حلال۔۔۔ اگر آپ شغل طریقت میں جا نہیں سکتے؟

مفتی صاحب۔۔ میں کیوں خوب شیخ طریقت؟ رسول اللہ ﷺ کے دین کی برکت سے
جب بڑے بڑے سجادہ نشین اور مشائخ کرام میرے پاس جھڑتے ہیں۔ اصل خانقاہی نظام متوکی
ہے جو میں چلا رہا ہوں۔ علم دین سے بڑا کون سا مشن ہو سکتا ہے اور گراس معنی میں دیکھو تو میں
خود سجادہ نشین ہوں۔ اصل تصوف کا کام تو یہی ہے جو میں کر رہا ہوں۔ کسی جعلی کام کی مجھے حاجت
ہے نہ ضرورت۔

سوئے تھارے ۔ اہلسنی کے قنف اور اس وقت چار پڑے ہیں اور وہ اہلسنی کی

نیت جس کسی ایک فرد یا خاندان کی ذاتی حاکمیت نہیں، حزب اختلاف اور عوامی پیچھے مڑ کر دیکھنے والوں میں علم و بین منظور ہے جس کی بہترین کھیلنے آپ کے یا تنظیم مداخلت نے کیا ماحول مل رہا ہے؟

مفتی صاحب - عظیم ولید اللہ رحمہ اللہ کسی بھی ادارے کے داخلی اور اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کرتی یہ مقتدرہ عدالتی کام ہے کہ وہ پیسہ دس کی کامیابی کی سبیل کرے اور اتنی جلد وہ رپاں قسٹ کرے یہ مسئلہ ہے کہ حکومت بھی ڈاکو ہے اور جو ہم بھی سب کچھ لوٹ جاتا ہے جسے ہم نے حکومت سے روٹی کو پتی تحویل میں لے لی ہے تو وہ انہیں اپنی آمدنی کا یہ بتائے گی اس لئے بھڑکے کہ ان ہمارے پکا لکھ حشرات الی اللہ تعالیٰ کی خوشبودی کی بدلتے ہیں کہ انکار و سحر بتائیں تاکہ ان لوگوں کے اصل مقاصد کے لئے مصرف میں آجائے۔ یہی میں درجۂ حرمت کی بھلائی کا راز مضمر ہے۔

سوئے مجاور
آپ کے ہاں دینی تقسیم کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تربیت کا کیا نظام ہے؟
اسلمی صاحب ۔ ہم جو کچھ پڑھاتے ہیں طلبہ کو اس پر عمل کی تلقین کرتے ہیں ۔ بلکہ یہاں
اور چند مدرسے اس پر عمل کرتے ہیں ۔ یہ معاشرے میں بے شمار گریباں ہیں ۔ ان کے خاتمے
کے لئے تو ہمارے معاشرے کو بچا کر اور ادا کرنا چاہیے ۔ اور صحیح عالم کو وہی ہے جو اپنے پیارے علم پر
تکرم اور عامل ہے ۔

سورج حجاز ۔ موجودہ اربابِ اقلیت کے متعلق یہ کیا خیال ہے کہ کلامِ مصطفیٰ ﷺ کے نفاذ کے سلسلہ میں کیا کریں گے؟

مفتی صاحب - شخص ہونا انگ ہے اور علم و عمل انگ۔ جاہل و غلام سے بھی کام کرے تو نقصان ہو جاتا ہے۔ مگر حکمران شخص ہو بھی تو لئے کام کریں گے۔ خدا انہیں ہدایت دے تو یہ کام کر پھڑکا ہوا سمجھ لیں پھر کام ہو جائے گا۔ اسلام میں باطل اقتدار کی مفتی اور نظامی اقتدار کی قاضی ہے۔ مفتی راہ سما کی کرے اور قاضی قانون نافذ کرے۔

عشقِ نبی میں پُور تھا وہ بھی چلا گیا

حضرت شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی، آجہانِ علم و فضل کے ایک
 سچے حسی صوفی تھے۔ بزاروں میں روشن ہوئے ہزاروں دلوں میں جید ہوئے۔
 لی اور میں اللہ تعالیٰ کا علم میں فروغ دیا، اسلام کی ایک سرگرم جماعت کا علمائی جوہر
 شرفی، معاشی اور باہمیوں میں مدد دی، میدانوں میں ان کا کارنامہ سے سہاگم و سہاگم ہے
 دلوں میں ان کے سہارا میں علم کے درختوں کو لکھی جیتے ہیں۔

اس سدا جگر سے جھکا ہوا ہے۔ اس کی روایت سے اس انگاد گوشہ ساز کیا، ہر بار ساری
 لہر و دریا کا شریک، پتہ غلوں، افسوس، دکا، حسرت، غم، طرد، رہب کا شہ پارو تھے، جہلاب
 میں اس کا تھے، جیسے ہی عظیم گوشت ہار میں اپنا نام ہمیشہ کے سے جھکلا کر جاتے ہیں
 اگر جیسے ہی ان کے گوشہ سے ہوتے ہیں، جس کو، کچھ کر منزلوں کا نہیں آسان ہو جاتا
 خاصہ پہل سے لکھتا جاتا ہے، علم و فضل کے اس شجر سایہ دار کی معرفت کے ہے، اس
 کو کچھ چاہے، مومن کی ایک نکشاں نظر آ رہی ہے، حضرت مولانا محمد صدیق بزاروی
 مولانا محمد عبدالستار سعیدی، حضرت مولانا محمد مٹھان، مولانا شمس الدین، حضرت مولانا محمد
 نادر جی بہت سے دیگر اہل فضیلت آپ کے خوش رنگ ہیں، کتبہ جہان طیبہ اہل
 جہان فی السعادہ، آپ سے ایک حمد سازگار نامہ سر اتجا مہ دیا ہے، اولیٰ العیام کے فروغ
 بہت سی درسگاہیں تعمیر فرمائی ہیں، جامعہ نظامیہ، صوبہ لاہور اور جامعہ نظامیہ رضویہ
 کی ساری جملہ کامیابیوں کا ثبوت ہیں۔

مظہیم شخصیات کی ایک بڑی نمائندگی ہوتی ہے کہ ان کی زندگی میں بہت سے لوگوں کو ان
 اشک و ہوسکا ہے لیکن ان کے جانے کے بعد کوئی ان کا حلقہ نہیں موندتا۔ یہی ہے کہ
 ان صاحبِ علیہ الرحمہ کے ساتھ ہونا ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مفتی صاحب۔۔۔ علم اور جہالت کی ہر دو درمیں ہاتھی لگ کر رہی ہے۔ جہالت کو ختم ہو جائے۔
یہی نظام اسلام سے راہ کی بڑی رکاوٹ ہے۔ جہالت ختم ہوئی تو علم کا نور چھپے گا اور نظام مصلحت
ختم ہوگا۔

ملتی صاحب - بدقسمتی سے اس وقت پورے معاشرے کے توہم و نفقہات کے عملی اور جذباتی
 کا افکار ہیں اور وہی خالص دہر کا افکار ہو کر رہ گئے ہیں انہیں فکر و حریت نہیں رہا اب میرا چاہنا ہے
 ہے کہ ہر طبقہ اپنے فرائض منصبی کے سلسلہ میں ذمہ داری کا شعور دے تاکہ معاشرہ دوبارہ بحال
 ہو سکے۔

☆☆☆☆☆☆

عج مگر وہ پتلی اور دینہ و عمر کے لئے

حکومت پاکستان، اسلامی حکومت، منظور لائسنس، فوڈ ایڈمرن کالہ، انجینئر (رجسٹرڈ) کے لائق کے ساتھ

ادب
حج سکیم
کی بنگ
جاری ہے

کاروان سعیدی

﴿حوت﴾
رمضان شریف کے

1905ء کو تیار کیا گیا۔

(2) $\frac{1}{2} \leq \alpha \leq 1$

$$\langle 10D^2/E_1 \rangle$$

(۴) در صورتی که

Corollary 4.3

[illegible]

ماہنامہ "مکتبہ" کے لیے

٢٠٠٠

2008.0001 11 28

المشهور .. حافظ محمد اعجاز احمد سعیدی کاروان سعیدی رنج و عمر ہر سر پاکستان

مفتی اعظم پاکستان جانشین اعلیٰ حضرت

از محمد سولاناظمی اکبر صاحب مدظلہ العالی

مراد کہ بت خانہ فی جلد حیات

تا زبیر عقل یکا ماناے ملا آجے ہوں

اس دور میں ہر کوئی رنگوں کے طلب ہو گا اور کرنا ہو دکھائی دے گا کہ کام ہو گا۔

نظر غائب کا مصداق نظر آتا ہے۔ یہاں دیکھنا اور دکھانے کے اس دور میں ہر سے نور ہے۔ تو بہت ملتے ہیں مگر منظر اس کی تصویر ہے۔ والا ہی مشکل سے ملتا ہے۔ مفت کی داد دہانے سے تو ایک ڈھونڈا ہوا چراغ ملتا ہے۔ ہر جہاں ہر کوئی میں ڈال کر منظر میں غور ہو کر عمل و جواب کے متاثری حال حال ہی ملتے ہیں۔ سولے چاندی نگاہ گزرتے تو شاید ہر کوئی شہت رعنا ہے مگر ہر دور سے منظر غریب میں نام کوئی کوئی ہی پیدا کرتا ہے۔ نگاہوں میں غور و صورت پر تو ہر کسی کی نگاہیں ہوتی ہیں مگر سونا منظر سے دور ہے۔ ہر کسی کی ہی ہوتی ہے۔ اس کی ہر صاف عید ہو جی جی کہہ جائے تو جس شخصیت کی طرف توجہ اور دھیان جاتا ہے اور جو تصویر نظروں کے سامنے آتی ہے وہ اس مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ تصدیقات اعلیٰ حضرت کے آئینہ دار تھے۔

حسین چوہدری، خواجہ صاحب، ازمی، جے پٹے، اسلمیہ امام، انیس گور، عید کی امتحان کی تصویر، عاجزی، اکساری کا تیکہ، علوم عقلیہ و نقلیہ کا ماہر شیخ الحدیث مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عہد نقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بی بی ریت کے 79 برس کس کر کے حلقہ مفتی سے جاملے۔ جو تا ہے اس نے جانا ہے مگر کچھ لوگوں کے جانے سے غزاوروں لاکھوں دل بے چین اور بے سکون ہو جاتے ہیں۔ کسی عظیم الشان شخصیت میں سے ایک بلند مرتبہ مفتی مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی ہے۔

مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اپنی پوری زندگی دینی علوم کی ترویج و ترقی

میں ہر مہر کی تیس سال کی عمر میں محدثہ رئیس پر رونق افروز ہو کر زندگی کی آخری سانس تک پڑھنے پڑھانے میں ہی بسر کی۔ حتیٰ کہ دور وصال بھی عمل اسباق پڑھا کر داعی اجل ہوئے۔ بچے سخن سے حتیٰ دلچسپی کہ پڑے پڑے جیسے جلوسوں اور انہم سٹانگوں میں بھی نہ جاتے۔ شدید سے شاد تیارلی میں جب کہا جاتا کہ ملائی آپ سر ملہر میں تو پیر سوز سلیقہ دین کی طرح جو بے عنایت فرماتے کہ ہم کر سہ سے تو ہر زندگی پڑھ تو نہیں جاتیں گے۔ زندگی کم اور کام زیادہ ہے۔ زندگی میں زیادہ سے زیادہ کام کر جاؤں تاکہ شاد سوں کے در میں سرخراہی حاصل ہو۔

مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پناہ دت میں انھیں اور توجہ یکا تو لے لی مگر انہوں نے اپنے علاوہ کی صف میں سب شخصیات چار کی ہے کہ وہ بھی پناہ دت میں انھیں اور توجہ یکا کی حیثیت سے جانی پہچانی جاتی ہیں۔

ماسوا کے پھانوں سے تان کی گہری میں رانی افروز ہوئے دے محمد عبدالقیوم راوی صاحب بصیرت ہوئے ہوئے ہر بہت شخصیت کے مالک تھے۔ یہ سرور و مدین کے دورے میں علامہ محمد اقبال فرماتے ہیں۔

لحرف کے مفاہد کی کرہ ہے گہبان

یا ہما صحرائی یا مرد کوہستانی

کوئی کسی بھی ارادے سے آتا اس کو لا دے، علامہ، دانشور، مکتبی، ادیب، مفسرین اور علماء کرام بھی آپ کی خدمت میں پہنچے پہنچے اندر میں حاضر ہوتے، مشورے لیتے، اور ہر کی حاصل کرتے، مستفید ہوتے مفتی صاحب سب کی سنتے، آپ رہتے بھی دیتے اور حکم بھی سناتے، جہاں دیکھتے لکھتے ضرورت ہوتی، وہاں بھی کبھی مسکرتے ہوئے بھی کلام کرتے مگر سلیقہ کی دستانہ کو کسی لمحے بھی خاموش نہ کرتے۔ کھری اور ہنگامات ڈکنے کی چوٹ پر کہتے۔ ایمان، اقتدار سے نفقہ رکھنے والوں کو اپنے اوپر مسلط نہ ہونے دیتے بلکہ پر چھا جاتے، حق بات ہر بات دیکھنا دہری سے کہتے انکڑ و روا، گور اور اعلیٰ مقام پر قائم آپ سے انکڑا رہتے۔

یہ بات دیکھ کر یہ عجب ہے کہ آپ حکومتی عہدیداران سے ملنے کو عذر نہیں دیکھتے۔
 جان سمجھتے تھے۔ کلمہ حق بھلا آپ کا طرز اختیار تھا کہ وہ میں گفتار میں اللہ کی برحقان کے مصداق
 تھے۔ یہ بد وقتوں میں معاصرین میں سب پر لائق نظر آئے۔ دیا سے ہے رشتہ اتنی کہ لوگ
 دوست کے ذخیرے کر آتے مگر دیکھنا تو بڑی دور کی بات ہے۔ آپ ان کی طرف نظر الگ تھی
 نہیں فرماتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆

ہم اپنے سربراہ محترم استاد اہل السنہ مفتی اعظم پاکستان ستارہ احمد

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رحمۃ اللہ علیہ

کی علمی، تعلیمی، ملی، دینی اور مذہبی خدمات کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ ہزاروں
 کو ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کے فیض اور مرکز فیض کو ناقرب قیامت جاری رکھے۔
 درجہ کوشہ مفتی اعظم پاکستان حضرت صاحبزادہ علامہ عبدالصغریٰ صاحب
 جبرودی در دیگر صاحبزادگان کو سر جیل در آپ کی باتوں کا میں بنا کر آپ کا مشن چوں
 رکھنے کی توفیق خاص عطا فرمائے۔ (۲۰۱۱ء)

منجانب: حافظ محمد اعجاز احمد سعیدی

ہائی تعلیم اہل کاروانہ سعیدی جعفریہ مدرسہ پاکستان

خطیب جامع مسجد خیر شاہ چٹا واڈھان ضلع جہلم

لاٹل جامہ کلمہ صوبہ لاہور

مدرسہ 0300 5269910 موبائل 210141 گھر 3458 210496

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ

کی خدمت میں

شعراء کا خراج عقیدت و محبت

منقبت

کچھ یادیں کچھ باتیں

قاضی عبداللہ اعظم دہلوی

پہلو کے ہم کو مفتی صاحب محل دے سکد ، ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
 سے مجھے خوشیاں ساری اور دے مجھے دلت لم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 دھڑ دھڑ ہیں ان کو لگاں ، گونج رہی ہیں سسکیاں ، آہیں
 داب رہی ہیں ہر کے دھ سے بغیر ہم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 علم کے طالب آج لڑ رہے ہیں اور مدرس بھی تمکیم ہیں
 بزم نظامیہ لڑی ، بکری ، درم بزم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 تدریس کی مسد غل ہے ، عظیم کا اظہ دلی ہے
 ہوائے گما دہی نکالی کا اب کون علم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 مشہور ہونے پر دیا بکریں "مفتی" اور "جزودی" سے
 چل بے آواز دہ لڑ رہا ، مفتی اعظم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 آج ہے سار جہان چ مرنہ ہی کیا بک مرنہ
 توں ہے بلاق "سوت العالم سوت العالم" ۔ ۔ ۔ ۔
 کام فادانی رضویہ کا اب کیسے چلے گا کیسے بڑھے گا
 کون ہے ان جیہ اس کے سر پر کا عزم ، ۔ ۔ ۔ ۔

سنگ میں ڈوبے ہوئے اہل خانہ ، چاند چھٹے ، چہر گھراہ
 دل ہیں قلعہ ، لب فردی ، آنکھیں پر غم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 قاضی عابد اور شرف بھی ، صدیق حسیدی ، تاجانی بھی
 ان کی ہدائی سے ہیں اشک فشاں اور بے دم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 آئی عباد "فردوس میں جود گرد آباد ہیں مفتی صاحب"

۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹ ۱۰

تاکم کو یقین ہے یقین لم نہیں ہوتا کم ، ۔ ۔ ۔ ۔
 ☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

مولانا محمد نظامی دہلوی

علم و عمل کا ایک عر تکران عبدالقیوم
 ملت اسلامیہ کا اسماں عبدالقیوم
 اہل ملت کے امام و پیشوا و عقیما
 مفتی اعظم ، امیر کاراں عبدالقیوم
 سوت العالم ، سوت العالم کی حقیقت ہے وہاں
 آپ کے اظہ جانے سے اے مہراں عبدالقیوم
 اہل ملت کے چمن میں قصب بہاریں آپ سے
 چا گئی یک لخت اس پر اب غزاں عبدالقیوم

انعام و آرائش کی گزری میں آپ کا
خطر رہا ہو ہر جانب ہر اک نفس عہداتیم
خدا کی رحمت کی روشنی کے لئے
کارگر ہو آپ کی ہر باتیں عہداتیم
حق جتارے پر جسے رحمت کی بارش ہر طرف
اس کے ہیں شاہ سبکی و جوں عہداتیم
جاتے جاتے اہل سنت کو اکٹھا کر دیا
وہ کیا حیرت کرامت حق جوں عہداتیم
آپ کی سوچوں کا مرکز ، امن تہذیب کی محل
جامعہ ، عظیم ، سہ ، گنتوں عہداتیم
عزیز فرشتہ میں ہے ہر سنی کی آنکھیں اٹھ کر
دیکھ رہے ہیں جامعہ کے طالبان عہداتیم
کون پانچے فزوں کی باتیں اب دوستو
ہل دو جب فزوں کا صہاں عہداتیم
کل جگہ تھا جہر دیا جہر دہر سکوں
آج ہے تربت عزیز حشر فکوں عہداتیم
چھوڑ کر تاجی قصوری کو غم و آلام میں
فامش سے چل رہے سوتے جہاں عہداتیم

ہدیہ عقیدت بخشور مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

(خجہ لکڑ مراد احمد صاحب شرف القاری لاہور)

کیا کہوں میں ہے کیا جاتا رہا
رفعت کا سر د سے جاتا رہا
مفتی اعظم ہمارے اللہ مجھے
عقل ساما درس کا جاتا رہا
عقب حشر ہر گناہ میں جاتا رہا
جب س ک ش ر جاتا رہا
وقت اور اک ہ امت در رہا
ان کے جاتے ہی میر جاتا رہا
سیت کو جن کے دم پہ فر جاتا رہا
علم کا کوہ گراں جاتا رہا
نور علم ، لعل کے آ جاتا رہا
دے کے وہ اہل فہم جاتا رہا
خوب پہنچا تھا کمال اوج رہا
دلکا نظروں سے رہ جاتا رہا
پاسان مسک امر رہا
دہائی کرتے ہی جاتا رہا

حقہ شہد اعظم ہر جن پہ نام تھا
 ہر لکھ رسا جاتا رہا
 برکتیں پائی انجیل کے
 کے نام وہ نکل جاتا رہا
 منع شدہ دہشت شیخ
 صدر عظیم رضا جاتا رہا
 معجہ تھا اور ہیرو دور
 شرم کہ محمد علی جاتا رہا
 مشعلہ اور تھا کل بیچ
 تاجور تدریس کا جاتا رہا
 مسند تدریس سولی پہ مکی
 شیخ سوئے جاتا رہا
 قصہ غم و دہش میں تھا زور
 جس کے نام پاک سے جاتا رہا
 غلامی دہش حسین کی اس قدر
 کر کے خیراں نجدیت جاتا رہا
 ہاں صدارت اور نظامت کا مقام
 اس کے بن ہو گا وہ جاتا رہا

وہ جہالت اور دجالت کا مقام
 دہشت کر چکی بیلا جاتا رہا
 آج ہر وہ فردہ معلوم ہے
 کیونکہ سب کا منظر جاتا رہا
 وہ مشرق صدیوں کا جو کام تھا
 چند دنوں میں کر کے وہ جاتا رہا

☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت بخضر مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

سید یحییٰ بخاری و مساجد میں حضرت حامد لکھنوی صاحب فرمودہ

وہ ماضی رسوں کی نامہ رضا
 شہدائی و محبوب علی نامہ رضا
 کہا ہے جن کو ملحق اعظم جہاں یہ
 تبلیغ دین جن سے ملی نامہ رضا
 تکلیف میں پکارا و مرشد الدرد
 جب میں نے کہہ کیا میں علی نامہ رضا
 دہش کا نام قریب ہے قریب ہے لکھا
 ہر ایک بوقت ہے گل نامہ رضا

وہ کر مجھے سناں نہیں مجھ کو جیتیں ہے
 ہے آج بھی روشن وہ کئی باب رضا
 لاکھوں سلام ان کے لایکا کبھی رہاں
 کہ جن سے شب کمر اٹل باب رضا
 تسبیح کے دانوں میں وہ تو ایک نام ہیں
 نورا ہیں وہ میرے کی دل باب رضا
 اسے لے تھی یہ حرمت محمد اقصیٰ ہیں
 مفتی اعظم ام علی باب رضا

☆☆☆☆☆☆

منقبت بخضور مفتی اعظم پاکستان

(محمد وقاب اعلیٰ وقاب) نال کالونی گبرگ قری ماہر

ہر سو قلہ سخن صاحب ہی کا شہرہ ہے
 ان کی رحمت سے ہر دل پر غم کا ظہر ہے
 حسن، عقل، حق کے جانی، اہل کے مانی
 ان کی سیرت میں اہل حرمت کا جلوہ ہے
 حق سننا، حق کہنا، ہفت پر قائم رہنا
 یہ سردار دہ سے کے عاشق کا شہرہ ہے

دیا کے ہر گوشے میں پہچا ان کا لہجہ
 جتنی جتنی ان کے علم و فن کا چہرہ ہے
 جس نے ان کی صورت دیکھی وہ یہ کہتا ہے
 ہوتا ہوتا نورانی نورانی چہرہ ہے
 ان کی صحبت یہ رحمت کی برکتا ہر دہ تھی
 وقاب ان کا دلن جنت کا نام ہے

☆☆☆☆☆☆

نذرانہ عقیدت بخضور مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمہ

محمد رفیع حسین الدین نورانی، ماہر نظامیہ ضلع لاہور

شیخ رشید و جامعہ چلا گیا
 علم و عرفان کا مرکز چلا گیا
 جس کے نام سے ذلہ تھا دیوار میں
 وہ میر کارواں چلا گیا
 جس کے نام سے حبیب تھی لہر میں
 وہ سراپا لست چلا گیا
 جس کے نام سے لڑا دھتے تھے اہل ان کمر
 وہ صداقت کا پیکر چلا گیا

حق کوئی ہے ہاکی میں تھا نہ جس کا جانی
 وہ عظیم مزدور تھکا ہوا تھا
 چاری تھا جس کی زبان سے قیل و قال
 دنیا کے تدریس کا شہسوار تھا
 فکر رہا ہے فکر کر کے نام
 فکر مشق ، محنت تھا
 جس کو کتنی قسویں دیں ملحق عظم
 وہ بڑا دل ملحق بنا کے تھا
 جس پر ہر حال اہل سنت کو ہر ملی
 وہ شیخ الاسلام ، اسیں تھا
 یقین آتا تھیں جس کی موت پر یقین
 وہ ساری صفت کو وہاں کر کے تھا

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہ تو اب..... چلا گیا

طالب دعا محمد انیس رضا ، اچھا لڑکا ، جامعہ اسلامیہ رضویہ لاہور

فکر عظم و عمل مرکز قونستان
 دین کو دے کر چلا وہ تو اب چلا گیا

وقت رخصت کر گیا چلے = سکرانش
 ہم کو وہ رہ گیا وہ تو اب چلا گیا
 مٹا دیں اسے فلتیں جو کات دی قسویں کی
 اٹھ گیا وہ حکم دیں وہ تو اب چلا گیا
 اس کا چاہا نگاہی تھا اس جہان سے
 نہ قامت ہو کے دھڑکا وہ تو اب چلا گیا
 عہد انقیم لے گا اب جہاں جہاں دین کا
 دے کے اس کا بھل نہیں وہ تو اب چلا گیا
 سب کو چھوٹا ہے سب جہاں رخصت کا
 دے کر اسیں جہاں میں وہ تو اب چلا گیا
 اس کے فم میں آ گیا آنکھوں میں اک سیلاب
 بھڑک رہا تھا جہاں وہ تو اب چلا گیا
 وہ میدان علم کا ایک قلعہ عظیم شہر
 حکم فکر رضا وہ تو اب چلا گیا
 جلی جلی سادگی قسویں اس کے قول و فعل میں
 حکم شرم و حیا وہ تو اب چلا گیا
 لڑاں تھے اس کے نام سے گستاخ اور فخر و بہرہ
 شیر ہے غلام تھا وہ تو اب چلا گیا

اس کے علم و عمل سے ہر دہائیوں میں
کے جاری ہیں اور وہ اب چاہے
☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

سید محمد مفتی شاہ رخ سوری
مدنی جامعہ اسلامیہ لاہور

ہے وہ میرے دہانے کا امام برحق
وہ تجھے حاضر و معبود سے بڑا کر دے
موت کے آنچل میں تجھ کو دکھا کر دے
زندگی میرے لئے اور بھی دکھا کر دے
دے کے احسان دہان میرا کہ دے
فقر کی سائن چھو کر تجھے نکال کر دے
علم کے بحر ہے کنارہ ہے مفتی عبدالقیوم
مسئلہ تدریس کے ناچار ہے مفتی عبدالقیوم
وہ بانیوں کے لئے لگی تھوڑے مفتی عبدالقیوم
گستاخوں کے لئے اک نکار ہے مفتی عبدالقیوم
دینا حق کی پکار ہے مفتی عبدالقیوم
مگر ان کے لئے نکار ہے مفتی عبدالقیوم

جسم فکر و زور ہے مفتی عبدالقیوم
اک شہنشاہ ہے مفتی عبدالقیوم
☆☆☆☆☆☆

مدحہ عقیدت

بمقتور قبلہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ

از شہزاد شاہد میر کے

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی
سایہ کی رگہ آپ نے ملوار دی
محکم لکھنؤ کی یہ آجاری کی
جسے فرماں آئے وہ بہار دی
مفتی مفتی سے سیرپ ہو کر
زندگی ساری اسی میں گزار دی
شیخ علم سے ہر گزری آپ نے
غواب غفلت سے دیکھا کی
دندہ ہے دندہ رہے گا بونہی
چچا ترا اور ترے افکار بھی
قلب و نظر کو وہ سوز دیا
مگر میں سدا فکر گزار دی

بصیرت ہے حیرتی احسان سے ہے دنیا
مرد قلندر ہے کیسی زندگی گزار کی
شام و سحر ادبی عیسائی سے
ارے ارے کی قسمت ہے اوار بھی
کبر و رضا کے لئے مسیحا ہوئے
میں کر دے پیوند اسرار بھی
پیدائش منتر ہے شہد کو بھی حیا
تہک بستی ہی جانے لے گھر کی

☆☆☆☆☆☆

ہدیہ عقیدت

نعل اسرار علیٰ جہلم جامہ نظامیہ دشواریہ لاہور

مے جہول دنیا توں ملتی عظیم پاکستان
ہر کوئی سنی رویا نالے رویا سان
کبر و رضا توں ہادی جانا رکھا
ایہو چنا رضوی نہ کوئی دیا ہے نہ سکھا
غرض ہوتا دیکھ کے جنہوں ہو رضا خان
دعہ یاد اے ملتی عظیم ، ملتی پاکستان

دکار ہے دیکھو جس نکالی نا
ہٹ کے لیں توں راہ ہے نکالی نا
اکہتر سال علاقوں توں رکھو پریشان
دعہ یاد اے ملتی عظیم ، ملتی پاکستان
ہے ہے چراغ حق ملتی سمجھائے من
پڑمیا جانا اک وادی چمڑ کے بھی جانے من
ہوئا بھی سی چمن دلے کوئی پریشان
دعہ یاد اے ملتی عظیم ، ملتی پاکستان
حدیث اہلسنت چھی اے سکر اہل کائن
سلطانی کونوں میں ہوئے قہارے ہے کائن
دعہ یاد اے ملتی عظیم ، ملتی پاکستان
دعہ یاد اے ملتی عظیم ، ملتی پاکستان

☆☆☆☆☆☆☆☆

منقبت

ریاضہ حمور رضا لورائی دوم حدیث شریف جامہ نظامیہ دشواریہ لاہور

نامب عزت عظیم ستودہ غزالی زبان
یادگار اعلیٰ حضرت ملتی عظیم پاکستان
دکلا کر جہر علم ہر کے حقیقت مہیاں
لوچل دیکھ اس جہاں سے ملتی عظیم پاکستان

طبع شریک و برکت ہائی و مذہبی
 کر کے سیدہ کہ روشن مفتی اعظم پاکستان
 کا پتا ہی جس کے نام سے لکھ کا ہر یہ وہی
 پھر کے سیدہ کے نکاح مفتی اعظم پاکستان
 ہر ہے پاک نفس صاحب رعب و وہی
 ہائے جہالت کے نکاح مفتی اعظم پاکستان
 تدریس تحقیق و تہذیب اور شعور ہر سیدہ
 بن کر ہے روشن مثال مفتی اعظم پاکستان
 کیوں نہ کرے ہر کوئی ہلا آہ و فغاں
 اس کے دارغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان
 آخر تو جن کی رطبت پر سایہ گلن ہی آسمان
 ہائے رعت کی ابرن مفتی اعظم پاکستان
 خود ہوم کر جن کو لکھ لے ہی کہا مرغا مرغا
 ہائے حضرت حق سے مفتی اعظم پاکستان
 رہیں گے تا ابدت ان کے گلشن گل فغاں
 ہلا ہے کلی مشعب علم کی مفتی اعظم پاکستان
 اللہ اللہ ان کا وہ دار تدریس
 دکلا کے جوہر تحقیق مفتی اعظم پاکستان

اللہ اللہ ان کا وہ دار تدریس
 بن کر ہے روشن مثال مفتی اعظم پاکستان
 اللہ اللہ ان کا وہ دار تدریس
 کر کے سیدہ کہ روشن مفتی اعظم پاکستان
 ہر ہے پاک نفس صاحب رعب و وہی
 ہائے جہالت کے نکاح مفتی اعظم پاکستان
 تدریس تحقیق و تہذیب اور شعور ہر سیدہ
 بن کر ہے روشن مثال مفتی اعظم پاکستان
 کیوں نہ کرے ہر کوئی ہلا آہ و فغاں
 اس کے دارغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان
 آخر تو جن کی رطبت پر سایہ گلن ہی آسمان
 ہائے رعت کی ابرن مفتی اعظم پاکستان
 خود ہوم کر جن کو لکھ لے ہی کہا مرغا مرغا
 ہائے حضرت حق سے مفتی اعظم پاکستان
 رہیں گے تا ابدت ان کے گلشن گل فغاں
 ہلا ہے کلی مشعب علم کی مفتی اعظم پاکستان
 اللہ اللہ ان کا وہ دار تدریس
 دکلا کے جوہر تحقیق مفتی اعظم پاکستان

☆☆☆☆☆

دارغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ

الحمد للہ العالیٰ وہی دارغ مفارقت مفتی اعظم پاکستان

آہ ہر کاروان حق ہے کے
 ہر سالار اور رضا ہے کے

وہ شہید تھا جن کا ہر سنی
 وہ مکی مہج سحر چلے گئے
 غیر مکی ہیں سحر جن کے علم کے
 بجز کرم سے وہ سنے تھے گئے
 آئے تھے مکی شاہیں ایک آشیاد جا کر
 ساری دنیا کو وہ پھیل کر کے چلے گئے
 وہاں حقیقت ہے کہ کہ ان درہلہ رب مفتی
 جو دارا ملاقات دے کر سب کو چلے گئے

☆☆☆☆☆☆

ہد یہ عقیدت بخور مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ

محمد بن رسول (بجڑے شاہ) جامعہ نظامیہ دہلی

سورگ ملا رہا ہے زمانہ مفتی اعظم چلے گئے
 جن کا آئیں کرئیں قیاس دیدار وہ چلے گئے
 کر کے نظام کو رقی اور عروج پر گھڑن
 مفتی اعظم چلے گئے ، باب رضا چلے گئے
 جن کی شہرت عام تھی ہر جا
 وہ بے مثل رہے مثال چلے گئے

حق سچ عالم کی کیفیت ہر جا
 وہ مرد حق مرد عادی شاہ مردان چلے گئے
 جن کے دھار پہ رہتا تھا آسمان بھی زمین بھی
 ہاتھیں خلافت اعظم چلے گئے
 عمر بھر وہ دشمن مفتی بھٹو کے ساتھ لڑے رہے
 طارق و خالد کی اور ، ہم سے چلے گئے
 وہ جلال رب کہہ تھے الہ اہل کے لئے
 وہ کافی اسفندی بھٹو ، ہم سے چلے گئے
 کبر خاں سے ورنہ اے مہن جن کا مقام
 عالم دین دہم ہم سے چلے گئے

☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان

محمد بن رسول، جامعہ نظامیہ دہلی

دین کی عظمت کے نشان مفتی و اعظم پاکستان مفتی و اعظم پاکستان
 رفعت دین کے پاساں مفتی و اعظم پاکستان مفتی و اعظم پاکستان
 علم رضا کا بھڑ لے لے لے لے لے
 اسی سے جلا ہے شیطان، مفتی و اعظم پاکستان، مفتی و اعظم پاکستان

خالق مجھ سے بڑے وقت کے شاہن
تھے باقیوں سلطانوں کے سلطان مفتی اعظم پاکستان
حیرے دم سے ملک کی تحریروں میں ہر آن
سے قوت و طاقت کے عالم مفتی اعظم پاکستان
تا مگر اہل دہے قراطم دران
تاہر ہے ہر تیر لہر میں مگر ہے مفتی اعظم پاکستان
رنگیں کے جہاں مفتی قراطم کے جہاں
کشت کا ہے یہ جہاں مفتی اعظم پاکستان
☆☆☆☆☆☆☆☆

جونہ کسی سے ڈر پایا وہ مفتی اعظم پاکستان

ماہر کاور ہیدی (مجموعہ) جامعہ کلاہہ دہلیہ ۱۹۸۸ء

چند کرم سے خالق نے ، ارض و سما کے مالک نے
جس کی عظمت کو پہنچا دہ مفتی اعظم کھلایا
بے دینی کا بندھن جس نے توڑا ، حق کا دامن جس نے جوڑا
سادا دامن جس سے گھبرایا دہ مفتی اعظم کھلایا
جب ہولت تنہم کرتے ہیں ، پھولوں کی طرح دہ آتے ہیں
پہرہ جس کا کھلایا دہ مفتی اعظم کھلایا

جس مجلس میں جاتے ہیں حق کھوں کر جان کرتے ہیں
ہر کسی سے نہ لڑ لڑا دہ مفتی اعظم کھلایا
زخماں زخماں چلے ہیں دہ اہل بہت پیارے ہیں
اتھا جس کا کھلایا دہ مفتی اعظم کھلایا
جامعات کا نام روشن کیا ، لڑائی رضویہ جس نے کام کیا
ان جیسا کوئی کام نہ کر لایا دہ مفتی اعظم کھلایا
دہ مفتی اعظم کی دہ ان کے فیصلے کو عام کیا
میدان نے بھی ان سے نہیں ڈایا دہ مفتی اعظم کھلایا
☆☆☆☆☆☆☆☆

دین حق کو کر کے زندہ وہ چپے گئے

حافظ محمد عبدالرشید بخش ضلع ایک بہال شریف

مفتی مسلمان کا دہ شریف چلے گئے
ان سے کر کے دہ چلے گئے
کر کے اک اک لہ قرآن ہر اسلام
دین حق کو کر کے زندہ دہ چپے گئے
دہ مفتی اعظم کی تعبیر
ہر کے علم دنیا سے آزار دہ چپے گئے

دوست یاد شاکرید پیارے لکراں ہے بھولوں
شاہد بنو گئے، پاسوں حضرت کہ دکھلاؤں

سوت کسی تو لہدی میں ایہ جان بیا بیا
جو آو اس جہاں میں آگ دن وہیں میں بھیجے سدا

آخر کار ہو دھکا آو بھٹا دم نا سکنا
۲۶ اگست کوں مفتی صاحب ناوا پاوی گھنا

دن منگل اسے شہنشاہی کرن مجھے لے دے نا کھارا
دھ دالے دن اٹھے، کے شاکرید لے آپ کوں دکھا

دوسے وقت مفتی مال طرز انہاں ہوا
ہر دے کرن لیا جاتاں اساتذہ و طلبا مال پر امن قرآن پڑھا

قبر انہاں دی گھڑی ہووے جہاں جہاں چکاواں
اسے دے کر کے سوکھنے کھٹے کھٹے جہاں

پہن لے پھاں دھکا دن آپ کی روضہ دی انداد تہا
قبر انہاں دی لے روضہ دے خاص ہواں برساتیں شیش دی دھارا

☆☆☆☆☆☆

قبلہ مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ

کا قلم مبارک جہاں پر تہا روضہ روضہ حق حق آپ کا استقبال کرتی ہے۔

محمد حبیب احمد راوی روڈ لاہور

تاریخ وفات حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی

ان مستحقین کے لئے جامعہ اسلامیہ، صوبہ سندھ، تنظیم الدرس (الملت) پاکستان

رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رحمۃً واسعۃً کاسۃً

۲۸/ جمادی الاول ۱۴۳۳ھ / ۲۶ اگست ۲۰۱۱ء

سید محمد رفیع امین مدظلہ العالی، نیکو طبیعت، شہداء کوں ہوا، شہادت

۱۴۳۳ھ مرگ مفتی عبدالقیوم

۱۴۳۳ھ راست گرا، سید محمد عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۳۳ھ دل حسن صحن، صاحب کلاس

۱۴۳۳ھ صاحب نیچہ، دل ہا صاحب کلاس

۱۴۳۳ھ مدرس غور شید

۱۴۳۳ھ غور شید کھٹا

۱۴۳۳ھ مرگ جام غور شید

۱۴۳۳ھ مادریم غور شید

۱۴۳۳ھ غور شید، روضہ روضہ غور شید

۱۴۳۳ھ رہبر دی دھارا

۱۴۳۳ھ سوہا لعلیست مآب

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

۱۴۳۳ھ بھٹو، روضہ روضہ روضہ روضہ

☆

محکمہ اوقاف و خیرات

۱۳۳۳ھ

☆

تاریخ نظامیہ

۱۳۳۳ھ

☆

ہدایہ القراءۃ

۱۳۳۳ھ

☆

طہارۃ النعم

۱۳۳۳ھ

☆

آداب و احوال اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۳۳ھ

MA 511-1361-11

☆

دست اقدس الایمید محمد عبدالقیوم ہزاروی

۱۳۵۳ھ

☆

عالی شان مفتی اعظم

۱۳۵۳ھ

☆

الغالبہ علیٰ الناس فی ہما نظامیہ

۱۳۵۳ھ

☆

ذکر خیر کتبہ معزی

۱۳۵۳ھ

☆

عالم روزگار خورشید

۱۳۵۳ھ

☆

چشمہ سعادت خورشید

۱۳۵۳ھ

☆

خورشید شمس الدین دہلوی

۱۳۵۳ھ

☆

انفراق مفتی دی شان

۱۳۵۳ھ

☆

تاریخ وصال عاشق صادق

۱۳۵۳ھ

☆

تاریخ خواجہ مراد آستانہ مفتی محمد عبدالقیوم علیہ الرحمۃ

۱۳۵۳ھ

☆

ہاشم سہارک الایمید محمد عبدالقیوم ہزاروی

۱۳۵۳ھ

☆

درہاڑ کی دقار

۱۳۵۳ھ

☆

خانقاہ سہارک گزہ ہارم

۱۳۵۳ھ

☆

راہِ اعلیٰ لکھنؤ

۱۳۵۳ھ

☆

☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان

رحمۃ اللہ تعالیٰ

مشائخ و علماء

اور

دانشوروں کی نظر میں

(تأثرات)

علامہ پیر میاں عبدالحق قادری

مرکزی امیر مرکزی جماعت اسلامی پاکستان

دارالعلوم نظامیہ رضویہ لاہور پاکستان کی عظیم الشان اور گاہ ہے اور حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بزرگوار کی راجہ رواں تھے۔ حضرت مفتی محمد عبدالقیوم بزرگوار کی رحلت کی چوتھ خبر نے بے حد پریشان کر دیا۔ ان کا فیض صرف اہل لاہور تک کے لئے ہی محدود رہا بلکہ وہ قیوم رہے پاکستان کے چاروں صوبوں، شہن اور قبا کی علاقہ جات آراکھیں بلکہ اس سے بھی آگے ساری دنیا میں جہاں بھی اردو بولنے اور سمجھنے والے لوگ موجود ہیں حضرت مفتی محمد عبدالقیوم بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ عقیدت مندان اور فیض یافتہ مل علم میں سے کوئی نہ ہوا وہاں بھی ملحدیت و پلٹتین میں مصروف مل ہے۔

حضرت مفتی صاحب مصحف بھی تھے وہ کتابیں تصنیف کرتے تھے جس اس سے بھی کام نہ لیا انہوں نے کیا وہ افراد ساری کا کام ہے۔ مفتی صاحب سے رہنما کار تیار فرمائے۔ کچھ اور کچھ افراد ان کے معاشرے کے لئے مفید اور فائدہ مند افراد کی کچھ تیار فرمائی جو خدمت دین اور خدمت خلق کے جذبے سے سرشار افراد ہیں۔ اس کے گرد مفتی دور میں صانع قیادت وقت کی ہم ضرورت ہے اگر قیام عادی دیکھ کر مرحوم مفتی صاحب کے دور میں افراد ساری پر توجہ دیں تو معاشرے میں نیکی کی قدر کو اہل مقامات کا جذبہ کا خاتمہ ہوگا۔ اور اس پاک ولس میں ہم نظام معظلی رحمۃ اللہ علیہ کی بہار نکالیں گے۔

محمد انکلامیہ "حضرت مفتی عبدالقیوم بزرگوار رحمۃ اللہ علیہ کی چار میں شہداء اور مثالی نمبر شمع کرنے پر مہارک اور خوش کرتا ہوں اور بات دینی سے بکھتا ہوں کہ یہ بھی حضرت مفتی صاحب مرحوم کی تربیت کا اثر ہے کہ ان کے علاوہ سے ان کی رحلت کے بعد یہ مٹان اور اہم کام کر۔ کا مقصد ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں اس نیکی کی بہتر جزاء عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

پیر طریقت سید محمد مظہر قیوم شاہ، سجادہ نشین محکم شریف

حضرت مفتی صاحب کے وصال مبارک کی خبر سنا کہ اگر ان قبا کی رحلت دیکھ کر موت کے تحت ہر ایک نے جانا ہے مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ انجمن، ایک جماعت کا نام تھا ان کی خدمات عالیہ اہل سنت و جماعت کیلئے بڑی خدمات ہیں، جامعہ نظامیہ، تنظیم المدارس، دیگر جماعت اسلامی پر ان کے احسان عظیم ہیں، حضرت محدث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مشن کے عکس میں تھے اللہ تعالیٰ آپ کو جہاد رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

علامہ سید محمد عرفان شاہ مشہدی، عالم اہل مرکزی جماعت اسلامی پاکستان

آج جامعہ نظامیہ رضویہ شیخوپورہ میں سنا العلماء مفتی اعظم مولانا محمد عبدالقیوم بزرگوار قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے ایصالِ ثواب کی مجلس میں حاضری ہوئی حضرت مفتی اعظم پاکستان مرحوم کا جب حرکت قلب بند ہونے سے دوسرا لڑا گئے۔ اللہ تعالیٰ راہِ رحمت۔

علمی مکتوں میں ان کے نکال کے صدر کی شدت کو برسوں گھسوں کیا چائے گا جماعت و جماعت کے دین کو مرہا کر کے، امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے نقادی مہار کی کسمپرسی، تجزیہ اور ترتیب جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور اور شیخوپورہ کا تعلیمی نظام اور تعمیر و ترمیم کا عظیم الشان کام مفتی صاحب مرحوم کے عظیم کارنامے ہیں۔ ان کا ناموس میں سے ہر ایک انسان کے لئے اور ہر پیشہ و خدمات ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ ان کی مغفرت فرمائے۔ اور ان کے اخلاق کو ان کے دینی کاموں کو اسی نفع پرانے جو جانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

علامہ سید ریاض حسین شاہ، ناظم اعلیٰ جمعیت اہلسنت، پاکستان

حضرت علامہ مفتی اعظم پاکستان محمد عبدالقادر عظیمی قیامی صاحب مدظلہ العالی نے فرمایا ہے کہ:

صاحبزادہ محمد نور الحق قادری، ممبر قومی اسمبلی، منڈی کوئل

ساخت محدود است. اما اعداد $\frac{1}{2}$ و $\frac{1}{3}$ به سبب اینست که مقلی محمد عبدالقیوم به ردی جمع این عدد 6 ساخته از حال تمام اعداد که مساوی آن بود و در آن عدد 6 بود.

حضرت مولانا صاحب دہلی فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے ہاتھوں سے کئی کئی بار

☆☆☆☆☆☆

علامہ سید شاہ تراب الحق شاہ قادری کرچی

آن جامعہ نظامیہ دوسو سالہ اور میں حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم جباری کی قریبی رسول
رحمۃ اللہ علیہ کی تعزیت کے سب سے حاضر ہوا۔ حضرت مرحوم کے صاحبزادے جگات سے ملے۔ ان کی تعزیت

مفتی محمد عہد اقبیوم رحمۃ اللہ علیہ کی اہل سنت کے سے چہ شمار خدات ہیں جامعہ مظہریہ رضویہ
تدریس بہ مثال بلور خصوصاً فتاویٰ رضویہ شائع جلدوں کی ترویج آپ کا عظیم کام رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے آپ کی تمام خدمات کو شرف قبولیت بخشے اور انکس جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین

☆☆☆☆☆☆

مفتی جمیل احمد نعیمی، کراچی

حضرت علامہ ولاء مقلی محمد عبد قیوم بر روی علیہ الرحمہ تصوف اور کلام و تفسیر اور لغوی
 و ہی میں مال رکھنے سے رہا۔ غم و صدمہ اور طلب کی تڑپ بھی خصوصی توجہ پر کر آتے تھے اللہ
 تعالیٰ متوفی ہے حبیب پاک صاحب دوا کے ^{میرزا} صدقہ سے مہسوب کو پہ جو رحمت
 میں پھر رحمت فرمائے۔ اس کے دل و حیا کو صبر جمیل اور جلیل مفاخرے آتش آتش

دكتور خالق داد ملک جامعہ پنجاب لاہور

لقد اعتقد اهل السنة انهم المصطفى المصطفى عبد الموم حر روى عنه
 اكثر خمسة جوار رحمة لانه وابا به رجبون كان رحمه الله حقا من العلماء
 الاعلام الصظام الذين فلما يجرؤ بهم الزمان ولقد كثر من حياته بلعلم وعظمة دين
 النبوي ^{صلى الله عليه وسلم} وما زال يبدل القصارى جهوده لاسمارة مجد اهل السنة انما طوى
 سمجيد وله مناعى مشكورة وجهود حيلة لتوحيد كلمة اهل السنة وتطهير
 مناهجهم الدراسية وفي لفظ المداوس الدينية فجاءه الله عن اهل السنة عبرا
 ورفع درجاته واسكنه جوار رحمة في فراش الجنة.

☆☆☆☆☆☆

شيخ محمد الياس الرضوي الاشرقي - جامعة مصر - القاهرة

الحمد لله الرحمن والصفوة والسلام على سيد الانس والجان وعلى
آله وصحبه وماعاقب الغرورين وبعد فعمد لال نمر فلاش على وجه الارض
بنايب ولا دور صد قصي الله والهاتفي استاذ العلماء العلي محمد عبد القوم
هراروى عليه رحمة المصان كان محمداً فيهم بن باوع في كل العلوم والفنون

ولكن الآن هو البؤل المكنون

الحمد لله على ذلك ان النور العنيفة تنور الكتاب العالم بصروا
تلاميذا ادعوا الله تعالى ان يقدر به بالمعزة الواسعة ويوقع درجته في مقام شرفه
ووفق علماء اهل السنة والجماعة آمين يا رب العالمين بجاه سيد المرسلين

☆☆☆☆☆☆

دكتور حامد اشرف همداني ، جامعہ بنجاب لاہور

ان الشيخ مصطفى عبد القوم النور روى كان متلا في العلم والتعليم
و ادعوا علماء العلوم الدينية فرحمه الله رحمة واسعة
۱۴۰۲ھ ۱۴۰۱ھ ۱۴۰۰ھ

الشيخ ضياء المصطفى القصورى ، مدرس جامعہ نظامیہ

موت العالم موت العالم
انه امضى طويلا حياته فرحمته الله تعالى والحمد لله
سعالى احمد بنجر و ورحمة الله تعالى وغفرله واسكنه في فسيح جنة آمين
بجاه سيد المرسلين ﷺ

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد جان نعیمی ، راجم محمد وی نعیمی میر ک بی

قال النبي ﷺ لله ما اعطى ربه ما اعطى وعنده اجل مسمى
آج كائن عالم اسلام کے لئے بہت سی مسوائف ہے یہاں تک کہ حضرت سیدنا احمد
مدظلہ صحت حضرت مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی مدظلہ صحت حضرت سیدنا احمد ہے

حضرت دوسرے توفیق کی خدمات اورین ، اور مسلک حق میں شہادت و جماعت کی اشاعت
تفخ کے لئے کاوشیں یہاں تک کا خاص تھا جو تدریس العالین جلیں جہ سے ان سے یہ کام سہا
حضرت مفتی صاحب دمر تدریس فی سب و جماعت کی چار دور پیمان تھے وہ کیسے نہیں تھے
کاش آج بھی علماء فی ملت حضرت مفتی صاحب قدس سرہ ہمارے کی زندگی کو پشہار دلائیں
اللہ رب العالمین بشکل صحیح کرم علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مفتی صاحب کی جلی
خدمات کو یاد رکھئے۔ اور ان کی خدمات کو اہل ملت و جماعت کی جلی اور اتحاد کا سبب بنائے
اس محسن اعظم محمد وی نعیمی سے قیاس مائدہ اور طلبہ کرام بر سے شریک ہیں

☆☆☆☆☆☆

مناظر اسلام علامہ محمد سعید احمد اسعد ، یس آباد

حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم بر روی رحمہ اللہ کا انتقال عالم اسلام کے لئے بہت
عظیم ماحو ہے حضرت مفتی صاحب نے پٹی پوری زندگی جس خلاصہ امت کے ساتھ
مداح میں جس کی ہے اس نے حق بالکل ، طبع اور حواس ہیں۔ علوم اسلام کی شہادت مداح
کا قیام لوہاں کے لئے ملت پان کا اور اہل اور پکارا تھا۔
میشوں کی گفتگو میں موضوع ہوتا ، جب کسی عام ریں کو بھی طرح دین کا کام
کرتے کہتے تو بہت خوش ہوتے ، اگر کسی کا جلی اور سستی دیکھتے تو سر زلزل کرتے اور اس بارے
میں اذہ براہ کمال نہ کرتے۔

اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کی خدمات جلیلہ کو شرف تدریس و معارف دہ اور ان سے
لگا رہے ہوں کہ ہمیشہ سر پر و شاہد کہے اور ان سے صدقات جا ، یہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ جاری رکھے۔

☆☆☆☆☆☆

سید و جاہلست رسول قادری، مجدد اور روحانیات امام احمد رضا، کراچی

حضرت علامہ سر مفتی محمد عبدالقیوم برادر علی الرحمہ رحمت وسعہ کی فوت گرامی مدظلہ
میں ایک چراغ کی جگہ پر تھے جنہوں نے اس دور انقلاب میں علامہ سر کے تلامذہ کی جھلک دکھائی اور اس
برگوش کی یاد دلائی کہ انہوں نے ہمدردی و عشق صادق کے ساتھ ہم نوا رہے کہ وہ اس کو سزا دیں اور
اللہ تبارک تعالیٰ سے ان کے ساتھ کر دے اور احکام سے علم و حکمت کے چراغ سے چمک رہے ہیں گے۔

اس کا دوسرا نام فراموشی غیبی کی ۲۶ جلدوں میں شائع ہے جو تالیف مت جامعہ
کا بہت بڑا حصہ ہے۔ سہوں سے اعلیٰ حضرت عظیم ویر مت مدبرہ سے حقیقت و محبت کا حق
کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی قبر پاک پر تاحضر رحمت و رضوان کی بارش فرمائے آمین۔

☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ میاں خلیل احمد شرقپوری آستانہ عالیہ شرقپور شریف

مفتی محمد عبدالقیوم برادر علی الرحمہ رحمت وسعہ کے لئے عظیم غم و غم
ہے جو تادیر پارائیں ہوگا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

☆☆☆☆☆☆

مکات سعید احمد شرقپوری سابق ایم۔ بی۔ اے

مفتی محمد عبدالقیوم صاحب برادر علی الرحمہ رحمت وسعہ کے لئے غم و غم اور بھی سیاحی بصیرت بھی
رکھتے تھے۔ مفتی محمد عبدالقیوم سے علم وین پھیلا کر حضور کی سنیہ پر عمل کیا انہیں اللہ دوسرے سے بڑی
محبت تھی۔

☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر محمد سرفراز احمد نعیمی، عالم اعلیٰ جامعہ نعیمیہ، لاہور

مفتی عظیم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم برادر علی الرحمہ رحمت وسعہ علیہ عالم اسلام کی

مفتی عظیم شخصیت تھے جنہوں نے پوری ساری زندگی مستعار علوم و ہنر و صلاحیت و ترویج و شاعت
میں بسر کی اور یہ ثابت کیا کہ وہ سچے جذبے کے ساتھ کا خلوص و اہمیت کے ساتھ
حضور اکرم پر محترمہا حق کون و مکان کی سنت پر عمل ہیں، اور ان سلام کی خدمت کرنا چاہتے تھے
صرف حلقہ کی نجات سہا پہلا بری مہیا فرماتا ہے بلکہ اس کو یہ وقت اور ساتھی بھی مٹا دیتا ہے
خوش کے مشن کو جلدی دہاری رکھتے ہیں

بغیر تعالیٰ حلقہ کی نجات سے علامہ کی شکل میں آپ کو یہ رشتہ مٹا دیتے ہیں جو
آپ کی نگاہ سے ہوئے گستاخ و چہستان علم جامعہ نظامہ مہد صوبہ کی سہولت آمیزی کرتے رہیں
کے بلکہ اس دور سے کے قیام شعبہ جات و ہم عروج پر پہنچ کر مفتی عظیم محمد عبدالقیوم برادر علی الرحمہ
شہداء کے مشن کو پورا نہیں کیا۔ پہنچیں گے۔ آپ کی زندگی جہد مسلسل، سچی سچی جتنی جاگتی
تھی، جتنی جتنی اور حلقہ کے لئے دعا و تعلق ہے۔

حلقہ رضی و صاحبزادہ محمد علی کے صدقہ جلیل و وسیلہ سے اہم کار فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆

علامہ ریاض الحسن قادری (دربار حضرت سلطان باہو)

علامہ مفتی محمد عبدالقیوم برادر علی الرحمہ رحمت وسعہ کے لئے غم و غم اور بھی سیاحی بصیرت بھی
استاد پاکستان کے ایک بہت ہی بڑے جامعہ کی خدمت ساری زندگی کے کردار و عمل کا ایک ہیکر
تھے۔ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے دنیا میں اچھا اور مشہوری کے سارے راستے ملتے ہیں دین کی
تمام زندگی خدمت کرتے رہے۔ اس دور کے بہت بڑے حق کو صاحب کردار عالم دین تھے اس
میں کوئی شک نہیں کہ آپ ملت کے دلی کامل تھے۔

آپ نے علامہ مفتی محمد انجم شریف جیسے ہا کر دہا مہدین جہاد کئے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

حاجی ابوداؤد محمد صادق قادری رضوی (گوجرانوہ)

فقیر ہندو لغت استار العلماء علامہ مفتی محمد عبدالقیوم جڑوی علیہ الرحمۃ حاضریہ حضرت مرحوم کا وجود بہت قیمتی رہا بہت بزرگت و جود حق مولیٰ خاں مرحوم کی عظمت خراہہ اور کلی خدمات جن کی بہت سے جہت پر عطا فرمائے درجہ ابداً فرمائے پسر مدگان کو عمر جمیل عطا فرمائے اور آپ کا حق یہاں تک پہنچا دیا ہے کہ آئیں

☆☆☆☆☆

خواجہ سعد رفیق (میر قوی سہلی)

جناب مفتی محمد عبدالقیوم جڑوی علیہ الرحمۃ مرحوم و مغفور لاہوریت کی تاریخوں میں دنیا کی شہسازوں تھے ان کے گھر ۲۰ سے زائد بزرگت کا رونا دہنا ہوا۔
علائے درگاہ و بزرگان کے درجہ ابداً فرمائے۔ جسک اس کے لاش باپ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

سید فاروق شاہ سیالوی، ادارہ قرآن اسلام (برٹنکم UK)

قدیم من حضرت مفتی محمد عبدالقیوم جڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا رحلت فرما جاتا دیکھائے اسلام کے سنے یک بہت بڑا سانحہ ہے۔ ہمیں جن مشن کی تعلیم و اشاعت میں حضرت کی کاوشیں صاف مسلمان کے سنے یک عظیم منفعت تھی اللہ کریم اپنے محبوب کو ہمہ جہت کے وسیع حلیہ سے حضرت مفتی صاحب کو علم مرتبت عطا فرما کر پچہ قویہ حاصل سے نور سے اور دین سے اللہ صاف کو اس سانحہ میں جمیل عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

نور محمد جرنالی (امریکہ)

حاضر سماج کی مفتی شخصیت حضرت سید مفتی محمد قیوم صاحب جڑوی کی امت ماضی اور حال کے درمیان یک نیت کی حیثیت رکھتی تھی آپ اسلام کی رنڈہ روایت کے بین تھے دین میں کی قیادت کی نثر قیام آپ کی جد کی کا محدود صرف ہو ان کی رحلت سے پیدا اور والد علاؤ الدین جرنالی ہو گئے گا اللہ رب العزت ان کے تلمیذ مسطور کو پاپہ تکمیل تک پہنچائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محمد ظفر اللہ شاہ نائب صدر حضرت سلطان باجوڑ مسٹ برطانیہ

دیکھائے اللہ کے سر پہ جس استار العلماء مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد قیوم جڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی دور کار شخصیت تھی علمی تدریس، تحقیقی، تبلیغی طرح ہر میدان میں آپ نے اللہ کے سر پہ کی جامعہ کلاسیہ رضویہ آپ کی کاوش کا شہکار ہے۔ اللہ صاف کا قلم طال نقصان ہے کہ آج اللہ قیوم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجہ ابداً فرمائے۔

☆☆☆☆☆

محمد اکرم رضوی، شفیق حسین بخاری سیکرٹری ذکاء و فتنہ بنجاب، لاہور

اخلاق احمد تارڑ سیکرٹری اوقاف۔
قیصر امین بٹ ایم پی اے
مفتی اعظم سید محمد عبدالقیوم جڑوی علیہ السلام کا اگر اظہار ادا تھے، آج دوہم میں نہیں مگر ان کے گھر سے پشاور پر سے قیاد و درشت بن چکے ہیں اور یہ عمل مزید جاری ہے۔ چنانچہ سے جڑو جلتا ہے ہم کالور پھیلتا ہے اور مفتی صاحب کا نام دہر رہے گا۔ اللہ شام اللہ

میاں خاند حبیب الہی ایڈووکیٹ سپریم کورٹ، ریٹیر میٹش 2 ٹرنر روڈ لاہور

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد عبدالقیوم - اعلیٰ درجہ ائمہ علیہ السلام کا مکتبہ مدنیہ
 سلامیہ خصوصاً سورہ عظیم کے سے بہت بڑا راجح ہے حضرت مفتی اعظم ہائیں اور پاکیزہ رہا
 میں تھے اسوں سے تحریک تہمت ہوتی تھی یہ نظام مصلحتی جو یہاں تک کہ وہاں رسالت رحمتی
 جو اس سے ساتھ ہی جاتی اور سر یکہ سے خلاف غرت کے ظہار سے سے قائم یہ کردار ادا کیا۔

حضرت مفتی اعظم احمیہ اہلسنت سے راستہ دہائی تھے اور عایدہ دلوں میں اس سلسلہ
 میں سرگرم عمل بھی تھے حضرت مفتی اعظم نے اپنی تعلیم کے میدان میں گر حذر حدت سراہ
 میں اور مشہور مساجد سے حدود و اعظمیہ انبار سے جامعہ نظامیہ مدنیہ صوبہ کے نام سے قائم ہے اور
 اس جوہر کو قائم کر دیا اس سال تک اس میں۔ انہوں نے بہ سروسامان کے عالم میں کام کیا اور انہوں
 کے فضل و کرم اور حضور رحمتی سعادتیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نظر کرم سے تعلیمی میدان میں
 اہلسنت کا وہاں عنوان امارا مقید ہے کہ ہر گاہ دین کا تصرف ہو تو اس میں جاری رہنا ہے۔
 کیا ان شاء اللہ جاری رہے گا۔

یہ جامعہ نظامیہ مدنیہ کی نظامیہ کے لئے کڑا امتحان ہے کہ وہ حضرت کے تعلیمی
 معیار کو قائم رکھتے ہوئے ان کے قائم کردہ اداروں کو ترقی دے سکیں ان کے مشن کو جاری رکھیں۔

سوا و اعظم اہلسنت نے قیدہ مفتی صاحب کی صلاحیتوں اور خدمات کے اعتراف میں
 اس جوہر امت اہلسنت کی سپریم کورٹس اور عظیم ائمہ دین کا جزیہ میں منتخب کیا جو کہ آپ تاحیات دے
 دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیدہ مفتی صاحب کو جوہر رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے درجات بلند
 کرے اور پسماندگان کو سحر جمیل عطا فرمائے ادا ان کے ادا ان کو اس دینی رستہ پر چمکی ترقی عطا
 عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عباس قادری سربراہی تحریک

حضرت مفتی محمد عبدالقیوم سربراہی سے اہلسنت میں ایک تنظیمی سوچی اور فکر عطا فرمائی۔ اس
 سے بخش قدم چنانچہ اہلسنت کو درپیش مسائل کا حل ہی ہے انہوں نے عظیم شریعت و طریقت اور تعلیم
 کے میدان میں عملی جدوجہد میں وہی کسر نہ چھوڑی۔ ان کی اہلسنت کا عظیم نقصان ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حاجی محمد حنیف طیب صدر نظام مفتی پارٹی

مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبدالقیوم سربراہی مدبر ہوا عظیم ائمہ دین اہلسنت
 پاکستان کے اہلسنت پر جو کسی دہائی میں ہوا واقعہ ہے اس کا بڑا ہونا ان میں سے بہت کم ہے
 کی اور داریوں میں اہلسنت ہوا ہے۔ ان میں ہر آئے سے کوہا ممد ہے نہیں جو عظیم شخصیت
 تنظیمی اہلسنت میں اہلسنت جس عظیم تنظیم کو اس میں سے چلائے۔

☆ جس نے قویٰ رویہ پر علماء کے مشورے سے عملی کام کر کے اس کو بہت خوبصورت
 اور اہلسنت کی ضرورت کے مطابق شائع کرائے۔

☆ جو ہر کارکن کے سر پر شفقت کا اچھا پیر ہے۔

☆ جس نے علماء سے قائم کرنے کی بھڑپ میں مثال قائم کی۔

☆ اس کی یادگار ایٹم اتی رہے گی۔

اس اور پیش سے سرکاری سطحوں میں اہلسنت کی لڑائی کی لیکن کبھی اہلسنت کی شان
 پر حرف نہیں آنے دو۔ کبھی سرکاری مراعات پر نظر نہیں رکھی بلکہ ہمیشہ پناہ قلب پوری جدت سے
 پیش کیا۔ انہیں علماء اسلام پاکستان کے قیام کے سلسلے میں جب میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا
 تو آپ نے ہر چہرہ صفا فرمائی۔

اسلام آباد میں عظیم ائمہ دین اہلسنت کے دفتر کے قیام کے لئے جب آپ وزارت

میں بچھٹی ہوئی جارہی تھی۔ اس کا کوئی اثر نہ تھا۔ تو مجھے کام کی حیثیت پرستی سے بھرپور
 اطمینان تھا کہ اس کے لئے تمام سبب مل جائیں گے۔

بہر حال وہ اپنا ان کے شکر و سپاس اور ان سے قریبی رشتہ جو پرچہ رقی و صدیقی ہی ہوتا ہے۔
جس کو وہ حضرت کے مشن کے فروغ کے لئے کام کر رہے۔

موت اس کی ہے جس کو کہے (انہی) موت
اور تو ہم میں بھی آتے ہیں مرے کے لئے

☆☆☆☆☆

میرزا سلیم الله او کی سنست در این تحقیق و معلومات علماء کبیری اودشای مسجد الامور
و اتادای انفر مرقدہ اعلیٰ اعظم و امام سلام کی شخصیت کسا ایسے سایہ فخر سایہ در کی
نیا نشاندگنی تھی کہ کئی حشور مہبت اور چراغ فرین میں مہد سارا صہبہ آفرین تھی۔ علم و عمل اور او
غلام و ملا کا یہ بیکر مجسم و مہد سلاف کا زندہ و تاداف تھا۔

وہاں کہہ رہا ہے حضرت ر کے روحانی و علمی فیوض و برکات کا یہ شمس عالم اسلام کے
نئے باغ و بوم اور مسلک احمدیہ کے نئے انھوص کا نور و دائرہ فیر ہے۔ آمین قرآن آمین

☆☆☆☆☆☆

محمد خالد حسن مہدی ، گوجرانوالہ

آفتابِ علم عرفان سچِ غروب ہو جس کی فضا سے بے پناہ روشِ مستفید ہوئے آفتاب
چنے آقا مصلیٰ علیہ السلام کی سنتِ یاد کرتے ہوئے تہجدِ جاوید اور افراتے۔ نادیر علی علم میں یاد و جہ
لے۔ اللہ کریم اس کی قبر پر نور فرمائے۔ صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم صلی علیہ وسلم۔

☆☆☆☆☆☆

سید مصطفیٰ اشرف رضوی ناظم مرکزی دارالعلوم حزب الہدایہ

حضرت مفتی اعظم پاکستان محمد عہد التیوم پر روای اسلام کے عظیم معسر اور محدث تھے۔ ان کے ساتھ کوثر قیامت عالم مقام کو دشمن و مور کرتی رہی تھی۔ وہ مفتی اعظم علامہ ابوہریرہ کا ترحمہ محدث مفتی پاکستان علامہ سردار احمد صاحب رحمہ اللہ کے نامور شاگرد تھے۔ ان کی چاہنے والی ملت پاکستان کے لئے عظیم اقصاں ہے۔ ان کے تعاقب و فلاح اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

حضرت صاحبزادہ سید محمد حسن شاہ گیلانی راجہ انیس چک، شریف پور

[illegible]

☆☆☆☆☆☆

میرزا صف علی گیلانی سپہ سالار شہزاد قیوم

مفتی صاحب کی رحلت عام اسلام کے نئے بڑا دکھ ہے۔ مفتی جناب وقار دے گئے کہ مفتی صاحب کی وفات ایک انکس اور محسوس کے سوا ہمارے ہر چہرہ پر عکس ملے گا۔ سلام کا سہرا دے گا

☆☆☆☆☆☆

ملتی نظام فرید ہزاروی، ممبر صوبائی اسمبلی گوجرانوہ۔

بندہ ناخبر غلام مرید ہزاروں بڑی دیو سے حضرت مفتی اعظم پاکستان اعلیٰ حضرت محمد عبدالقیوم
برہنوی صاحب کو جانتا ہے۔ آپ کے پاس نظامیہ میں برادر حضرت اعلیٰ حضرت شریف صاحب تعلیم
حاصل کرتے تھے۔ بندہ اس وقت جامعہ نعیمیہ میں استاذ العظام مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد حسین
نعیمی صاحب مرحوم کے پاس برحقہ مگر کبھی کبھی بھائی سے ملنے جامعہ نظامیہ روضہ جانے کا موقع

منا تو حضرت کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا بڑے پائے کے علماء تھے، ہاں کہہ دوں گا اہل علم میں سے تھے۔ مسلک کا دور سینئر میں کوٹ ٹوب کریمہ ہوا تھا، مذاق با احلام غموں کا پتل تھے، اپنے دور میں اپنی مشن آپ تھے، اللہ تعالیٰ جو رحمت میں جگہ رحمت فرماتے تھے تو فرما کر دے۔ جس قدر وہیں میں اہل حق و عطا فرماتے اس عطا کا حق ہوتا مشکل۔ یہ امر ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق و توفیق کا قرب و کرم و جلال سے فرماتے۔ میں یہ سب احادیث کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ حال تھا۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عارف نوری، سبزواری لاہور

میرزا احمد، مولانا محمد عارف نوری، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عابد القیوم جباروی نور اللہ مرقدہ، سبزواری، امام خزان مولانا جانی کی روح امیں کا رخصتی ایاموں نے عید ماست دیں تھیں کا حق را کردہ اللہ تعالیٰ ان کو اہل علم میں مقام عطا فرمائے قیام عطاء و راحت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

☆☆☆☆☆☆

محمد رفیق نوشاہی، صدر پنجاب نیشنل ٹیر اسکول لکھنؤ لاہور

آپ مفتی اعظم پاکستان مفتی عابد القیوم جباروی صاحب ایک انتہائی نیک و دین دار مشہور مفتی، مدرس، محدث و تفسیر اور جامع دین ہونے کے علاوہ پارس و کم گو، نیک سیرت اور انتہائی بردگ شخصیت تھے اللہ رب العزت ان کو اپنے حاکم جو رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین ہم میں

☆☆☆☆☆☆

قاری سید صداقت علی شاہ، لاہور

آج دنیا نے سلام باعوم اور مسلک اہل سنت بالخصوص جس سلسلے سے رو چار ہیں اس کا سبب سب پر آشکار ہے مفتی عابد القیوم جباروی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ ہم سب کو چھوڑ کر اس دہرہ کی سے چلے گئے مفتی صاحب ہاشمک و شبہ خود مت سلسلہ اور اہل سنت کے داعی کے تمام کمراس مشن میں لگا کر کافی دیکھی دیکھی ہمارے پاس ہوتی تو اس طرح کا شیر راہہ مسلک اہل سنت کا بکھر رہا ہے وہ بھی نہ ہوتا مگر سب بھی اس کے پاس سے پہنچے وہ خود ہی اتھا مسلک اہل سنت کی شروعات بھی کرنا گئے اور مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مفتی صاحب سے ملو تے رہیں، کے قصدی سے اتھا کی راست سے ہر امر اہل سنت کا۔

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد شفیع گولڑوی، قادری، سیالکوٹ

الحمد حضرت علامہ مفتی محمد عابد القیوم جباروی رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت وال خیروں و محاسن کا مجموعہ تھی۔ مسلک اہل سنت و جماعت کے آپ سر پرست تھے، جرات و شہادت کے بیک تھے، دراپن اور بیگانوں کے سر پر کھڑے تھے کہنا ان کی عظیم بہادری و عظمت تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب لا اللہ مرقدہ نے ہمارے مسلک کو اہل سہارا دیا، تنظیم اہل دین کے قیام اور اس کی بقا کے لئے آپ نے محکم کوشش فرمائی۔ مصعب نظامت پر ماہا سہل کام کیا، رآخ میں اپنی قائم کردہ تنظیم کو مصد رت کا اعتراف بخشا۔ تو میں تقریر تحریر ہر میدان میں آپ نے نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔

ماضی قریب میں آپ سے حکومت کیساتھ مذاکرات میں بہت عزت اور پوری قوت شدت سے بات کر بات کی، باطل پرست کوٹ، باطل کہنے اور حکومت کو ہار کر یا اور ثابت فرمایا کہ یہی سوسہ سہادی ہیں ہم نے تو ہمیشہ اس داعی کو فروغ دیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ حق کے چراغ ہلائے۔

منا تو حضرت کی زیارت و ملاقات کا شرف حاصل ہوتا تھا بڑے پائے کے علماء تھے، ہاں کہہ دوں گا اہل علم میں سے تھے۔ مسلک کا دور سینئر میں کوٹ ٹوب کریمہ ہوا تھا، مذاق با احلام غموں کا پتل تھے، اپنے دور میں اپنی مشن آپ تھے، اللہ تعالیٰ جو رحمت میں جگہ رحمت فرماتے تھے تو فرما کر دے۔ جس قدر وہیں میں اہل حق و عطا فرماتے اس عطا کا حق ہوتا مشکل۔ یہ امر ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق و توفیق کا قرب و کرم و جلال سے فرماتے۔ میں یہ سب احادیث کو دیکھ کر یہ سمجھتا ہوں کہ ان کا یہ حال تھا۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عارف نوری، سبزواری لاہور

میرزا احمد، مولانا محمد عارف نوری، مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عابد القیوم جباروی نور اللہ مرقدہ، سبزواری، امام خزان مولانا جانی کی روح امیں کا رخصتی ایاموں نے عید ماست دیں تھیں کا حق را کردہ اللہ تعالیٰ ان کو اہل علم میں مقام عطا فرمائے قیام عطاء و راحت کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے آمین

☆☆☆☆☆☆

محمد رفیق نوشاہی، صدر پنجاب نیشنل ٹیر اسکول لکھنؤ لاہور

آپ مفتی اعظم پاکستان مفتی عابد القیوم جباروی صاحب ایک انتہائی نیک و دین دار مشہور مفتی، مدرس، محدث و تفسیر اور جامع دین ہونے کے علاوہ پارس و کم گو، نیک سیرت اور انتہائی بردگ شخصیت تھے اللہ رب العزت ان کو اپنے حاکم جو رحمت میں جگہ عطا فرمائے آمین ہم میں

☆☆☆☆☆☆

قاری سید صداقت علی شاہ، لاہور

آج دنیا نے سلام باعوم اور مسلک اہل سنت بالخصوص جس سلسلے سے رو چار ہیں اس کا سبب سب پر آشکار ہے مفتی عابد القیوم جباروی رحمۃ اللہ علیہ نور اللہ مرقدہ ہم سب کو چھوڑ کر اس دہرہ کی سے چلے گئے مفتی صاحب ہاشمک و شبہ خود مت سلسلہ اور اہل سنت کے داعی کے تمام کمراس مشن میں لگا کر کافی دیکھی دیکھی ہمارے پاس ہوتی تو اس طرح کا شیر راہہ مسلک اہل سنت کا بکھر رہا ہے وہ بھی نہ ہوتا مگر سب بھی اس کے پاس سے پہنچے وہ خود ہی اتھا مسلک اہل سنت کی شروعات بھی کرنا گئے اور مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مفتی صاحب سے ملو تے رہیں، کے قصدی سے اتھا کی راست سے ہر امر اہل سنت کا۔

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد شفیع گولڑوی، قادری، سیالکوٹ

الحمد حضرت علامہ مفتی محمد عابد القیوم جباروی رحمۃ اللہ علیہ کی رحمت وال خیروں و محاسن کا مجموعہ تھی۔ مسلک اہل سنت و جماعت کے آپ سر پرست تھے، جرات و شہادت کے بیک تھے، دراپن اور بیگانوں کے سر پر کھڑے تھے کہنا ان کی عظیم بہادری و عظمت تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مفتی صاحب لا اللہ مرقدہ نے ہمارے مسلک کو اہل سہارا دیا، تنظیم اہل دین کے قیام اور اس کی بقا کے لئے آپ نے محکم کوشش فرمائی۔ مصعب نظامت پر ماہا سہل کام کیا، رآخ میں اپنی قائم کردہ تنظیم کو مصد رت کا اعتراف بخشا۔ تو میں تقریر تحریر ہر میدان میں آپ نے نمایاں کارنامے سرانجام دیے۔

ماضی قریب میں آپ سے حکومت کیساتھ مذاکرات میں بہت عزت اور پوری قوت شدت سے بات کر بات کی، باطل پرست کوٹ، باطل کہنے اور حکومت کو ہار کر یا اور ثابت فرمایا کہ یہی سوسہ سہادی ہیں ہم نے تو ہمیشہ اس داعی کو فروغ دیا ہے۔ ہم نے ہمیشہ حق کے چراغ ہلائے۔

اعراض سے مراد اس کا یہ کہ اس کی روشنی ہمیشہ رہتی رہے گی۔

☆☆☆☆☆

علامہ سید خضر حسین چشتی، صدر جماعت اسلامی پاکستان، صواب

حضرت علامہ سید خضر حسین چشتی مدظلہ العالی رحمۃ اللہ علیہ ایک عظیم عالم دین، شاعر اور جماعت اسلامی پاکستان سے یہ وقار قائم ہے جس کی طمانی ناممکن ہے۔

☆☆☆☆☆

محمد اظہار لودھی، پاکستان ٹیلی ویژن اسلام آباد

حضرت مفتی محمد اظہار لودھی رحمۃ اللہ علیہ کاس فانی رہا ہے جسے چاہا نام نہاد عظیم نقصان ہے اللہ تعالیٰ ان کے درجہ جہت بلند فرمائے آمین

☆☆☆☆☆

علامہ صادق عباس، جامعہ السنکر ماڈل ٹاؤن لاہور

"اللہ والہ واجمعون"

عامہا عمل و دل محمد بن اسماعیل حضرت مولانا محمد اظہار لودھی کی وفات حسرت آیت پر عالم اسلام آپ کا عظیم علمی شخصیت سے محروم ہو گیا ہے جس پر دعا کرتا ہوں کہ وہ جہنم میں اسلام کیسے دنیا و اشیاء میں کیسے خداوند تعالیٰ ان کی رحمت کو قبول فرمائے اور ان کے پیسنہ نگار کو ہر جہیل و غیہ فرمائے بلکہ تمام مسلمانوں کو ہر خصوصیت جامعہ حد کے ساتھ وکلاپ کی خدمت میں تضرع و تسلیت پیش کرتا ہوں۔

☆☆☆☆☆

علامہ موسیٰ بیگ، جامعہ السنکر ماڈل ٹاؤن لاہور

الحمد لله الصلاه والسلام على رسول

علامہ محمد اظہار لودھی مرحوم کی وفات پر قلم سسنا تان کو تضرع و تسلیت پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ جہنم میں جگہ عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی پاکستان

مولانا محمد امیر حضرت مولانا مفتی محمد اظہار لودھی صاحبِ دروہ رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت سے چار دن قبل اس کی اطلاع ہوئی تھی ان کا انتقال ہوا

ان کی رحلت فرما جانے کے بارے میں سب کو اطلاع ہوئی ہے کہ وہ اپنے پیچھے روایت پر ارفع ہو کر چلے گئے ہیں جو ان کی عبادت میں ہیں اور ان کو ان کے عوام کے انوں کا اللہ کے نور اور حضور نبی کریم ﷺ کی رحمت کا فیض پہنچا رہے ہیں۔

دعا ہے کہ بدوقتوں میں کو آپ مقرب ہوں جس کی رحمت کی جہد میں رکھے اور ان کے ہمسایگان و سر جمیل مدظلہ العالی آمین

☆☆☆☆☆

مولانا محمد عبدالملک ممبر قومی اسمبلی (جماعت اسلامی)

استاذ احمدی حضرت مولانا مفتی محمد اظہار لودھی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر قلم سسنا تان کو تضرع و تسلیت پیش کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اعلیٰ جہنم میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے پیسنہ نگار کو ہر جہیل و غیہ فرمائے بلکہ تمام مسلمانوں کو ہر خصوصیت جامعہ حد کے ساتھ وکلاپ کی خدمت میں تضرع و تسلیت پیش کرتا ہوں۔

حضرت مفتی صاحب کا سر رہائی تھے علمی رسوخ و جمیل عقلمت اور حق گوئی حسین

صورت اور حسن سیرت ان کا امتیاز تھے۔

ان کا تعلق سے صاحب دلی کے علاوہ ملک میں اور ہزاروں مقامات پر کھینچے تھے، انہوں نے اپنی عمر بھر سے فروع اور حلی گوئی اور بین کی سرپرستی میں گزار دی۔ آج پاکستان کے ہر صوبے کی زبان و طبع اور لوگوں کی مثال وکیل میں ان کا بہت بڑا حصہ ہے۔ عظیم الدوارس، جامعہ نظامیہ لاہور، ان کے متعلق کا صدقہ چارچ ہیں۔ یقیناً آج یہ لوگ ان سے علم میں اس میں بڑے مثال کی چاروں مذہب نظامیہ ان کی جدوں سے علم میں ہو کر رہے آج چاروں پاکستان سے مسلمانوں میں صرف باخبر ہو گئی ہے۔ میر سے ہے تو ان کی جدوں میں کامل قرآن سے بھری ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے۔ ان کی خدمات کو سراہا ہے۔ ان کی عظمت فرما ہے۔ ست اعظم اس میں اپنے نیک بدوں کی حثیت سے نوازے۔

علاوہ ان کے لئے جو مقامات سے ہاں مقدر سے ان سے انہیں سرفراز فرمائے۔ ہر سال کا کھیر جمیل اور جڑ جڑیل سے نوازا ہے۔ ان کے صاحبزادگان و اس کا سچا جانشین ہوا ہے۔ صاحبزادہ علامہ احباب و رفقاء کو اپنے بین کی سرپرستی کے لئے رواں دواں رکھے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

علامہ مولانا ظہور احمد، منڈی بہاؤ الدین

حضرت علامہ مفتی صاحب نہایت ہی شفیق تھے، اس لئے اس عظیم کوجو مسکن الیہ منتقل ہوا، صرف ہے اس کو اپنی زندگی میں پرہیز چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆

پیر سید طاہر سجاد زنجانی، ستانہ عالیہ خالوہانی شریف

آج کا دن پر تم ہے، ہر کون لوگ شامل ہیں بدو بھی اپنی بخشش کے لئے حاضر ہے۔

☆☆☆☆☆☆

پروفیسر محمد احمد اعوان، صدر انجمن، ساڈو پاکستان صوبہ پنجاب
حضرت قید مفتی عظیم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ انجمن اساتذہ پاکستان کے محسن و مطلق تھے
حضرت کے وصال مبارک سے انجمن اساتذہ پاکستان ایک عظیم الشان محسن سے محروم ہو گئی، حضور کا صدق مفتی اعظم کے خدمات کو یاد فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

علامہ حافظ محمد ظہیر، جہلم

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی شخصیت ہمارے مسکن الیہ منتقل اس طرح کی شخصیت سے ان محروم ہو چکے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

سید محمد عبدالغفور رضا قادری رضوی رینی گن روڈ لاہور

حضرت استاد العلماء مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی رحلت سے صرف اہلسنت ہی نہیں بلکہ عالم اسلام صرف حیر ہو گیا ہے، بلکہ ایک عظیم عالم دین سے محروم ہو گیا ہے۔ آپ کی رحلت سے پیڑا ہونے والے علامہ محمد سعید کے گاہک، تبتغائی آپ پر کروڑوں برحقین کا رونا ہے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد جمیل رضوی، شیخوپورہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم، اصولاً والدین مملکت کے سید ہیں رسول اللہ
مفتی اعظم پاکستان شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وصال اہلسنت و جماعت کے لئے بہت بڑا مصدمہ ہے۔

جامعہ نظامیہ لاہور و شیخوپورہ ان کی دینی خدمات کو تاقیہ حقیت مت واضح کرتا

رہے گا۔ اللہ تعالیٰ ان کی تربیت کو سر کچھلیت دے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

قاضی ابوسعید محمد عبدالوحید سعیدی ہزاروی

فاضل تنظیم الدین صاحب مدظلہ سید صاحبہ لاہور فاضل مدینہ منورہ بیورو مشی، سعودی عرب
فاضل بین الاقوامی اسلامی بیورو مشی صاحبہ صاحبہ لاہور جامعہ سیدہ دکن
حضرت علامہ مفتی محمد قیوم قیوم بیورو مشی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرمایا

ان الذین قالو ربنا الله ثم استقاموا الا بالہ

کی ہنگامی صاف صاف و مصدقہ تصدیق تھی اور ہمیں اور ہے ہوا نہیں و متعلقین
موجودہ میں قیامت تک رہیں گے۔

ایسا عالم باطل اپنی زندگی میں سے مفتی صاحب سے جوہر کسی کو نہ پڑا ہے
یہاں میں پیار محبت اور صدیقی سا پر اپنی حد سے بھی آگے تھی۔ تو کل ہی اللہ مطلق صاحب کی
المرت حادث میں شامل تھی۔ طلبہ کو کہتے تھے اللہ پر ہر دوسرے کے ہاتھ پر بھی بیٹھا ہے۔ تو یہ وہ
آخرت آپ کے لئے ہوگی اور میں ان کا پھوٹا ہوا ہی اس سچائی پر گواہ ہوں

جو کچھ فرمادیتے وہ ہو کر رہتا ہے بات میں نے اس کی موجودگی میں ہماری مسجد اور کھانا
کی تقریب میں وہاں کی جس پر آپ سکر گئے اور ہماری عرصہ فزولی فرمائی۔

یہ گھس گاؤں دوسرا پر تدار (طبعاً مسعود) میں دہلی جب میں نے لوگوں سے سوئی
کہا کہ یا رسول اللہ مسلمان کہیں گے یا کارہ تو لوگوں سے جواب دیا کہ مسلمان میں سے چھ دفعہ
دہر کر کہہ کہ کافر تو دوسروں اللہ نہیں کہیں گے لوگوں نے جواب دیا۔ میری زبان باتوں پر آنے تک
تھپڑ لگاتے رہے اور خوش ہوتے رہے اور فرمایا کہ یہ کس نے آپ کو کھانا دیا میں نے عرض کی
آپ نے آپ بہت خشنے اور فرمایا کہ بہت خوب؟

مفتی صاحب کے لئے گرسب کچھ حورو تھے کھانوں تو مجھے تکلیف کرنے کی ضرورت

کہیں میں ان کی زندگی کی تعمیر میں صرف قرآن و سنت کو پیش کرنا تو تھا کافی ہے۔

قرآن و سنت کی عملی صورت حضرت قید مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہیں ہماری دعا یہ

ہی ہے کہ اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت دونوں جہانوں کو آپ کے نام لہر دے آمین

آپ کے مشن کو اللہ پتہ ہے۔ بچے اور طلبہ اور پیر و قاریب کے اور یہ قیامت تک
ختم رہے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

علامہ احسان اللہ قادری، ہانسبرہ

سیدہ مدنی حضرت مفتی عظیم پاکستان کا مانعہ تھا۔ صرف ال کے علاوہ
جادان اور عقیدہ خندوں کے۔ عظیم صدمہ ہے بلکہ یہ کمال ہے ہمارا کام اسکا سہو گو رہے

اس کی زندگی ایک شان زندگی ہے آپ سے شامہ دین کے سے ہماری زندگی
وقف فرمائی در آخری وقت تک اس فریاد کو کرتے ہوئے جہاں جہاں آفریں کے سپہ دہرہائی
اللہ تعالیٰ آپ کے درجات کو دہر فرمائے۔ آمین، ہوا سیدہ الریلیں

☆☆☆☆☆☆

قاضی سعید الرحمان قادری، چکری روڈ راوی پنڈی

مفتی عظیم پاکستان ایک لڑ نہیں یک ملت تھے ایک وقت نہیں ایک زمانہ تھے، آپ
سید اسلام کی اس کشش کے طالع تھے جسے بھی تو محمد اللہ عظیم پاکستان سہار دیتے ہوئے نظر
آئے ہیں تو کبھی تھمت دو ہایت کے طوفانوں میں اٹلی حضرت علیہ الرحمۃ رضائی کرتے ہوئے
نظر آتے ہیں۔ آپ سے صلح اسلام کے لئے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں جن کو واقعی
دنیا یاد رکھے گی، آپ نے امت کے برحق پر کام کیا اللہ آپ کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ اور آپ
کی محنتوں کو قبولیت عطا فرمائے۔ اور بلندی درجات کا رعبہ دے۔ آمین۔

ابوالشرف فضل محمد جمالی د راجلوم فیض محمد یه کرمی خیر و طبع جیک آه

مفتی عظیم پاکستان علیہ الرحمہ کے حاشیہ سے چپک ایسا حلا پیدا ہو گیا جس کا یہ ہونا منکر نہیں آتا آپ علیہ الرحمہ کے فراموش نہ کیا گئے اہل حق والی ہو کہ دعا کے مطابق تمام دلائل اہل سنت اور مساجد میں صرف غریب بھی ہوئی ہے اور اہل کے سے دعا ہے عفو و مغفرت کے الفاظ ہر زبان پر جاری و ساری ہیں۔ "اِنَّ اللّٰهَ وَاللّٰهَ وَاجِعُونَ"۔

ہر کسے مدد دے، جہان لالی اے جہد دت ملک رہائی

ڈاکٹر محمد اشرف آصف جلدی، تہ نامہ مرزوقی، جہ سنہ ۱۳۵۷ھ

محسن الملک ملت مفتی اعظم پاکستان اساتذہ معزز قید مفتی محمد عبد القیوم خراڑ کی
صلیہ ارض کی وفات حضرت آیت کی قبر میں کر چکا ہوں ہوا قید مفتی کی زندگی مسلک حق والی ملت
وجہ رحمت کے لئے عملی جدوجہد سے جہاد فتحی آپ سے صرف چھ مہینہ ملا یہ لاہور، کراچی، کوئٹہ کی
صورت میں ہزاروں تشاگاہان کو یہ سب نہیں کیا تھا، تعلیم اور سائنس کے شہر اور چاندیار
چاہتا تھا، سے ملک بھر کے، نئی بد رس کی راہنمائی کر کے ملک امن کی گرا فخر رحمت سر اسما
وی ہیں، اقامت اور تحقیق کے میدان میں آپ کا کردار مثالی اور کائنات قلبیہ ہے، اعلیٰ علم اور طلب علم کی
راہ کے مسافروں کی ہر موڑ پر حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔ ان کے فارغ ہائے تعلیم کی ایک ٹولہ

اس فلم کو رب کی عانت میں قید مٹتی صاحب کے عراق کا حساس صرف آپ کے صاحبزادگان عزیز و قارب و مدد میں جامعہ نظامیہ اور آپ کے تلامذہ اعلیٰ انوکھیں بلکہ آج کل اہل سنت اس فلم میں شریک ہیں اور مفتی صاحب کے صاحبزادگان، نور جامعہ نظامیہ کے جملہ احباب تقویت گزرا ہیں۔ اللہ تعالیٰ تبارک و تعالیٰ مفتی صاحب علیہ الرحمۃ ورحمۃہم اجمعین کے ہاں حاضرین میں بلند مقام حاصل فرمائے۔

☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان قمبر

ڈاکٹر انوار الحق بندایا لوی

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد تقی عثمانی صاحب بزرگوں کی رحمت اللہ علیہ عظیم علمی شخصیت تھے ان کی کلکی، دہلی، ممبئی اور سماجی خدمات نامور و ادنیٰ ہیں۔ کلکتہ چاہیہ کے علاوہ ۱۹۷۰ء سے درمیان کمرہ ہو گئے ہیں وہ ہر قسم سے اعلیٰ شخصیت کے بانک تھے۔ اعلیٰ سلسلہ و جہت، مسلک امام احمد رضا بریلوی علیہ رحمۃ کی کا عظیم بیٹا اور پچاس تھے عالم اسلام کی عظیم دلیل اور گاہ جامعہ نظامیہ ضوابط کو اپنی شاہد و مساجد جمیع مسجد مرکزی دارالحدیث کی مینیت و لوازم

اس کے ہمراہ سٹ گرہ چری و یا میں رسول خدا ﷺ کے دینی میں کی خدمت کر رہے ہیں اور اس کا جراثیم ہے تو مست تک حضرت قیود متقی صاحب کو ملتا ہے گا اور نئے درجہات بلند ہو جائیں گے۔

استاذ العصر مع طریقت علامہ محمد عبدالحق بنده لکھنؤی (مہتمم جامعہ مظہر سہ ماہیہ اوس بنده لکھنؤی) نے جو نئی خلق صاحب کی کات مسرت آیت کی خبر کسی تو اس قدر پریشان ہوئے کہ کم کم میں نے راحہ کی میں بھی انہیں اتنا پریشان نہیں دیکھا۔ سرور آہ کھینچی اور فرمایا "اٹل سلسلہ کے سر سے ایک بندہ چاہیہ باہم مل جائیں۔ اس لیے اٹھ گیا۔ خلق صاحب چہے ہوگے روز روز یہ انہیں ہوئے۔" ان کی خدمات کا بڑی دیر تک تذکرہ فرماتے رہے۔ فوراً خلق صاحب کے ایصال ثواب کی محفل کے لئے طلبہ کو حکم دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے جوہر میں جگہ عنایت فرماتے ہوں گا۔ کوسر جمیل سے غوار سے اور ان کے علاوہ دواؤں و کون کے عظیم مشن کی خدمت میں کی حریہ توفیق رفیق بخشے ہیں۔ میں آج جامعہ مظہر رضویہ حاضر ہوں طلباء مدرسین کثیر تعداد میں، لیکن توجہ بہاریہ میرے شعر و سخن میں گونجا:

وہی ہم ہے وہی ہم ہے وہی منظور کا ہم ہے
ہے کسی کو نہیں اسی چار کی ہے جو تہ ہزار چار کیا

☆☆☆☆☆

علامہ مفتی محمد عبدالجلیلیم (جامعہ نعیمیہ دہلی)

حضرت علامہ مفتی پاکستان مولانا محمد عبدالقیوم پڑ روی علیہ الرحمۃ عام اسلام کی فقیر شخصیت تھے۔ اپنی خدمات کی کاوشوں کا سر بونا ثبوت ہیں جامعہ نظامیہ کی بانیس ب ملک قریب سے ان کی شخصیت کو ملنے کا موقع ملا۔ ان شخصیت دست بدین نے جو دعویٰ پیدا ہوں ہیں اللہ تعالیٰ پاک ہے جو رحمت میں ملک عطا فرمائے۔ یہ واقعہ اب اور جامعہ کے متحقق ہوں صدر کو برداشت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

انجینئر محمد سعیم اللہ خاں صدر جمعیت علمائے پاکستان

مفتی عبدالقیوم پڑ روی علیہ الرحمۃ کا اس عام سے کوئی کرہ ناموس العالم سے صداق ہے۔ لا اور کا باب چنارہ علم ہم سے رحمت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اس پر جبہ تکلیف کے صدقے ان کے اور جانتے بلند فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محمد اقبال اظہری (شجاع آباد ملتان)

اللہ تعالیٰ کے عظیم ہدے جارا پیارے برسوں تکلیف کے محبوب مفتی جلیل اللہ ممتاز دہلی علیہ السلام استاذ العلماء و رداء العلماء محمد الاعلیٰ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم پڑ روی علیہ الرحمۃ کی وفات حسرت آہست سے دیکھ کر قلبی صدمہ ہو رہا ہے آپ میں مومن کامل اور مرد صانع کی ہند صدات موجود ہیں۔ ہم دین کی شاعت اور مسلک حق کی منت و ہرمت کی حاجت کے لئے اپنی زندگی وقف فرمائی ہوئی تھی اور خیریت آپ سوار عظیم کا عظیم سرمایہ ہے اتحاد اہل ملت کے لئے بہت دور رکھتے تھے ہمیشہ اپنے شیروالوں کو تدریس اور دعویٰ عمومی کی شاعت میں متعلق فرماتے تھے۔

آپ کے انتقال پر ملاں سے جو خطا ہو ہے اس کا یہ ہونا محال ہے، میری دعا ہے کہ اللہ کریم جل شانہ بغض کی کریمہ توفیق حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو جست الخردوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور جلد علو و شرف کو حضرت کے نقل قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کے عظیم بی اور روحانی مرکز جامعہ نظامیہ دہلی کو تاقیامت قائم رکھے اور سارا کام ان کی عمر میں بہت عطا فرمائے۔ آمین۔ بحمدہ سید مرسلین

☆☆☆☆☆

قاری اللہ بخش لوری

حضرت علامہ مولانا اسحاق صاحب قید مفتی محمد عبدالقیوم پڑ روی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر داتا سے جامع تھی۔ ان کی علمائے میں بوطولوں تھی رحمت تھی اور لگن دوسری ہر شخصیت میں کم کیسے میں آدھے۔ ان تقویٰ مرحوم و مغفور قید مفتی اعظم علیہ الرحمۃ کو پہنچے جو ان رحمت میں ملک عطا فرمائے اور جست الخردوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆

محمد شریف سعیدی، بہاولنگر غفرلہ

حضرت قید مولانا مفتی پاکستان استاذ العلماء و محمد عبدالقیوم پڑ روی رحمۃ اللہ علیہ دین وعت کی حد میں مثال اور عظیم الشان خدمات سرانجام فرمائے ہوئے۔ ہا جمادی الثانی ۱۴۱۲ھ کو واصل حق ہوئے۔ اس نقطہ الرجال اور میں آپ کی ذلت گری پر اہل اسلام کی نظریں مرکوز تھیں۔ آپ کے تقاریر ملاں پر یہ حد صدہ ہو، اللہ و اللہ اللہ اللہ

☆☆☆☆☆

حاتی عبدالمجید۔ اعظم کلاتھہ مارکیٹ دہلی

نبیہت اعلیٰ استاذ اور محسن استاذ ہمدرد اللہ تعالیٰ ان پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اللہ

رہب العزت ان کے صدقے ہم پر دست فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

حاجی محمد افضل۔ اعظم کاتھداریکٹ ل بور

ماز میں جس کے مجھے اقبال و طاعی و عظیم چکا گاہ بیت علی السرا خاق۔
دک اور ترین، سنا ہے آپ ساری دل میں یک فرستے۔

☆☆☆☆☆☆

الشیخ محمد شوکت علی سیالوی، خانیوال

اب القوم عند هذا الصفة العظيمة والهل صفة ولما سيدنا العظمى
لا عظم باكستان الجعرة العلامة اسعاد الامانة الاحلام محمد عبد القوي
الطافى الهزاروى رحمة الله تعالى عليه رحمة واسعة آمين كما لال لله عده
وفلة صيد ابه ولهم استغفر ٩٦٠ بم يعرف حلة ملة اعلى الله ورحمة
له عترة آمين الله عرف الله الحيوا بفضل وحيوة العظيمة

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد نصر اللہ جان ہزاروی، مدرس جامعہ نظامیہ رضویہ ان بور

استاد العظمى مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی علیہ الرحمۃ کا وصال عالم اسلام کے لئے ایک
عظیم سانحہ ہے۔ آپ کے وصال کی وجہ سے المسند وجماعت میں جو علماء پیدا ہوئے اس کا پر
ہونا ناممکن ہے۔ آپ کو مسلک حق المسند وجماعت کے ساتھ دشمن کی حد تک لگاؤ تھا۔ کیونکہ کوئی
بھی موقع ہوا آپ کہیں بھی کسی جگہ ہوں کوئی مجلس ہو کوئی مجلس ملک ہو آپ کی تشکیلات سے ہمیشہ
دین اسلام کا دردناک طور پر ہر کوئی غمزدگ کرتا تھا یعنی ان کی رحلت ان سلام کے لئے ایک بڑا

صدقہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے شوق کی جگہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عبداللطیف (جامعہ نعیمیہ ل بور)

فر کیا کہے جس قدر سے اس قدر وہ بھی جاتا رہا حضرت مولانا کی حیات مستعار
تو ہر جہد و جد سے عبادت تھی۔ غلو کا ہے کہ حضرت کو اپنے کارہی سے ملا ہے۔

☆☆☆☆☆☆

ڈاکٹر حافظ محمد شہد حسین

(ادخل کو سامی تحریک، ارکن ملاپ کالی بانی ندکا)

میر دوستوں سے کئے جا رہے ہیں

سارے سروس سے بنے جا رہے ہیں

حضرت قبلہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی رحمہ اللہ پاکستان میں ایک بڑے عالم اسلام
کی عظیم شخصیت تھے، آپ کی علمی و روحانی خدمات کو کسی بھی فراموش نہ کیا جائے گا۔ آپ کی اہل
ملت کے لئے ہے پناہ و مات ہیں آپ کے وصال سے پورا ہوسہ وال علماء و اہل بیت جانے
پر بھی شاہد ہوا ہو سکے۔

آپ عظیم عاشق رسول اور مسلک حق اہل ملت کے لئے تحفظ و ہمت کے لئے دن رات
کوشش رہے، اللہ عزوجل حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقہ سے آپ کے درجات بلند کرے
اور ان کے اسید سے کل بد و شر ہماری بھی بابت فرمائے۔ شاہ اللہ

☆☆☆☆☆☆

عبدالحق ظفر چشتی (۱۹۲۷ء)

جہاں پاؤں کبھی ڈرے تھے اس نے وہاں پانی منبر اُتار دیا ہے

میرے عربی و فرائض و مذاہب و احوال و سیرت و اخلاق کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ صرف ایک نمونہ ہے۔ جس سے معلوم ہو کہ میرے علم و ادب کا کیا حال ہے۔ میرے خیال میں میرے علم و ادب کا یہ حال ہے کہ میرے علم و ادب کا یہ حال ہے کہ میرے علم و ادب کا یہ حال ہے۔

تکرمی دروس، جامعہ تحریک و تہذیب اور اعلیٰ حضرت نے قرآن کے حوالہ سے ہر عمل کا عمل
 شک و اقل تکلیف اور باعث فخر ہے حد سے ہی واقف ہوں ان میں سے حد و دیگر امور جو حد پر
 صاف لکھی و صاف آپ کرتے رہے ہیں فاحصہ قد غریبہ کی میں ان کے رجعات سے
 فرماتے۔ آمین اور اب اللہ تعالیٰ بجا اس دعا میں توفیق دے۔

☆☆☆☆☆

عطا محمد گولڑوی (دہلی)

ابا بعد ستراد العلماء والصلوات جامع معقورت وادعوت سید کھنکھیں مراد
 بقدر بین رئیس حضور مرقی علم کا کستان طراز محمد عبدالقیوم خراڑی کارڈی رضوی قدس
 سرہ و عزیر کی رحلت موت و العالم موت بھاسری حققی مصدق ہے آپ کے وصف سے ایسا
 پیدا ہو ہے جس کا پر ہوا ہو مشکل نظر نا ہے حضور قبہ مرقی صاحب حیثیت کی کا دوسرا نام ہے۔

جب دوسرے مآبہ ^{مآبہ} کا دوسرا نام ہے عظیم فیضانِ حوثیت (حقیقت کا دوسرا نام ہے، فیضانِ اعلیٰ حضرت کا دوسرا نام ہے، فیضانِ مفتی عظیم پاکستان علامہ ابوالبرکات قادری کا دوسرا نام ہے۔ فیضانِ محدثِ اعظم پاکستان فیصل آبادی کا دوسرا نام ہے۔

آپ کی دستگیری میں تمام اہل و عیال و قریب جو عجم و تہائی میں جوتی ہیں، آپ کی

رحلت سے مدفن تک پہنچا کر گیا ہے جو ایک عالمِ ربانی کی رحلت سے ہوتا ہے۔

دوبہم: بل سنت کوں کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین دے۔ اور لگائے ہوئے ۴ خات
دہاں میں لڑیں اور دنیا کو بھڑک کر دے دیں۔ آمین! بھاء و طہ حسینا

☆☆☆☆☆☆

علامہ غلام رسول سعیدی شیخ الحدیث دارالعلوم نعیمیہ وکری چکی

حضرت سیدنا اعلیٰ مفتی محمد عبد القیوم قادری قدس سرہ العزیز کی رحلت شہداء عالم کے لئے بہت غمیں کا سبب بنی ہے۔ یہ تمام اکابر علماء و اہل یکتہ کے حصص ۱۵ ہے جس اور جو چاہتا ہے پھر اس کا دل پس میں ملتا حضرت مفتی صاحب کی جامعہ علامہ سے ملنے بہت مفید مدت ہیں جامعہ نظامیہ رضویہ لاہوری منڈی رشیدیہ پورہ تعمیر کے اس میں سے

عظیم نندہ میں انہوں نے انتہائی حلاوت و پختگی سے ساتھ کام کیا۔ مگر وہ عظیم
قادر نہ کرتے تو ہمارے آپ وفاق اندر اس کا کوئی جوہر نہ ہوتا اور حساس مکتبی وہ مست سے
ہمارے حصار بنتا۔ قوی درصوبہ میں انہوں نے عربی عہدیت کا ترجمہ کرکے لفظی عہدیت و احادیث
کی تخریج کرائی یہ وہ معرکام ہے جس کو ہندوستان و پاکستان کے قریب و شکیں امام احمد رضا
سے کوئی نہ کر سکتا۔ اہل حضرت کے نام پر جلسے کرے اور نعرے لگے مگر بالآخر یہ کام ہے یکنے
جس پر جگر سے ایسا قتل کام ہندو شہر پر نہایت مکمل ہے

آپ کے لودہ وفد کی شفیق ستا ختم نہیں ہمارے سے وہ بہت باحوال تھے وہ چلی
دست میں ایک بہت بڑا اور دھتے پھرتے دگوں کو انہماکات پر لگا رہتے تھے انہوں نے
نقے ہی بد اس سونے کی تہا میں تعصیب کس نہیں، مجھے تو نہ کراۃ الحمد ثین لکھنے کی طرف انہوں
نے ہی متوجہ کیا تھا اور یہ جاسے اس مسلک کے کتنے کام انہوں نے کراۃ۔ اللہ چارک والو
ان کے درجہ ملنے فرماتے اور آپ کو اپنے اللہ کا پیش بنائے اور جو کام وہ کرنا چاہتے تھے اللہ

الحالی آپ کے ہاتھوں وہ کام مکمل کروائے۔ یہ کہنا تو ایک دیکھی سی بات ہوگی کہ اٹھ ٹھارک وتوہی
آپ کو صبر جمیل وعطا پر رائے حقیقت میں اسکی تاروخ بار فرصت پر صبر کرنا بہت مشکل ہے۔

میں دعا کرنا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی ایسی فتنی صاحب ایسا دلورہ اور مسلک کے سے دعا
کرے گی اور دین کی خدمت کرے گی یہی لگن و روح میں ملے فرمائے اور آپ کے ہاتھوں حضرت
مفتی صاحب رحمۃ اللہ کا مشن پایہ تکمیل آ پہنچے۔ علوم صحیحہ کے قیام میں رہیں، اللہ تعالیٰ اور طلبہ
آپ کو سلام کہتے ہیں اور آپ کے سے دعا ہے کہ وہ مسلمانوں کے دل سے لے کر اللہ تبارک و تعالیٰ

☆☆☆☆☆☆

علامہ سید محمد محفوظ الحق چشتی، پورے دارالشمس دہلی

نہایت اعلیٰ و فصیحہ الشیخ حضرت مولانا مفتی محمد عبدالقیوم جبراردی رحمۃ اللہ علیہ کا مکتوب
 درحال صرف آپ کے لئے ہی نہیں چاری دنیا کے سلیحہ کے سہ عظیم احصا ہ میں سے ہے
 آپ کی خداست و خیر اور باہم عظیم فضیلت کے سہ بیزارہ نور ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے
 سطر کر لے کہ ہوجو میں نہیں درجہ ہوجو رہتے ہیں لیکن علوم اسلامیہ کی عظیم درسگاہ جامعہ اسلامیہ
 رضویہ۔ تنظیم المدارس کا انعقاد و درجہ ہوجو کا حاضرہ و سابقہ نام احمد رضا بریلوی رضی اللہ عنہ کے حق
 و صدقیت پر مبنی افکار کی شہرت اور عمل انھوں نے دینی رضویہ کی اشاعت آپ کی وہ یادگار ہیں جس
 جنہیں منصب اہل سنت پر لکھ دینے اسلام پر عظیم احصا کی صورت میں بھلائی نہیں جاسکتی۔ آپ
 کے ان شخص و دیگر کات کو صدیوں تک یاد رکھا جائیگا۔

شک نہیں کہ حضرت مرحومہ مظلومہ کی ہر عزم قیادت اور ہر معظیہ مصوبہ کے بغیر، عظیم المرتبت معلمین سرمد کی ہر محسوس اور اصلاحیت رفاقت و شفقت کا بہت بڑا سرمایہ ہے جو کہ حقیقت میں ان کی حسین و جمیل ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے محبوب پاک ﷺ کے وسیلہ جمید سے حضرت مفتی صاحب نظر اللہ مرقدہ کو ہر حال اللہ کے مرحومہ ریحہ سے لوازم سے اور بہت انفرادی میں ہر پادریہ اسلام اور علیہ السلام کی رسالت سیرت و ﷺ کی صف میں جگہ بخشنے پسندے گا۔

اس ملت کے صبر و ہمت سے نوازے اور جامعہ کلامیہ رشیدیہ سدا بہار گلستان کی صورت میں
 شہر کراچی اور جاما اور ہے اس کی اولاد کو ان کی موصوفی پالیسی کا انکس کا استحقاق عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ حامد رضا (وزیر ٹرانسپورٹ، عشرہ کواۃ)

حضرت مولانا علامہ مفتی محمد عبدالقیوم براروی رحمۃ اللہ علیہ چیئر مین پیریم نوسل
جس عیت فی ملت و صدر تنظیم المدارس پاکستان و ناظم اعلیٰ شیخ احمد عیث جامعہ نظامیہ دہلیہ اور
شریف امت مسلمہ کے عظیم سربراہ تھے آپ کے ملک وطن کے لئے بہ شاعرانہ بات انہما ہوئیں
عام سلام آپ کا سر ہو بہ مست ہے آپ سے نئی علوم کی شاعت و اسلامی اقدار کے حیا و
وہل حضرت کے خوف کے لئے گراں قدر حدیث انہما ہیں۔ آپ کے ساتھ ہر حال سے محبت
و سلامیہ کو بالعموم اور اہل ملت جس عیت کو بالخصوص نا قابل تلافی نقصان پہنچا ہے حسب بھی بھی
جامعہ نظامیہ دہلیہ اور شریف چاہے کاتفاق ہوتا آپ بڑی شعلت و محبت سے ملتے۔ کچھ
کراچے کے قریب سے امت صاحب کے صاحبزادے ہو چکے قید و اندگرانی استغاثی المکرم سہال
و علامہ شیخ احمد عیث علامہ صالحہ محمد عام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حدیثات کا ذکر کرتے مجھے طرہ دے کہ
سب کاموں سے باور فرمادو و اہلوم جامعہ حنیفہ دو دروازہ لکھنؤ کو و جو کہ حضرت کا لکھنؤ
موجود ہے۔ اس کی طرف جبر فرماتے ہو۔

یہ قدرتی صاحب کی۔ میں سے صحبت اور، علی اور اس کے قیام کے لئے جدید تھا۔ آپ
اپنے شاگردوں کو ہر کار کی فوکران سے دیوار، علی اور اس کے قیام کے لئے تلقین فرماتے۔
آپ نے جامعہ نظامیہ اور شریعت اور شیخو پروٹس جو دین کی شمع روشن کی ہوئی ہے
اس کی روشنی شہر شہر تک پھیل رہی ہے۔ اس شاء اللہ تعالیٰ وہ اس کے فطرت اسلامیہ اور اس سے فیض
یاب رہیں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساجد جمید و شرف لہو بیت سے نورے اور آپ کے فیضان کو
جاری و جاری رکھے اور آپ کے علاوہ اصحاب خصوصاً صاحب گیار کو یہ صدمہ برواشت کرے
خود آپ کے مشن کو جاری رکھنے کی فوٹنی نصیب فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ابوسعید سید محمد حبیب الرحمن (قاضی محکمہ آراء جموں و کشمیر)

بقیہ اسلاف، حبیب الملک مفتی اعظم پاکستان، باریک منہ علوم، جامع معارف، مقبول و معروف امور و طرح، شیخ الحدیث، الشیخ سزا، ۱۱ سالہ حضرت مولانا مفتی محمد عبد متعز، مولوی قدس اللہ سرہ، اعزیران، اعلیٰ باہر، نظار، یہ صوبہ، چتر گپ، پریم، بول، جہاں، صفت، دل، مست، پاکستان، صدر، تنظیم، المدارس، پاکستان، کالج، تحال، عام، سامنے سے، ناقابل، فانی، قصاں، ہے، حضرت، مفتی، عظیم، شتا، جیسے، عام، دینی، کی، موت، موت، معالیم، موت، المعالیم، قاری، امت، میں سے ہے، رسول اللہ ﷺ کا، شہادہ، ہمارک ہے۔

ان الله يخلق من العدم بعض العلماء - اور آپ ﷺ کا، شہادہ، وراثی ہے۔

ان من اشراط الساعة ان يرفع العلم

حضرت مفتی صاحب، عمر، اللہ تعالیٰ، مسلک، اہل سنت، کی، تری، ایمان، اور، انکار، ہمار، مراد، رحمہ اللہ تعالیٰ کے، سین، اور، حضرت، محدث، عظیم، پاکستان، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، علم، و فضل، سے، مستفیع، ہوتا ہے۔

سہاں، علم، و فضل، کا، یہ، ہوتا ہے، پنی، پاری، تاہن، اور، کھل، اور، شہدگی، کے، ساتھ، ایک، عالم، کو، سزا، کر، ہوتا ہے، اور، محدث، عظیم، پاکستان، رضی اللہ عنہ کے، فضل، و کثرت، کو، دنیا، کے، اہل سنت، میں، تقسیم، ہوتا ہے، رہا، تھا، مگر، دیکھتے ہی دیکھتے، سن کی، آن میں، حضرت، مرحوم، ہم سے، جدا ہو گئے۔ آپ کی، وفات، حادثہ، جاننا، ہے، جس سے، شہر، سو سے، سونے، اور، ستیا، سلسلہ، کر، دی، ہیں، ہر، جگہ، سنا، معلوم، ہوتا ہے، اور، علم، و فضل، کا، یہ، ہوتا ہے، کیا، غروب، ہو، کر، دیا، ہے، اسلام، اور، حبیب، محمد، اہل سنت، و جماعت، میں، صحت، باقم، بچھ، گئی، اور، نکتہ، کا، عالم، طاری، ہو گیا۔

العین قدس سرہ و القلوب المحزون و حالہ و ربنا اللہ و ان الہ و راجعون
دائم، انحراف، کا، حضرت، مصروف، کے، ساتھ، ساتھ، صاحب، علمی، سے، تعلق، رہا، ہے، حضرت، باہر، اہل سنت، ملک، العلماء، امام، رئیس، انجمن، شین، مسلمان، و الا، حق، و سید، کی، و سندی، محدث،

حضرت مولانا مفتی محمد دار احمد صاحب رحمہ اللہ کے، سر، ساتھ، زمانہ، صاحب، علمی، سے، راجحیت، عدم، پاکستان، کی، نشاۃ ثانیہ، اور، امام، المناظرین، شیخ، مناظرین، شیخ، القرآن، و حدیث، اور، محدث، شیخ، علامہ، مولانا، عبد الغفور، ہر، روز، مفتی، اللہ تعالیٰ، عنہ کی، قیادت، اور، پھر، عراق، مان، دینی، در، اہل سنت، علامہ، مولانا، احمد، سعید، علمی، رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی، قیادت، میں، تنظیم، المدارس، کی، مرکزی، مجلس، علامہ، کے، رکن، کی، حیثیت، سے، کام، کر کے، کی، سعادت، اور، حضرت، مفتی، صاحب، علمی، کی، ہم، ربانی، نصیب، ہوں۔ حضرت، مفتی، صاحب، رحمہ اللہ تعالیٰ، حضرت، محدث، عظیم، پاکستان، کے، مشن، کے، جامع، و کامل، شیخ، نام، تھے، آپ، حضرت، محدث، عظیم، پاکستان، کے، افکار، و نظریات، کے، لحاظ، اور، اعلیٰ، حضرت، عظیم، ہر، کت، پھر، دین، ملت، ہا، احمد، رضا، رضی اللہ عنہ سے، صحیح، لایب، تھے

آپ سے، علوم، دینیہ، اور، علمی، حیف، اور، مسلک، اہل سنت، کے، سے، بے، مثال، خدمات، عام، ہیں، اہل سنت، کی، بنیاد، ہا، احمد، رضی اللہ عنہ کی، صوبہ، کی، جدید، قیادت، میں، اور، ترقی، کو، شیخ، کے، ساتھ، و شامت، آپ سے، ہیں، اور، اہم کارناموں، میں سے، یہ، ہے۔ اللہ، عز و جل، کی، دینی، علمی، و ملی، خدمات، اور، عالم، اسلام، سے، آپ کے، کارنامے، نمایاں، تاریخ، میں، ہمیشہ، درخشاں، و تاباں، رہیں گے۔

اللہ تعالیٰ اپنے، حبیب، پاک، دینی، انبیاء، و المرسلین، کا، رخصت، و آرام، میں، اللہ تعالیٰ، و اللہ تعالیٰ، علی، اور، اہل سنت، کے، فضل، حضرت، مفتی، عظیم، پاکستان، رضی اللہ عنہ، العزیز، کے، صاحبزادگان، اور، آپ کے، علم، علامہ، و محققین، و مستشرقین، کو، اس، شہادہ، پر، تبریک، و مبارکباد، دے، اور، اہل سنت، کے، مشن، کی، تکمیل، کی، توفیق، مرحمت، فرمے۔ آمین، بجا، سید المرسلین، صلی اللہ علیہ وسلم، و آسہ، و اصحاب، و صحابہ، و

☆☆☆☆☆☆

سردار محمد سیاب خان سینکر قانون ساز اسمبلی آزاد جموں و کشمیر

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالقیوم ہر روزی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر، کچھ، ہود، مرحوم، باقی، و ختم، جامعہ، نظامیہ، رضویہ، عالم، اسلام، کے، عظیم، مذہبی، پیشوا، تھے، آپ کی، دینی، و قومی، خدمات، ناقابل، فراموشی، ہیں، آپ سے، نظام، مصطفیٰ ﷺ کے، لحاظ، اہتمام، مصطفیٰ ﷺ کے، تحفظ، علوم، دینیہ، کے، فروغ، اور، اتحاد، بین، مسلمین، کے، لئے، گراں قدر، خدمات، انجام، دیں، ہیں، آپ کے

وصار سے عام سلام ایک عظیم عالم دین، عالم شریعت اور عالم فہمیت سے محروم ہو گیا ہے۔

بھری دعا ہے کہ اللہ پاک مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اس کی مساعی میں بوشرف قبولیت بخشے جلد پسران گار کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور حاجتیں کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

☆☆☆☆

راجہ محمد عبدالقیوم خان وزیر خورک اور حکومت ریاست جوں و کشمیر

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خاراوی مدظلہ العالی کے عظیم مفتی اور محدث تھے آپ نے پاکستان میں اسلامی نظام سے نظارہ اور مقام مصطفیٰ کے تحفظ و احیاء اسلام کے فروغ و احیاء میں مسلسل کئے لئے مگر سائنڈر خدمت اسی ہوئی ہیں۔

چاند نکاح میں رضویہ اور شیخوپورہ آپ کی عظیم ریگاری ہیں جس سے بے شمار نفع و فائدہ حاصل ہو رہا ہے۔ مال مال ہو کر اس وقت ملک و بیرون ملک اسلام کی خدمت کر رہے ہیں حضرت مرحوم عالم اسلام کے عظیم مہربان اور آسان طبع و عمل کے درخشاں ستارہ تھے۔ ان کی وفات سے عالم اسلام ایک بلند پایہ مفتی و ریگاری ہو گیا ہے۔ مرحوم مرحوم ہو گیا ہے اس دور میں آپ کا وجود اللہ تعالیٰ کی بڑی نعمت تھی۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مصطفیٰ کے اس سچے عاشق و محب کے درجات بلند سے بلند فرمائے اور ان کے پسران گار و عظیم صدمہ برداشت کرے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆

مفتی منصور الرحمان (وزیر جنگلات، کلاں و سیاحت اور ذخیرہ مظفر آباد)

حضرت مفتی عظیم پاکستان مولانا مفتی محمد عبدالقیوم خاراوی رحمۃ اللہ علیہ کی دینی و ملی خدمات ناقابل فراموش ہیں۔ مرحوم کا تحریک ختم نبوت و تحریک نظام مصطفیٰ میں ہم کردار رہا ہے۔

آپ نے علوم دینیہ کی شہرت اور عشق مصطفیٰ کی شمع کو فروزہ دار بنائے اور ملت اسلامیہ کے اتحاد و اور دینی برادری کی بناء کے لئے کارہائے دیوانہوار انجام دیئے۔

چاند نکاح میں رضویہ اور شیخوپورہ آپ کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہیں جہاں سے بے شمار جانکار پیدا ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خاراوی عالم اسلام کے عظیم سربراہ و علم و تقویٰ کے نقاب و مہتاب تھے جس سے ہزاروں نوجوان چمکے۔ آپ کا تعلق مولانا حق کے اس گروہ سے تھا جسوں نے پاکستان بنا سے میں ہم در رہا۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم مہربان کا فقدان ہو گیا ہے۔ لڑتوں مرحوم کے لواحقین و تادم و بیہ صدمہ برداشت کرے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے مشن و جانی و مالی کئے کا عرصہ مدت سے نواز رہا ہے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

☆☆☆☆

قاضی محمد مظفر اقبال مصطفوی رضوی، چیئرمین سی این ایس کمیٹی پاکستان

آج میں بڑے دلچسپی اور محمل دس کے ساتھ یہ چند خطرات قرینت و نصیحت آپ کو لکھ رہا ہوں۔ حضرت مولانا کا چاند نکاح میں رضویہ اور شیخوپورہ آپ کی جہد مسلسل کا نتیجہ ہیں جہاں سے بے شمار جانکار پیدا ہوئے ہیں۔ اس وقت دنیا کے گوشے گوشے میں اسلام کی خدمت انجام دے رہے ہیں۔ حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم خاراوی عالم اسلام کے عظیم سربراہ و علم و تقویٰ کے نقاب و مہتاب تھے جس سے ہزاروں نوجوان چمکے۔ آپ کا تعلق مولانا حق کے اس گروہ سے تھا جسوں نے پاکستان بنا سے میں ہم در رہا۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام ایک عظیم مہربان کا فقدان ہو گیا ہے۔ لڑتوں مرحوم کے لواحقین و تادم و بیہ صدمہ برداشت کرے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان کے مشن و جانی و مالی کئے کا عرصہ مدت سے نواز رہا ہے۔ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔

دوسرے سید محمد علی مسکن و سنی ساجھی تھے تحریکوں میں بھی میں ان کے ہمسر رہا۔ انہوں نے از ادب تا آخر عظیم زندگی گزار دی۔ بلکہ میں کہہ چاہتا ہوں تو بہت بہتر ہو گا کہ انہوں نے زندگی کے مقصد کو جان لیا ہو گا۔ بلکہ پائیا انہوں سے عمر بھر دینی خدمات کا اعزاز حاصل کر کے اپنی آخرت کو سوار کیا۔

وہا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے حبیب حبیب ﷺ کے مثل ان دن تمام سامی جلیلہ
محمودہ کو اپنی بارگاہ میں شرفیہ قیوت سے جو دستہ اور اعلیٰ معین میں انیس نلی تمام و کرام سے
نور سے۔ آئیں ان کی رحلت کے بعد اس تمام دستہ واریوں کو "پیوت" میں کر بطریقہ اخص
سراچھا ہو چکا آپ پر بہت بڑا فرض ہے۔

اس وقت سب سے اہم صورت اور دولت توفیق و توفیق کی ہے۔ حمد اور اس و دیگر
نور و کمال ان میں میں شیر و شکر + متھ قلعن رہیں اور اس الہامی میں میں بھی درادہ پڑے
وہا پڑے پھولوں کے سروں پر دستہ شفقت رحیم اور چھوٹے بڑوں سے احترام میں کوئی قید
فرودگذاشت نہ کریں، بلکہ سب سے بڑی طاقت و طاقت ہے۔

و اتفاق کس حد میں ہو
علاقہ مذمت شیریں و اتفاق ہوا
☆☆☆☆☆☆

بیر مشتاق احمد الازہری، پرنسپل راجہ محمد یحیٰ نہ لوہ کا لون سرگودھا

بیکر علوم و محنت، وارث عوام اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے وصال پر خفاں پر صرف میں
ای انیس بلکہ ہر حال میں اسامہ انگہار ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کے مشن پر اپنی روح کا کوئی قریب
کرے والی شخصیت جہاں اپنی ذات کی فردی سے دوچار نہ تھی ہے وہاں ساتھ ہی ساتھ ہزاروں
بلکہ ہاؤس اور انکوں اعلیٰ علم کا یکہ جم فیر پر کر کے جا رہے ہیں جس کی رہاں سے قید مفتی صاحب
کا پیغام اسامہ است محمد یہ تک پہنچا کر رہے گا۔ اور حقائق دین حضرت کا یہ خوبصورت بھجواست مسر
کی تقدیر کو بد ملے ہیں انشاء اللہ مؤثر ہوگا اور آئندہ آئے وائے وقت میں مفتی عظمیٰ کا یہ حصہ بھر پور
حصہ ہوگا فقیر نے جب معر میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی پر سب سے پہلا جہاں کا مقابلہ تحریر کیا تو
اس فقیر کی حوصلہ افزائی کے لئے چاہا تھا کہ یہ مسر ہو میں خصوصاً تقریب معتقد کروائی گئی اور جن
خوب صورت و الفاظ میں اس فقیر کی حوصلہ افزائی ہوئی۔ اس فقیر کو چھ سال کے دوران آئے والی

ساری پریشانیوں ختم ہوئی اور یہ حوصلہ و کلمات آخری سال تک نصیر یاد رکھے گا۔ حقیقت میں اسکی
روحانی شخصیات کے اس خوبصورت پیار کی وجہ سے گلشن اسلام میں بہار راقی ہے۔

دولا کریم اپنے محبوبہ کریم کے صدقے میں ملت و جماعت اور دینی خدمات کے
بدلے مفتی صاحب کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ ہیر محمد اقبال ہمدانی عالم اعلیٰ چاند عربیہ حنفیہ میں لگا لگا

حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم مسر دی علم دینی اور روحانی کا
عظیم کر ہے کہ ان تھے ان کی اس اہمیت سے رحلت سے اہل ملت و عظیم نقصان ہو سکی تھی
ہمکن ہے چاہے کہ حد ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ان کے ساتھ لوگوں اور علماء و کلمبر
میں عطا فرمائے اور ان سے شرف و چاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد نصیر الدین لوری، جامعہ لوریہ تعلیم القرآن و فرائض و شاد شاہ شاہد

استاد اعلیٰ مفتی اعظم شمس العبادہ نور اہل سنت حضرت علامہ مفتی محمد القیوم جبارودی
طیہ ارمہ آپ اہل ملت و جماعت کے عظیم پیوت اور جماعت اہل ملت کے عظیم علمی روحانی
شخصیت تھے ان کے اس سال سے ملے، روحانی میدان میں جو کی واقع ہوئی ہے۔
وہ ہزاروں سال میں چھٹی ہوئے ہنگس۔ ہمارے اس عظیم شخصیات کی کسی سہ حد محسوس کی جارہی
ہے اللہ تعالیٰ کی دعا میں دعا ہے اللہ تعالیٰ قید مفتی صاحب کے مزبور ہوا آپ انکوں رفتوں کا عزتوں
فرمائے نوران کدنی ملی مشر کو بہدی رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین جماد النبی اکرمیم۔

سیٹھ محمد بخش، نیکانہ ضلع شیخوپورہ

رنگی انسان کی ہے ماحر مرخ خوش قوا
شاخ پر ہیل کٹی دم ، پچھلا ، او گیا

رنگی کی شاخ کٹی مارک ہے یکن پر شر اور اور دوسے کی بنا پر دیم و تائمر رفتی
ہے اور آپ علوم عمل اور جہد مسلسل سے تادیاد تار و رختی ہے اور اس سے ایک رہ فیض ب
ہونا ہے کہ مفتی عبد القیوم صاحب کی امت تودہ صفات و صفتیں اخص و حلق قاسم راجحتی نس
سے رہا نہ فیض باب اور ان سے بھی داسوے اور دینی کاوشوں سے بار عام ملام مستفید اوت
رہے گا۔ اور نافع فیض اور سر پرشہ عاصم عمل ہمیشہ یاد رکھو۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جہد و عافرا دے۔ آمین مکی موت و حاکم کی موت
ہے۔ لیکن اس میدان میں ہر کوئی ہے کس دھار ہے۔ ہر جاں کلاوت و غنمی ہے

مرضی مولیٰ مولیٰ مولیٰ

☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد شریف جمالی جیپ آباد سکھر

شاخے ہمارے جہاں اے ہر
الکس ہر مر مر مر مر مر

موت العالم موت العالم بصورت قید سرئی و مرشدی و ستار العلم و شیخ الحدیث مفتی
محمد عبد القیوم ہزارو بیضا حب ملی نہ ترو و جعل اکتی حواہ اس دہر قالی سے دار ہوا کی طرف
والاسر اختیار کرنا یہ ایک دیبا غلام ہے جس کا ہزاروں سوس میں بھی تائی نا ممکن ہے۔ جس کو بھنے
کے حضور کے دم سے ہوا پاکستان علوم الیاد سے اللہ تعالیٰ انھیں بچے جو ہر رحمت میں ہر حک صلا
فرمے۔ آمین ثم آمین جہاد و پس

☆☆☆☆☆☆

علامہ عبدالحق صدیقی ، باغبانپور لاہور

مفتی عظیم پاکستان کے ساتھ میں سے کافی وقت گزار رہے آپ سے مفتی ہدیہ کار کر
لیجئے۔ میرے ساتھ بیٹا میں ستر گزارا مانا میں سوئزرینڈ میں بھی

مولانا محمد واحد بخش سعیدی ، جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور

آپ کو علوم حدیث پر بی بی و سس حاصل تھی اور آپ کو خود اللہ تعالیٰ سے جو بھی ملے
دھار دیا تھا شاخ پر دی دیا کے علاوہ کو نصیب نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا صوفی غلام سرور قادری ، مدرسہ جامعہ سولہ شیرازیہ لاہور

جس سے بہر خمی وہ ہمیں داغ و عارقت دے گئے اور غلام ہے سر دس ماں چھوڑ کر چل
جئے مفتی عظیم پاکستان علیہ الرحمہ کے انتقال پر غلام سے چارے جہاں کو علم سے غلام کر دیا ہے۔

قاری محمد اسلم نقشبندی ، طبیب جامع مسجد میڈی انگلڈ اسپتال لاہور

حضرت مفتی عظیم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کی رنگ کی جہد مسلسل اور عمل جہم سے عبادت تھی
و آہن طر کا ہر شاخ ستارہ تھے جامع مقبول و مقبول تھے و راعلوم جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور
و شیخو ہر و اس کی ملی و دگار ہے۔ عظیم المد دس اہل سنت پاکستان ان کا تعلیمی شاہکار ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد یعقوب رضوی ، ناظم اعلیٰ سداک سٹریٹ بکھرات

حضرت مفتی عظیم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے مجلس علم و عمل و دیناری ہدیہ مولیٰ

تعالیٰ حضرت مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے درہات کو بلند فرمائے۔ دروازہ کے صومیل پہنچے جہاں سے
فرمائے۔ اس وقت کا یہ نقصان ایک عرصہ تک پورا ہو سکے گا فقیر ستم میں شریک ہے۔

☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد طاہر سیالوی شمس العلوم جامعہ رضویہ کراچی

ہمارے مریخی شخص ہے پناہ عشق، راجہ خیر، مدد گیر درجہ کے کن کن حوٹوں کے
مالک، ہریت اہی محبت فرمانے دے ہر شاگرد کے کام پر نظر رکھو، دے تدریس کی معاملات پر کسی بھی
اہم مسئلہ کو ترجیح نہ دینے والے جامعات سے ہر ناظم کو اپنی نظر میں رکھنے والے دعوت کا در
بلکہ پاس رکھنے والے استاد کراچی جس طرح عظیم شرفی سی طرح عظیم شرفی تھے سی طرح
عظیم استاد بھی تھے۔

چنے ستارہ کراچی سے ہے پناہ محبت فرمانے تھے، یہی وجہ ہے کہ جوش گرد آپ سے
رہنے والے قلم طے کرتا آپ کا گرد پودہ درجہ ہو جائے اور اس بات پر فکر کرتا کیڑے کی پیٹھ بھی ہیں جو
آپ سے سوال تو۔ چنہ کیے گرا آپ کے تدریس کے عاز سے واقفیت رکھتے تھے گو اس عظیم سائنس
ارحال پر دوسرے علم میں جہاں دیکھا یہ گرد درجہ میں آئے سے پہلے یہ ضرور سوچنا تھا کہ قلم مفتی
صاحب علیہ الرحمہ مصروفیات کے بارے میں چھپ چھپ کے تو کیا جو آپ ہو گئے تھے جس کو پناہ تھا کہ قلم
مفتی صاحب کی بھ پ نظر ہے مفتی صاحب کے چنے جانے سے جس طرح سبب کے نظم کو درجہ
ہے جو چنے کا کاروبار ہو گیا سب کام میں جانیں گے تدریس کی عمل میں مفتی صاحب کا درجہ ہو جانے
کے خوف کو دور کر کے کیسے، چنے روحانی باپ کو اپنا بیٹا کرنا کرنا ناظم جہاں کر سکتے ہیں، دعا ہے ہند
تعالیٰ قلم مفتی صاحب کا روحانی سایہ ہمارے سر اس پر قائم رکھے اور انسانی جاہد فرمانے آتش

☆☆☆☆☆☆

مولانا شہزاد احمد شاہ کر، مدرس جامعہ عربیہ جدیدہ چھانگا، لاہور

حضرت قلم مفتی محمد عہد الیقوم ہر روی علیہ الرحمۃ کی شخصیت ایک عرصہ تنظیم و ترقی تھی۔
اللہ تعالیٰ ان کی قبر انور پر ہر روز رحمتیں نازل فرمائے آمین یہ استقامت کا پہلا علوم و دینیہ کا کو
کراں، ہر شرافت و کرامت و بیک شغف و محبت چانک، علم کا سورج ہم سے چھپ گیا اللہ تعالیٰ
علم الہدس ہم کو عطا فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆

حافظ سجاد احمد ہریالوی، فاضل جامعہ فاضل میہ رضویہ

میرے استاذی الکلام حضرت مفتی اعظم پاکستان ماضی و حال سوس حضرت مفتی محمد عہد الیقوم
بزرگ ولی علیہ الرحمۃ ایک عظیم مامورین تھے ہر روی کی تقد میں لکھ شگرد و ملین عز پر میں ہی
میں ملک پاری، یا میں خدمت دین میں سرانجام دے رہے ہیں۔
ان کے چنے جانے سے لڑتے تھیم ہو گئے ہیں، غنا بھی ہوتے ہوئے گئے گا۔ اللہ کریم ن
کی قبر پر کوڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔ آمین

لہ میں مفتی محمد کا داغ لے کے ہے
اور میری رات سنی قلم چانک لے کے ہے

☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد صدیق سعیدی، چکری شریف، راولپنڈی

حضرت قلم مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عہد الیقوم ہر روی علیہ الرحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مسلک استقامت کا در
پر چاند کیا کہ دور حاضر میں اس کی مثال نہیں ملتی آپ سے علوم و دینیہ کی شرافت و ترویج کے لئے دو
عظیم گستاخ جامعہ فاضل میہ رضویہ لاہور شیخ پورہ کی صورت میں دیئے اس وقت کو مرحمت فرمائے

شاہد شہرہ رقی دنیا تک قائم رہیں گے اور تشنگان علم اس سے یروہا ہوتے رہیں گے۔
قبرہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ خجالی مشفق تھے آپ کی دلت نصیب اور
بے جا مخالفت کی بو سے مزہ و مزہ آتش و اندھا کہ و تعالیٰ آپ کی مرقہ نور پر ہاں رحمت کا
زور فرماتے۔ آمین

میرے حصول کو بد حالے و لا کوئی اور بھی مل جائے تاکہ
لاڈل عمر کہاں سے حیرے جیسا تھیں رہا نما

حافظ افتخار احمد جٹ، لاہور

مفتی اعظم پاکستان ۱۹۷۱ء سادہ کی نہیں تھے بلکہ بے مشق اور مہربان بھی تھے اس
کے وصال پر مانے سے ہم ایک شلیل اور مہربان سے محروم ہو گئے۔

☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد رضا الحق، لاہور

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عہد القیوم ہزاروی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بے مشق اور
مولس اور خطوط اس لسان تھے۔

☆☆☆☆☆☆

حافظ محمد شہزاد ہاشمی، لاہور برین جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور۔

مفتی محمد عہد القیوم ہزاروی ایک فرد و عہد کا نام نہیں ایک شخص اور ایک تحریک کا نام
ہے اسی طرح آپ کی موت بھی فرد و عہد کی موت نہیں بلکہ موت العالم موت العالم کے مطابق
ایک جہان کی موت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ علیہ

کے وصال پر ملال پر

اندرون و بیرون ممالک سے

موصول ہونے والے تعزیتی خطوط

دلی اوی ا مگر یہ ی آپ مرا
 سارے تھیں . گہاں ہر
 شہزادہ گرامی منزلت نہ ہو

دستام خانم درجہ التدریس یافتہ لکچرر ہو معلوم رہے کہ آپ سے خواہش ہے۔ تمہارا کھڑا سر یہ
وہا ہوتا رسول کا تواری صاحب سے ہے ہاں تو معلوم ہو سمیت تلقین ہو کہ ایک آپ کی تعریف نہ کرے گا
مصلحت و طاقت کی وجہ سے حاضر بھی نہ ہو گا۔

آپ کے والد ماجد کی چار کتب معارف، ہم سب کے لئے سو اسی روح ہے۔ حیف ہے
 رقم ۱۱۰ روپے ۱۰ ہے کہ دکھائے دے ہے
 اور چاہیں کہ ہمارے لئے تو چھپائے دے چھپو

وہ بیکر خلاف تھے، وہ اسل پر یقین رکھتے تھے، ہمدردی سے بھرے تھے، وہ ایسے نفوس
تھے کہ یہاں متحرک کوئی کام نہ دیکھا، وہ بھڑکیا کرتے تھے، وہ ہم سب کے لئے ہمدردی افکار تھے، تجر
و تعنیف، ہمدردی و تقریر، بغیر دشمنی، اور انکلام و العزم میں جو کارہائے نیکو پس انداز ہوئے ہیں، بیش
از کار رہیں گے۔

اں کا اٹھ جانا جہاں کا اٹھ جاتا ہے ویر آٹھ نگہار ویر بند راہدار دو جہاں سے ملے
مکے نگر وہاں اسی جیش و آرمش میں جس کا اں سے دھوکہ کیا گیا تھا جہاں نہ فہم ہے نہ خوف
خوشخبریاں ہی خوشخبریاں ہیں۔

وَابْشُرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ

شدے اپنے بندوں کو تہنہ پہنچوڑا وہ خود ساتھ ساتھ ہے اس کے عبادہ فرشتے ساتھ ساتھ ہیں اس کی معیت ہوتے ہوئے پھر معارف کا کیا علم مصاحب و الام کو جان اللہ کا امر پسند ہیں مصاحب و تادم سے سناں اللہ کے قریب ہو جاتا ہے یہ دولت اللہ نے اپنے محبوبوں کو عطا فرمائی جو سب سے نیر و محبوب ہے اس کو سب سے زیادہ عطا فرمائی اس لئے یہ سب سے

دعا کے کاغذ ہے حضرت اہل اللہ کو انصاف سے زیادہ احسان میں ملتا تھا جی ہے کہ یہ شاہد خط
تکلی سے خالی ہے۔ مولیٰ تعالیٰ ہر حال میں اپنی دصا پر اسی دیکھے آتش
لقیر کی طرف سے والدہ محترمہ صغیرہ اور ان و بھتیجیاں، تمام متعلقین و دشمنین سے
دلی تعزیت کر دیں۔ فقیر آپ سب کے غم میں برابر کا شریک ہے بلکہ یہ غم تو فقیر کا اپنا غم ہے۔
حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ روہ کر یاد آ رہے ہیں۔

م لیا تھا و قیمت نے حضور
میرا ہے اتنا سزاوار آ

مولوی حامد حضرت مفتی صاحب کالیہ الرحمہ کہ پہنچے دیوار اقدس میں مقام فیض و عطا فرمادے اور آج سب کو صبر و استقامت اُمیں ۔ سب کی خدمت میں سلام و تحنن فرمادیں ۔

فقهنا والمسلم

احقر محمد مستور احمد علی خان

الہدایہ المستفیضۃ من کتبہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

بملا حله گرای بکری سولانا نادره شکا و با بیش قصوری در یک مجله

مکرمی زید عنایتکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

د	کشم	دلی	بش	مر	د
رشم	ا	و	آ	آ	رشم

۱۴۲۵ هجری قمری

ملحق صاحب ہم میں نہیں مگر وہ ہماری آنکھوں میں ہیں ہمارے خیالوں میں ہیں ہمارے دلوں میں ہیں۔ ہماری یادوں میں ہیں۔

مکرم ہر مذہب پر رحم۔۔۔ اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

دہر سے ایک عزیز نے اس پر حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کے ساتھ ارحم کی تہ
دی دوسرے رنج و غم میں ڈوب رہا تھا۔ بھینس۔ بونا تھا۔ سیدی استادی پر و فیروز اکثر غم مسو
تھو صاحب مدظلہ العالی کی رہی بھی جاتو بھینس ہوا۔ انا تہ وانا الیہ راجعون
در سبقت اور انھیں اٹھا ہیں۔ حضرت مفتی صاحب کی چٹکے معاشرت یہ
عقلمند ایسے ہے۔ سب کا نات و جات عایدہ خاطر مانتے اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت و
شفاعت لہیب فرماتے۔ آمین

اہل ملت پر مرحوم کے بڑے حق حسانت ہیں۔ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی
عالیہ الرحمہ کے مشن۔ تو سر فراش۔ گانا تھا اور کسی مشن کی تکمیل میں آپ نے جان بھی دی۔
۱۲۲۲ گشت منہ کو آپ کا گواہی نامہ فقیر کے نام موصول ہوا۔ ساتھ میں ایسے
مشکلات کا جو سب بھی تحریر ہے۔ نا معلوم یہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کا آخری مکتوب اور آخری
اٹوٹی ہوا۔ فقیر پر بڑا کرم فرماتے تھے فقیر بھی ان سے برابر مرسلت دیکھا تھا۔ دوران
تصنیف اتنا ہیہ پیش آنے سے انکال پر آپ ہی سے رجوع کرتا اور بعض امور پر مشکوک بنا
لٹوئی بھی حاصل کرتا۔

فقیر رامت کو در سے تعلیم القرآن لیں۔ ساتھ ساتھ کر پڑی میں امروری مدرس کی حیثیت
سے تعلیم والہاں کے طور پر حساب و قوت۔ ان کریم اور علوم اسلامیہ پر حاکم ہے جو ملتے ہی تہ رہیں
روک کر قرآن خوان شروع کر دی گئی پھر نین دل کی تھیل کا اعلاں کر دیا گیا مع فقیر حضرت مسو
مت مدظلہ العالی کی خدمت میں حاضر ہو اور ظہار المسوس کیا۔ حضرت مسعود مت سے فرمایا کہ مفتی
صاحب کا جانا اہل ملت کا یک بڑا نقصان ہے وہ بہت عظیم کام کر رہے تھے۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ علم پرور شخصیت کے مالک تھے وہ علاوہ وظیفہ سب پر
شفقت فرماتے تحریری و لکھی کام کرے والوں کو سبقت دیتے۔ خصوصی تہجد اور برابر تہجد احرار

فرما جس خصوصاً اہل حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے واسطے سے کسی بھی تعلیمی
تحقیقی کام پر بے حد خوشی کا اظہار فرماتے اور مزید کام کرے کی تلقین اور جذبہ پید کر دیتے تھے
انسانیت سے فقیر بھی بڑا کرم فرماتے تھے۔

جب جدید قادیانیت کی مرض سے فقیر نے حال فرہنگ اہل ران میں اور غلبہ اور قہر مفتی
صاحب علیہ الرحمہ کے سے عید رکھ اور ساتھ ہی ایک خوش فاش کا اظہار کیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور
تحریر فرمایا کہ ضرورت کے سے غیر مسلم سے دیکھ جائے۔ ابھی تک میرے علم میں
کسی نے کسی سے کراہید نہ تھا۔ مگر اس میں یا اویا کر رہا ہوں۔۔۔

حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ ہر کتبہ ایک یا دو اور جہ پڑھ کرنا تھا کسی سے
فقیر سے متعلق تنقیدیں خط وچر بن کر ملک بھر میں تقسیم ہو جاتیں۔ حضرت مفتی صاحب کے پاس
بچپن سے آپ نے تحریر فرمایا کہ امام کرے والوں کے ساتھ ہمیشہ سے یہ ہوتا چلا آیا ہے آپ کسی
سے جو بڑا سوال اور جواب دو جو سب میں نہ پڑیں۔ پچھنے کی طرح کام کرتے رہیں یہ تلقین و
ماسدین جو شرمندہ ہو کر حاشیوں میں لگے۔ کیونکہ فقیر ان سب مراحل سے گزر چکا ہے۔

ستر سال کی عمر ہو چکی تھی مگر جوانوں کی طرح چاک وچہ بد نظرتے خوش مزاج اور
طبیعت پائی تھی۔ چھوٹا مویا بڑا ہر کسی سے ملنے جو صدرا لئی فرماتے اور حقور مشورہ سے ہوا کرتے
یہاں یہ سادہ مفید لباس پہنتے رہتے جس سے ملت کا لا اور ہم کا چاہا وہاں پہنایا ہوتا۔

فقیر اور حاضر ہوتا تو قدم بوی کرتا بہت شفقت فرماتے۔ نئے نئے عنوانات پر کام
کی طرف توجہ مبذول فرماتے۔ حاضرین سے تعارف کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ یہ میرے
اصول فیہ میں۔ فقیر تو کسی گفتی میں نہیں آتا مگر یہ حضرت مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی عظمت علم
پروری کی چوٹی کی تک ہے۔

مولائے کریم کر دت کر دت مت نصیب فرماتے۔ اپنے حبیب کریم ﷺ کی شفاعت
در وقت عطا فرمائے آمین۔ فقیر آپ سب کے علم میں بڑا شریک ہے۔ ان تہذیب و تہذیب کرتا

ہے۔ ان کی یادیں ان کی باتیں ان کی ملاقاتیں سب دہرہ کر پڑ آتی ہیں

کسی صورت سے میری نہیں
آہ یہ مس کی یادگاری ہے
یہ علم کسی حادثہ کا نہیں، یہ اہل سنت کا علم ہے، اس کی شخصیت شرافت و عظمت کا پیکر تھی
اور اس کی صحبت اس کا ہر لمحہ یادگار رہی۔ یہ علم ہر لمحہ یادگار رہا۔ جو کہ اللہ تعالیٰ العالیہ راہوں۔

لہذا میں حضرت مفتی صاحب مرحوم علیہ الرحمہ کی ست پاک کو اپنے اہل و عیال
سے ہمدرد فرماتا ہوں۔ ان کے سب اہل و عیال کو اہل سنت کو اس صدمہ کا شوق و مصرت

حفظ فرمائے۔ آمین
بہمنہ نگاہ اور حاضرین کو سلام
والسلام علیکم
اقبال بسم اللہ تعالیٰ
گلش احمد رضا کرہ

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆
محترم اہل اہل حضرت علامہ محمد صدیق برادر علی صاحب، حضرت مولانا غلام علی صاحب
فاضل محمد اویس صاحب، مولانا حافظ محمد صاحب

سلام مسنون
بسم اللہ تعالیٰ، بحسن اہل سنت، مفتی عظیم پاکستان حضرت سیدنا اکریم قیلم مفتی محمد
عبد القیوم صاحب بروری کا وصال شریف دینی اسلام کے لئے غمناک اور اہل سنت کے لئے مصیبت
عظیم سامع اور ناقابل نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عظیم قیلم مفتی
صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے۔ اور متعلقین کو صبر جمیل کی نصرت سے نوازے۔

۱۶ اگست ۲۰۰۳ء بروز صحت دار معلوم ہے یزید بن جنوبی افریقہ میں قتل ہوئے
ہوا۔ جس میں قیلم مفتی صاحب مرحوم کے عظیم کارناموں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اور اہل
ثوب کے لئے قرآن خوانی ہوئی۔ اس شاء اللہ تعالیٰ ان خوانی کا یہ سلسلہ چالیسویں تک جاری رہے

کار۔ صحران کا کارب کو میری طرف سے تعزیتی کلمات پیش فرماتا۔ والسلام

محمد اکبر بڑا رومی خادمہ معلوم ہے

جنوبی افریقہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

صاحبزادہ محمد مصطفیٰ رفیعی بڑا رومی صاحب مدظلہ
اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
بھلس بڑا رومی افریقہ کا مفتی ہے۔

رات 26/8/03 منگل کو جامعہ علامہ مصوبہ کے محترم حافظہ کا، ی محمد ہارون مفتی
صاحب سے ایک کرۂ آخر کو یہ سبلی کر ملتی عظیم پاکستان مرہبہ اہلسنت، ی محمد محمد
پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم بڑا رومی اس وقت انوار سے 48 سال تک درس حدیث
یہ صاحبزادہ دار البقاء کی جانب رحلت فرماتے ہوئے اپنے والد کرام اہل علم کے ہاں تشریف
لے گئے ہیں حضرت صاحبزادہ صاحب یہ خیر انجمنی صدمہ کہ قیلم نامہ قانونی مدنی حق دہی ہے
اسان سب کی ہے الف کہ کی بھی نہیں اور پھر ہمارے مفتی صاحب دیگر صاحبان اور یوں سے
ریادہ قبر میں پائی کر فیضان مظار فرماتے ہیں وہ غری محنت؟ قابل ہوش ہوتے ہیں ہر اولاد
کے لئے مگر آپ حضرت ہمارے بزرگ اور صاحبزادہ کی رحلت کے سربراہ ہیں آپ کو صبر کیلئے
کہا سورج کو چرخ دکھانے کے مترادف ہے۔

صبر دار مظاہرہ قیلم ہے ہی پھر مفتی صاحب علیہ الرحمۃ کو کون بھوس سکتا ہے یقیناً مفتی
صاحب ہم سب کو صبر داروں کے صدق ہو چکے اہلسنت ایک عظیم، حق و جان شخصیت سے
محروم ہو گئے۔ عالم کی موت واقعی عالم کی موت ہے۔ جس کی کہ ہم نے بھی دار غیر میں قرآن خوانی
ناتوان خوانی دہانے خیر کا اہتمام کیا سوئی خالی نہیں فرمائے۔

حضرت استاذ العلامہ مولانا حافظ محمد عبدالستار سعید صاحب دیگر جامعہ انعام

مصر میں قیام دہشتی کے اس لمحہ میں فقیر اور مجھے احباب شریک ہیں۔ سب کو اسلام میں
مورائے کریم مفتی صاحب کے صدقے درج اور پانچ کرے حضرت نے فیض کرم
سے مستفیض فرمائے۔ اور حضرت کے درجست بلند فرمائے۔

فتاویٰ رضویہ ج ۱۱
حبیب الرحمن صاحب مدظلہ العالی

☆☆☆☆☆☆☆☆

خدمتِ گرامی قدر حضرت صاحب مدظلہ العالی کے مدتی مرادوں صاحب

السلام شیکھور حسن اللہ برکاتہ۔۔۔ عروج گرامی

ہدیہ کہیں اور کہیں میری قسمت
سب اہل کی صبر و ایثار ہیں

میرا دل ایسا دل میرا دل سے پہلے نے لیا یا کہ حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم
بر روی صاحب (میں دعوۃ اللہ علیہ لکھتے تھم بھی رہے تھے) دعوۃ اللہ علیہ نقاب کر گئے ہیں
ان کے نکلنے کی کیفیت طاری رہی ۱۱ چھاپ لکھ والے اللہ برحقوں اللہ تعالیٰ حضرت مفتی
صاحب دعوۃ اللہ علیہ کی طاقت فرمائے مال کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی دینی دہلی اور
مسلمی خدمات کا فیضان چرخی۔ لکھنے سے لے کے حاندان کے صاحب ہا مدظلہ العالی دھوبے کے
اساتذہ کرام اور ان کے علاوہ حضرات کو جس قیاس و ملاحظہ فرمائے۔ آمین

راقم یہ لڑنے دوسرے دوسوں کریم کی عاصری کے وقت یہ صرف خود دعا ایصال ثواب
کی کہ اپنے پاکستانی آغا و عثمانی رسول جو مٹے ان سے بھی دعائیں کروائیں اللہ تعالیٰ قبول
فرمائے۔ آمین ہاں مسلک اہلسنت حضرت علامہ مفتی صاحب علیہ الرحمہ کی موت بمصداق
"موت العالم موت العالم" ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے گائے ہوئے پورے کو پروان چڑھائے۔
آمین بھاء ہداسن و الحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

جمعہ متین سے لے کر جمعہ کے حضرت اساتذہ و مقامات (مہمانان مفتی) اعلیٰ و کرام
در تنظیم اہل دین اہلسنت کے حاضر حضرت کی خدمت میں بھی السلام علیکم کے بعد ملنا تقریرت۔

والسلام

دعا بخیر و دعا کو خیر و دعا سلام محمد شیکھور مفتی مدظلہ العالی

نزیل محمد بن احمد

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد عبد الحکیم صاحب مدظلہ العالی۔۔۔ محمد متین و حسن صاحب
السلام دھوبے کو باری گیت سر۔۔۔ دہلی اور ان خدمات میں دعوۃ اللہ علیہ ہاں ہاں ہاں ہاں
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ و بخلوہ والحمد للہ
رب العالمین اہل کل حال

یہ لکھتے وقت میں پاکستان سے باہر ہوں۔ کسی اسلامی بھائی سے ملنا نہیں سہا ہے
مفتی صاحب کے حال ناخوشی میں رہے۔ ان میں ادب گیا۔ آہ اپنا کتاب میں ہم کا کتاب
عرب ہو گیا۔ سرایہ اہلسنت حضرت سزا اللہ و شیخ الحدیث و فقہاء حضرت علامہ مولانا مفتی
محمد القیوم بر روی علیہ دعوۃ اللہ تعالیٰ پاکستان کے صحت افسر کے علاوہ میں سے تھے۔ اللہ عزوجل
مرحوم کو فریق رحمت فرمائے۔ ان کی اور ان کے صدقے ہم سب کی مسرت فرمائے۔ آپ سب کو
میرا قیاس پانچ جزیل رحمت کرے۔ اللہ عزوجل مرحوم کی خدمات سماوی بالخصوص لادینی مصوبہ
شریف کی اچھوتی خدمت و شرف قبولیت بخشے۔ آمین بھاء اہل الدین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم
رحمت سلامی کے سدا ہی ہمیں کی طرف سے حضرت مفتی محمد عبد القیوم بر روی علیہ

دعوۃ اللہ تعالیٰ کے لئے ایصال ثواب

قرآن پاک

اردو پاک

4 جز 99

3 کتبہ 60 لاکھ 31 جز 1

چراغ بجھ چلے چلے ہیں سلسلہ وار
ہماری بزم اہم جیروں کی زد میں ہے

اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کو ہے حواروت میں جگہ عطا فرمائے اور موجودین کو خدمت
دین کا خلاصہ۔ جدہ عطا فرمائے مفتی صاحب مرحوم نے طویل عرصہ تک اسلام اور مسلمانوں کی فکری
طیعی، علمی و تہذیبی خدمات سرانجام دی ہیں۔

مفتی اعظم پاکستان قدس سرہ اعزازی وفات کی جس کریم محسوس ہو۔ جیسے مسلمان
حق اہلسنت کی منہب و مطالبہ گوشتی ہے۔

اب ایسے لوگ زمانے میں رود رود کہاں
وہ مقیم شخصیت تھے جس کی صحبت میں، مدد کی فتن اور سورتی تھی۔

بہار اب جو گفتن میں آئی ہے
بہ سب یاد لگن ہی کی لگائی ہوئی ہے

ہام العزم و باہر دسر دشمنیت، اہلسنت کی علمی معنوں میں اتوار، علم و ضبط ہیں کرے
دینی شخصیت کی وہی رضویہ کو لے لے اندر میں مظلوم پر، نے دینی شخصیت تعلیم المدارس کو منظر
کرے دہ ریں اہلسنت کے وفادار کو بند کرے والی شخصیت مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ تعالیٰ کی صحیح
حیات کا احاطہ علم و قرعاس کے اس کی بات ٹھیک تاہم حضرت کی حیات مستعار کا ابھاری جاڑواں
کے ممکن متعلقین کے پیغامات و تاثرات اور اظہار محبت و عقیدت کے جذبات کو مرتب کر کے
ماہنامہ نظامیہ کے شیخ الحدیث فسررتیبہ دیں۔ بعد مشورہ ہے۔ اب ہم جیسے نکلے کئی شخصیات
سے راہد کر کے مسلک حق اہلسنت رضویت کے بارے میں معلومات میں گئے یہ سوچا سوچ کر
کلچر مذکور آتا ہے۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان کے کس کس شاگرد سے اظہار محسوس کروں بہت ہی مختصر
ہوتی کیا لکھوں۔ حضرت مولانا محمد صدیق چراغی صاحب سے کیسے اظہار محسوس کروں، مولانا

عبدالستار سعیدی صاحب سے کیسے محسوس کروں، مولانا حامد حسین رضوی صاحب سے کیسے بات
کروں، کلچر مذکور آتا ہے۔ آپ سب کی بیکلی و مدد رہی ہے کہ حضرت مفتی اعظم پاکستان کی
یادگار جامعہ نظامیہ لاہور، شوچرہ کو محنت اور قربانی سے کریم معیار پر قائم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں
حسب مفتی اعظم چٹا ہے تھے۔ انہ پے حبیب پاکستان کے صدر تھے یادگار مفتی اعظم (جامعہ
نظامیہ) گورنر کے کی گرم ہوئے محفوظ رکھے یہ گفتار اسلام آباد میں پہلے پھول رہا ہے۔

میرے خیال میں جو کامراڈ پمہارک پور میں جامعہ اشرفیہ کے بانی حضرت علامہ
عبدالموہب مہارک پوری رحمۃ اللہ علیہ سے سرائیہام، اب۔ اسی طرح پاکستان میں حضرت نے جامعہ
نظامیہ رضویہ کی شکل میں سرائیہام، مختلف شعبوں میں کام لیا وہ لکھنؤ سے ہیں تھے۔ مفتی اعظم
نے بنگلہ دیش، بھارتوں لکھنؤ کے میں کی توجہ تیار فرمادی جو فروغ دار رضائے سب سے سرگرم عمل
رہیں گے۔ ان شاء اللہ۔ دینی کتابوں کی شروعات لکھی جاتی رہیں گی۔ جس طرح مفتی اعظم
پاچے تھے کام ہماری رکھنے کی کوشش کریں تو ان کی راج مہارک ملوث رہے گی۔

انہ حضرت کے صاحبزادگان، آپ حضرت کے ساتھیوں کو حضرت کے ملک و ملک مشرق
چنے کی آدمی، استقامت بخشنے، بعد صاحبزادگان مفتی اعظم اور صاحب مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے
بہرہ جاب سے انکھار محسوس کریں۔ اللہ آپ کا حامی و ناصر اور مصطفیٰ کریم ﷺ شافع اہل۔

میں آج کل چارہوں۔ موت کافی خراب ہے، مگر کرنا مشکل ہے۔ محسوس ہے کہ مفتی
اعظم پاکستان کے سفر آخرت کے موقع پر حاضر ہو سکا۔ موت ٹھیک ہوئی تو حضرت کی تربیت پر
حاضری کا امان ہے جو یادگار مفتی اعظم شوچرہ میں ہے۔

والسلام: آپ کے علم میں شریک
دعا گو رہے محمد ظاہر خان ایڈووکیٹ ہائی کورٹ

حضرت علامہ مفتی محمد رفیع صاحب دہلی صاحب کرامت مرحوم
 صاحب سیدہ کے اہل بیت عظیم عالم دین اور اتمی و صلح سلامیہ کے عظیم مدعی تھے
 آپ کی فی دینی خدمات و ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ نے مملکت ہندوستان پاکستان میں
 مفتی صاحب کے عہد سے اور مقام مفتی کے عہد کے سے حلقہ و ششکر میں سہ
 اسلامیت سے فروغ اور اسلامی اقدار سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ آپ نے
 سچے عاشق رسول محبوب ہستی تھے اللہ تعالیٰ آپ سے درجات و بلند فرائض اور آپ سے
 متعلقین اور مخلصین کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مفتی سیدہ مت حسین کالجی مفتی سے لفظ تحریک کا امت اسور
 آراء مکتوبہ دہلی مت۔ جوس واشیر

☆☆☆☆☆☆

حضرت قائد مفتی عظیم پاکستان مفتی محمد رفیع صاحب دہلی صاحب کرامت مرحوم صاحب
 کے وصال سے ہر شخص درد سے غرق نظر آتا ہے۔ اہل پاکستان کے لئے یہ ماحول
 یقیناً کسی قیامت سے کم نہیں ہے۔ چاروی مت مسرت مفتی صاحب کے وصال سے بری طرح حاکم
 ہوئی ہے۔ مفتی صاحب کی چاروی زندگی اظہو اللہ و اظہو اللہ سور کا بیکر تھی، آپ نے سچے
 عقیدت و محبت کی لاکھوں سے دیکھا جائے گا۔ ملی تھی اور دینی خدمات میں متغیر ہیں جو مفتی
 صاحب سے دیکھے ہیں آپ پائے کے عام دین عظیم محدث معظم ہے مشر و دانشور و ادیب و مفسر
 اسلام یعنی احمد جت شخصیت تھے۔ خدا آپ کے فیضان کو تمام آخر چاروی اور ساری مسکے نور آپ
 کے درہمت کو بلند فرمائے آمین اور پرستارگان کو یہ عظیم حادثہ برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

دار فیش محمد (دینا نرڈی۔ نیس۔ پی) عالم اعلیٰ مددہ غویہ لکھنؤ گورنمنٹ

تفصیل دستور ضلع دیار مملکت شاہی ملاقات جات

حضرت علامہ مفتی عظیم پاکستان مفتی محمد رفیع صاحب دہلی صاحب کرامت مرحوم
 مجاہد اسلام و ماس مصر و رہنمای ملت اسلامیہ تھے۔ آپ نے سچے معنوں میں سلام کی
 عقیدتوں کو پار لایا اور میں سوچا۔ آپ نے نہ صرف مہذبہ انداز سے جو عقلی حقائق میں رد اسلام
 اپنے سوس میں رہتے تھے اور ہیں۔ آپ نے نصیحت اسلامیت سے اسلامیت کے فرائض کی جانچنا سے
 ہر عامل و یہ ہے یہ پالنا پیدا فرما ہے جو حقیقت اسلام کے قبیح تھے رہیں۔
 آپ نے مسک حق است و جماعت کی رہنمائی کیا۔ اس کے تحفظ و بقا سے
 نے سرکاری داری نکالی۔ مسک حق و سب حدبہ است و جماعت کے فرائض شامت کے لئے
 کسی بھی قربانی سے دریغ نہ کیا۔

آپ کی وفات سے بعد اسلامیت ایک عظیم قاعدہ ہی بنائے ہوئے ہوئی ہے اللہ
 حالی مرحوم کے رجعت کو بند سے بند فرمائے اور صلح سلامیہ اور آپ کے عہد و ادب
 و قارب کو یہ عظیم ماحول برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مودی محمد شیر محمد سرمد مفتی مصر و آدم (مملکت شاہی ملاقات جات)

☆☆☆☆☆☆

حب اسو و لائق محمد رفیع صاحب دہلی صاحب کرامت مرحوم صاحب کرامت
 اسلام عظیم و رحمت اللہ علیہ کا۔

بعد از دعوات و شہادت مسنونہ معروض آنکس لیلی و جن اور شہادت و غیرہ کے توسط
 سے یہ نظریات اور کرباک خبر موصول ہوئی کہ حضرت مفتی عظیم پاکستان رحمہ اللہ برصائے الحق
 دینی اہل کو لوگ کہہ گئے ان شاء اللہ العالیہ آمین۔

صاحب دہلی و لائش یقین فرمائیے اس انسانا ک خبر نے سارے وجود کو محمل کر دیا۔
 غلبہ دین پر علم و کمال کا کوہ گراں لوٹ چلا۔ موت العالیہ موت العالم۔

دل ہاں نہیں رہا تھا کہ سرمایہ ملت و محسن است و مفتی و مربی و استاذ و انکسار اس

نظامیہ (دو سو چھ سو اور اور شکوہ) کو آواز دیا اور ملاقات رکھے کہ سلطان اس پیش
نیش سے فیض یاب ہوئے ہیں اور یہ مسئلہ جاری رہے۔ آئین غم آئین۔ برصغیر کا راجہ راجہ
بھری طرف سے آپ سب برادران صہان اور اہل خانہ کو تمہارا حق اور سلام قبول ہو۔

آپ مجھے نہیں جانتے ہوں گے کیونکہ آپ سے میری ملاقات نہیں ہوئی اور حضرت
ملفوظ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ایک دوبار (جامعہ قادریہ رضویہ) فیصل آباد میں ملاقات ہوئی تھی
حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے والد صاحب عبدالرحیم کے دوست تھے میں
نہیں تھا آپ کے ساتھ مجھے بھائی کا شریک ہوا۔

نظام اسلام آپ کا شریک ہم بھائی

صاحبزادہ دارالعلوم جامعہ قادریہ رضویہ فیصل آباد

☆☆☆☆☆☆

مفتی محمد امجد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب دست بردار جمہور اعلیٰ

اسلام نظامیہ رحمۃ اللہ علیہ بنگالہ

حضرت قائد مفتی محمد عبدالقیوم پڑ روی رحمۃ اللہ علیہ کا سانچہ و جمال اب صدمہ ہے جس
کا درد ہمیشہ ہمارے دلوں میں رہے گا آپ کا علاوہ گلستانِ رضا کے لئے ایسا علاوہ ہے جس کا ہونا
مشکل ہے۔ لکھنؤ کے لئے آپ کی خدمات کو ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔ آپ دنیا کے ہر مسکن اور
عالم اسلام کے لیے تانہ و ستارے تھے جس کی روشنی سے بے شمار گمراہ لوگ راہِ نجات کیلئے آئے۔ اللہ
سبہا حضرت ہم سب کو کبھی جہلِ مطاف نہ دے۔ آمین

والسلام

صاحبزادہ محمد عبدالرحیم صاحبزادہ
رنگاہ عالیہ قادریہ پورہ چک سداؤ شریف گجرات

☆☆☆☆☆☆

حضرت گرامی منزلت علامہ مولانا حامد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ صاحب
بدیع سلام مسنون۔ ردیہ علوم مشن۔ برادر مشفق و معتمد حضرت علامہ مفتی محمد القیوم
صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چاکریت و خدمت کا صدقہ و شکر ہے اور ایسا صدمہ اور غم ہے کہ دوسرے دن
و غم اور مصائب کو بھلا دے۔

کل رات غم پر یہ خبر مددہ اذ قلب و فکر پر کل بن کر گری۔ دوپہر نوں کر کے تحقیق کی
میں لڑنا چاہتی تھی کہ ہے العنا مشکل ہو گیا۔ کل رات بھی یہاں دوش ہوئی رات اور آج دن بھی
دشوں کا سہارا دے رہی ہوں کوئی مدد نہیں آپ کو غم و غم ہے کہ فقیر گزشتہ سال سے مسلسل بیمار ہے
اور علاقہ موضع باغ ہیں علاج بھی سنتا رہیں کر سکتا اپنی علامت و علامت بھی خود میرے رویہ
وئی مدد نہیں فقیر کے لئے یہ صدمہ ہلکا سا نہ ہو قابلِ برداشت تو حضرت کمتر میرا مفتی
و معتمد مددہ الرحمۃ کے جنازہ سہارک مناظر میں رکھے۔ سکتا لوگ مجھے ہر مسکن کیلئے کہتے ہیں
نہیں پوچھتی ہیں یہاں صدمہ و صبر و صبر سے دہرے۔ میرے بچے بتاتے ہیں کہ عام بچے خود
خود دوش میں میرے صدمہ سے دہرا، ایسے الفاظ لعل رہے تھے چھائی مفتی صاحب۔ چھائی بھائی
مفتی صاحب بھی چھوڑ گئے۔ وہ بھی مفتی صاحب رات بہت تاخیر سے کھانے کے لئے آ گئے۔

کہوت کہوت بھی خیال رہا۔ سرور آہ نکل رہی اور یہی کیفیت اب بھی ہے وہاں
حاضر ہو کر میں کس طرح برداشت اور ضبط کرتا یہ فقیر کے مرید بن مظاہرہ اور اس سے نہیں مگر
۱۹۹۰ء سے ان کی رحلت اور ہمیشہ شفقشیں شامل حال تھیں وہ سب ایک ایک کر کے رو رہ کر
یار آتی ہیں۔

بظہر حق ان سے انکی موافقت رہی کبھی کسی معاملہ میں اختلاف نہیں ہوا۔ مسئلہ
بیکر میں کسی سے مجھے کچھ بتایا جو فقیر کے کاروبار و ملک سے معارض تھا فقیر نے عرض کیا تو
میں گئے ایک فتویٰ اور ایک مفصل مکتوب کے ذریعہ فقیر کو مطمئن کر دیا۔ ایک فتویٰ فقیر کے ایک
عزیز پرانی محمد فیض احمد قادری رضوی شیدائے ہمدرد کے عام مفصل ارسال فرما کر اکابر کے مسلک حق سے

عظیم حضرت نور علیہ السلام سے ہاتھ دھونے پر آئیں گے اور ان کے

تین دن تک میرے حواس مجھے یہ تیرہ جی کلمات ہوش سے گھسنے کی اجازت نہ رہے تھے۔ اس عالم درہمندی و حیرت میں سوئے صبر کے در کھڑے ہو جاتے ہیں، دعا ہے کہ اللہ کریم آپ کو جہاں اہل حق پر جمع فرمادے اور جہاں وہ آپ کے شہر و ملک کو عطا و شرف کو عطا فرمادے۔ کوہِ عظیم سے اہل حق و ایمان سے دوست کرے، ان کو فیض عطا کرے۔

بڑا شہر حضرت قہر مفتی صاحب نور اللہ مرقدہ کیسے رہی صدیوں بعد بھی ہوتے ہیں مگر یہ بھی حق ہے کہ ”انسان لایہ“ اللہ کریم کی ہر گاہ میں دعا ہے کہ بوسیدہ نہیں ہو جائے آپ کو اور آپ کے اہل بیت کو عظیم دار الحقیقی علی دینی یا اہل بیت۔ آپ سب و حضرت کے مشرکوں کی تازی سے ہر کی دیکھنے کی توفیق عطا کرے آمین بجا سید المرسلین علیہ السلام

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے علم میں رہا کہ شریک آپ کا بانی
محمد ابراہیم رضوی

فرمانِ بلند: ”اللہ شہد بہت القرآن“

☆☆☆☆☆☆

محترمی و محرمی اہل حق و ایمان محمد ابراہیم رضوی کی درامت برداریم اللہ العالیہ

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک طالب علم ہی نہیں بلکہ مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبد القیوم ہزاروی صاحب کے متعلق کچھ تحریر کیا کروں بلکہ پورے پاکستان کو ان کا تعارف بھی طرح ہے۔ مفتی اعظم پاکستان کسی بھی تعداد کے حلقہ نہیں، حق گوئی، بے وکی اعلیٰ دوستی ملی کام، محبت و شفقت کے جس پہلو کی طرف بھی نظر کی جائے ہر پہلو سے کمال تائیف و تحسین اور درس و تدریس کا مجموعہ ہے۔

1987ء کی بات ہے۔ جب میں مدرسہ جامعہ اہل حق و ایمان میں رہتا تھا، اس وقت سے انتقال تک مفتی صاحب کی ملی دوستی کا عمل کارنامہ ہی دیکھنا مفتی صاحب کا ایک ہم رسول تھا کہ وقت کی پابندی کرتے تھے خواہ وہ مدرسے میں یا کہیں اور کسی مجلس میں شرکت کریں۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ کھانے کے باقی ہوئے کی وجہ سے تمام طلباء نے بڑا تال کھڑی اور تمام ساق و کمرہ بایں ہو کر کھانا کھا دیا۔ تمام طلباء کا رویہ ہی ایسا تھا، دیکھیں جس وقت مفتی صاحب مدرسے میں پہنچتے تو انہوں نے فرمایا کہ پھر سے طالب علم اتنا تم یہاں پر سے کئے آئے اور پھر پھر دہرایا کھانا کھانے، یہ مجلس حضور کا مومن میں اپنی جتنی وقت صلیح کرے؟ آئے ہو۔ تو تمام طالب علم مفتی صاحب کی کشتی و شفقت و محبت و علوم سے بھر جی تھی کہ بہت ہی شرمندہ ہوئے اور اسی کھانے پر قیامت کر کے پٹی پٹی کلاسوں میں چلے گئے اور اساتذہ شروع ہو گئے کیونکہ انہوں نے جو کھنگم کے درمیان ہمہ وقت طالب علموں نے سارے رنگی کر دیکھے اور لہجہ کھانے تو بولوں اور گھروں میں پکاتے جاتے ہیں، اور صرف مقصد کھانا ہی ہوتا ہے نہ کہ کچھ دیکھنا اس لئے سناں جب کچھ پائے کی دیکھنے کی خواہش کرتا ہے تو اس کو کوئی ناگوئی چیز ضرور رکھوں پڑتی ہے اس لئے آپ سب بھی بھی سمجھیں کہ ہم نے پائے کے دوران اپنا کھانا اور پینا اور سونا نہیں کیا اسی کو کھو دیا۔ اگر آج ہم دینی بچے کو کھانے کے وقت لیں آپ سارے کل اچھے عالم، معلم اور مہتمم بن سکیں گے۔ اور اس وقتوں کا طلباء پر گھر شہر ہوا۔ اور ایک یہ ہی نہیں بلکہ اساتذہ کے دور نہ بھی جہاں مفتی صاحب کی خلق ہوتی تو اس کے ساتھ ساتھ اپنی شفقت اور پیار دیکھتے کہ پڑھ لکھ چلتا تھا کہ آپ رحمہ اللہ نے ہم پر خلق فرمادیا۔ اگر کوئی سبق کچھ میں نہ آتا تو اس کو نظر یا نہیں مرتب کہا کہ جاتے تھے اور کندہ من طالب علم بھی اس کو آسانی سے مل کر پڑھتے تھے، اس طرح میرا پڑھنے کا دور اختتام پڑ گیا اور وہاں میں دوراً حدیث کر کے کے بعد فارغ ہوا اور انہوں نے ہم کو اہل حق و ایمان کے دروازوں و اماکن اور محفلوں سے نوازا۔ اور دستار پہن کر محبت کیا اور اپنی آنکھوں میں جدلی کا علم اور آسوں کا سیلاب تھا۔ اور اس کے بعد جب بھی مجھے کوئی کام یا مسئلہ پیش آیا ہو گا تو حضرت

صاحب نے اس کو آغا خان کا محل کر کے دیا اور اس کا اور بھی ایسے نہیں ہوئے ہیں ایک ایسی مسکن رہا اور جو سادہ عالم اس کی نیکیوں اور اچھے عیسائیوں کی نیکیوں پر مبنی ہو بلکہ وہ خود بھی عیسائی کا ایک مجسمہ تھے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر رحمتوں اور عفو سے کام لے اور ان کو مسکن کریمہ عظیمہ میں سمارش اور ان کا سایہ ہمیشہ آپ پر رہے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان کو مسکن انور میں ارفع و اعلیٰ کامل عقلی مقام عنایت فرمائے اور ہم سے بے اثر مشرک کی تمام غیروں کو آسان کرے اور قیامت کے دن حضور پر سید عالم کے شان و شوکت سے ہمراہ فرمائے اور عیال و عیالہ میں ہاتھ میں نصیب فرمائے اور عالی درجہ سے ہمراہ ہاتھوں سے جام کوثر کے جام نصیب فرمائے آمین

خاک ہائے مفتی اعظم رحمۃ اللہ علیہ

والسلام محمد اور میں تشریف

معلم حارس جامعہ فرقانیہ ٹوبہ آباد کابولی مرد صاحب مارکیٹ ہارٹ آف انجینئر

☆☆☆☆☆☆

محترم جناب ایڈیٹر صاحب مجلہ النظامیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہر دور میں صلاح حق نے اسلام کو زندہ رہنے رکھا۔ مصائب و آلام کے پہاڑوں نے یمن و وہ اپنے مشن سے نہ ہٹے۔ نہ ٹھکے نہ کئے اللہ تعالیٰ حق اور باطل باطل ان کا مغلوب اور محبوب مشغلہ رہا۔ ان کی حق گوئی سے باطل کے ایمانوں میں زلزلہ جاری ہوا۔ اس سبب تو میں یہ جلوہ افروز ہوئے تو ایک عالم کو مستفید و متاثر فرمایا۔

مفتی محمد عبدالقیوم جڑاوی کی امت کی حق و صداقت کی علم بردار اور مفتی رسالت مآب کا کامل و اکمل سرچشمی حضرت عظیم پاکستان کا یہ رمل رشید و رشاکر و خاص قاری و تفسیل ہونے کے بعد لاہور کے ایک دیہے لوہادی گیٹ میں ایک درخت کے سائے تلے بیٹھا جہاں

وہم کی شدت و حدت سے بچنے کے لئے ساری تک میسر نہ تھا۔ رادوا شوں و بدعتوں اور غیروں سے ڈرایا اور کھانپا لیکن جس کا سر پہ قدیری کی بارگاہ میں بیٹھا ہو وہ کسی کو خاطر میں نہ آتا ہے وہ دیکھتے تھے دیکھتے تھے جہاد کا کامیاب مصوبہ لوہادی گیٹ کی عظیم نشان عمارت تعمیر ہوگی۔ تعمیر سیرت کے اس سدا بہا میں میں تقریباً ایک ہزار سے زائد طلبہ و مقررین و ملت کے علوم سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

حضرت مفتی اعظم پاکستان صاحب مدنی نے مدرس پر جلوہ فرور ہوئے تو کمال اللہ وقال داسوں کی وحدت خیر و دوستی میں صداقت سے ایک جام کو چھوڑا ہوا ال۔ عقلی و قوی اور دینی خدمات اس قدر کیاں قدر ہیں کہ حاضری میں نہیں۔ آپ سے اللہ و دین مسکین کے لئے ہر وہ وقت کے لئے کما حقہ عظیم اللہ اس نے عالم اعلیٰ منتخب بنائے تھے تو میں محسوس ہو کہ یہ منصب صرف آپ ہی کو تھا یہ تو درود و صلوات عظیم و شرف کا یہ عید ہے کہ اس کی مثال نہیں ملے تھیں زراں صاحب مدارات کا مجدد تو بعض یہ کیا تو تمام آخر میں اس منصب سے استیفاء ہے اور اپنے فرائض منصبی کوں ادا کیا ہے الحق اکبر۔ نظام عقلی تنظیم کے علاوہ کے لئے آپ کی خدمات کو آوازے اور بارگاہ فراموش نہیں کرے گا۔

حضرت مفتی صاحب کے انتقال کی خبر پڑھ کر اچانک سکتہ میں آ گیا۔ خوش و خوش دور اصحاب شہر ہو گئے یقین نہیں آتا تھا کہ حضرت مفتی صاحب مر گئے ہیں حضرت مفتی صاحب مرے نہیں امر ہو گئے و ہزاروں دلوں میں تاجدار زندہ ہیں کے اشتیاق رسالت سے مہمور کائنات کو موت نہیں آتی ہر وہ کہ جاتے ہیں۔

کون کہا ہے کہ مومن مر گئے

اس جہاں سے چھوٹے تو اپنے گھر گئے

خداوند قدوس ہی کا وہ مطلق ہے وہ جو جا ہے کرتا ہے۔ جہاں تاجدار کائنات جیسی اعلیٰ و ارفع اور محبوب ترین ہستی پر موت کا پردہ عاقل ہو وہیں اور کون بچے گا۔ بچ فرمایا خداوند تعالیٰ پروفیسر انگریز طاہر القادری سے مفتی صاحب کی وفات اعلیٰ لاہور کی مجلس عالم اسلام کی موت ہے

ملتی و ملت پانچواں کو خدا کے قدم سے ہے پناہ صلات سے شعلہ کر رکھا تھا۔ وہ ہر دکہ اور کرب
خندہ پیشانی سے برداشت کر بیٹے۔ لیکن ظلم کا دکھ ان سے کبھی برداشت نہ ہو سکتی ہو یا سبوی
میں ہوں یا صحت مند ہر روز چاہا نہ لایا آج ظلم کو بچھڑ جائے۔ لیکن اس کی زندگی نا محسوس رہی
مشتی بھر گیا تھا۔

دم و دھنسی تک یہاں قیام رکھا۔ صبح جا بجا شریف لائے۔ پھر وڑی شریف کا درس
دیا اور فرمایا ظلم سے لگاؤ رکھو۔ دیکھو کہ اسلام کی ترویج و اشاعت سے تہ وقف کرو۔ پھر نے کہا
حضرت کا کچھ اور بڑھا دیجئے لہذا یہاں رہا۔ پڑھا لکھا۔ اسی روز اپنے کام سرور
لے کر راجستھان شہر کو روانہ ہوئے۔ آخری بار اپنے گائے ہوئے جہن کو دیکھا اور بعد
انہی طرح علم و عمل کا یہ آفتاب غروب ہو گیا۔ اچانک سے جہن روئے کے چلے گئے جیسے ہم سے کوئی
خطا سرزد ہو گئی ہو۔

حضرت قبلہ مفتی صاحب کی وفات سے صرف اہل لاہور چاہا نہ لایا۔ ظلم کے ظلم اور
صاحبزادگان اپنی قیمتی ملک ہونے ان کی وفات سے اہل پاکستان باہم اور اہل لاہور باہم
ایک سے ایک اندر حق گو، سست ہا اور پکڑا شخصیت سے محروم اور خیم ہو گئے۔ حلقہ پنج سال
قبل ادارہ منہاج القرآن چلتے ہوئے حضرت سے ملے۔ ایک دفعہ کی ملاقات کیا ہوئی کہ میں ہیں
ان کا ہو سکے رہ گیا۔ سوچتا ہوں اب لاہور جاؤں گا تو کس سے ملوں گا۔ مشتاق و مہربان شخصیت تو دنیا
سے جلیں ہی دیکھ رہے پاس وہ الفاظ نکلتے کہ میں اپنے دکھ اور رنج و کم کا اتفاق کا چاہا نہ لایا۔ مجھ
سے حضرت مفتی صاحب کے ہونہار شاگرد مسعود زبیر ترقی محروم مدرس چاہا نہ لایا۔ غور
ہاں نہ تاثرات لکھنے کو کہا۔ میں آتم کہ سن دم۔ حدائے قدیر ان کے جملہ شاگردوں و معتقدین
ہو اچھیں کو یہ عظیم سہ فو برداشت کرنے کی ہمت و قوت ملے اور حضرت قبلہ مفتی صاحب کو
کروٹ کروٹ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ ان کے لگائے ہوئے گلستان سے تابا
علم و عرفان کے چشمہ فیض کے سوتے ہوئے رہیں۔ حضرت مفتی صاحب کے جملہ شاگردوں

بالخصوص علامہ عبدالحکیم شرف قادری، علامہ حافظ محمد عبدالستار سعیدی، اور صاحبزادگان سے ان
تقریرات کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہوں کہ حلقہ کائنات ان حضرات کو یہ عہدہ چاہا نہ
دشت کرے کی قوت مرحمت فرمائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ مفتی اعظم پاکستان کے یہ ہونہار
شاگرد چاہا نہ لایا۔ گلستان کو سر جھائے نہیں دیں گے اور اس گلستان کی پتلا دور آجاری کے
جست و جاندار کو راہ کر لے میں کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کریں گے۔

صاحبزادگی میں بارگاہ گورے فرائض آوے
ہوں فیض جڑاں تاں گئی ہر کھا پھل کھاوے
و اسلام علامہ ہوں صدیقی، علم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن ضلع داغ
ظلم سر کر کی جانچ مسجد دار حایہ و شریف کون مہاسیاں داغ آراؤ گئی

☆☆☆☆☆☆

مقام صاحب علامہ عبدالستار سعیدی صاحب

اسلام و منہاج القرآن

استاد اعلیٰ حضرت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب رحمہ اللہ
مدیر سربراہ اہل سنت کا بدلت تھے آپ کے دینی اور فنی کارنامے ہمیشہ کے لئے جڑاں
پر مشہور ہیں گئے۔ آپ نے زندگی بھر اسلام کی خدمت اور مسلک حق اسلامیت و جماعت کے تحفظ
میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں۔ آپ اہل سنت و جماعت کے عظیم محسن تھے۔ آپ کی قائم
کردہ دینی درسگاہ چاہا نہ لایا۔ یہ شمار مردانہ کار اور علمائے حق پیدا ہونے جو اس وقت
دہاکے خلف فطوں میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت میں مصروف کار ہیں۔

آپ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت الشاہ احمد رضا حاکم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح
جانشین اور جی و کار تھے۔ آپ امام احمد رضا حاکم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تہذیب و نظریات و
فروغ و سچے علم و دان و لغت کو شاں رہتے تھے۔

راقم اعزذہ استاذ العلماء شیخ الحدیث حافظ محمد عالم صاحب محدث سید النبی رحمۃ اللہ علیہ کا شاگرد اور مفتی دینا ہوئے کی وجہ سے آپ سے ایک خاص سمٹ رکھتا ہے۔ کیونکہ محدث سید کا ولی رحمۃ اللہ علیہ حضرت علامہ مفتی محمد عبد قیوم برادری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ میں سے تھے۔ آپ کے اوصال سے صاحب عالم ایک عظیم بہتلی چشود سے عزم ہوئی۔ اندھائی آپ کے درجہ پر بند فرمائے اور آپ کے عہد و اقامت کو یہ عظیم صدمہ برداشت کرے کی آئیں عطا فرمائے۔ (۳۱)

حافظ محمد عالم قادری

شیخ مفتی مظفر آباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان علامہ مفتی محمد عبد القیوم غزالی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ عقیدۃ اللہ ربیبہ۔ اس کے بغیر تو چاروں کارکنوں ہے۔ کیونکہ عاصمی کے دور میں وہاں سے لیکس رہ رہی ہے، سالانہ جنوب کی ہوائی برداشت نہیں ترسکتا اور ملک سے چھڑنا قیامت ہے مفتی صاحب نے لکھ پڑھ کر محب مفتی ہارگاہ میں عاصمی کے لئے حاضر ہو گئے ہیں تو اس امتحان گاہ سے نکل کر پچھلے لاکھ اعداد ہونگے ہیں۔ اللہ کے حضور عرض گزار ہیں کہ وہاں میں نے اپنی ساری زندگی تیرے دیں اور میرے محبوب کی حیائے سنت کے لئے وقف کر دی ہے۔ اب ان کی ہوائی اس میں نہ رہتی ہے۔ مگر وہ کامیابی کی بلندیوں پر ہیں ارشاد اہل برحمت ہیں۔ یہ سب کچھ صرف اور صرف خدا سے ملنے کا حصہ ہے، شائع و سن محمدی آخر ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجہ پر ترقی دے اور بلند اہل عطا فرمائے۔ آمین

مہاشی محمد شفیع

سجاد حسین دورانیہ بھاگ شریف شیخ مظفر آباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

محترمہ کرم حضرت علامہ حافظ محمد عبدالستار سیدی صاحب السلام علیہ و آلہ و سلم

مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد القیوم برادری کی وفات کی خبر جس کو آپ کے عقیدت مندوں میں یقیناً قیامت صحن پر پڑے عقیدت مندوں پر مجبور ہیں مگر وہ لوگ جس کا تعلق حضرت مفتی صاحب سے قریب کا۔ کسی دوری کا کسی دور بھی حضرت مفتی صاحب کی جدت شان ملی جن کوئی وہ ہوا کی کے معترف نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے مفتی اعظم کو دور رس عطا فرمائی تھی آپ اس وقت ورجعت کی ہے کی اور بھی رکنی و جمعی طرح سے ہر ماہ پچھلے تھے اس کی یاد دہانی کے لئے مختلف طرحی اور نئی طرح سے انکس احساس دہانی کے لئے آپ سے علوم رکھنے کو۔ (۳۲)

اور عظیم اللہ اس اور جماعت اس وقت ایک لڑائی میں پڑا ہوا۔ مسلف کی رہنمائی کے لئے امام احمد رضا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کو پیش کیا اور امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ سے قیامی مصوبہ کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق مظہر عام پر لا دیا اور ان اختلافات امام احمد رضا سہی سلی بکس کا شرف۔

محمد امین احمد رضا قادری لائسنس جامعہ مدنیہ عربیہ بحیرہ شریف

خلیبہ جامعہ مسجد اڈی سیرا مظفر آباد آزاد کشمیر

پرنسپل میاں نواز قرآن اسلامک سنٹر سہاں اڈی آزاد کشمیر مظفر آباد

☆☆☆☆☆☆

حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت علامہ مفتی محمد عبد قیوم برادری صاحب کے اوصال سے منت اسلام کے عظیم صدمہ برداشت صانع ہوا ہے۔ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خود پر اپنے اسلاف کی تصویر کھینچ کر تھے سلام اور دلی سلام کے سچے عاشق تھے۔ پابند سنت و شرعی انداز کے محافظ تھے۔ آپ نے اپنی قیامت کی کو اسلام کی اشاعت و خدمت کے لئے وقف کر دیا تھا۔ اور اس کام

چاہتی ہے کہ اس کا ہر حصہ اپنے تمام ان لوگوں کو بھی کریم بنائے کہ اس کا حلقہ اور ہر شخص اپنے حلقہ و کونڈی
 اربوں کا درس، سچے اور حقیقت میں عشق رسول کے بغیر ساری زندگی بے معنی اور بوجھالت سے
 غافل نظر آتی ہے۔ آپ سے حق کی عظمتوں کا پورا پورا مقام رسالت و نبوت کا دروازہ اس کا پیدا ہوا۔

صاحبزادہ امین احمد خان صاحب برکاتی
سابق رکن مرکزی مذکورہ کونسل آؤدہ علیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مفتی عظیم ہا سنان مفتی محمد عبدالقیوم بڑاوردی صاحب رحمہ اللہ کے وصال سے
عالم اسلام ہا خصوص اور چری دنیا ہا عموم یک عظیم کانہیک بے غوث و سپہ گاہ پیشوا سے محروم
ہوئی ہے۔ دہا سنا س قسم کے لوگوں کو سورج کی تابانی میں لالچ کرنا چاہے توں کو کردی سکن دہار
کاس سنا کرنا چے گا۔ داد نجوم کا اپنی تابانی س صرف کرنا چہی ہے۔ قسب بڑاوردی چکر کالے کا
اور ہا تباہ کو بھی سوسوس کی جیہ و دہیوں کا سامنا کرنا چے گا جب چا کر اس کو دھق عاں مفتی
محمد القیوم کی صورت میں نظر آے گا اور کیوں نا ایہ ہو کر صرف گوہر کی حاضر بڑاوردی پھر خراشے
جاتے ہیں جب چا کر مقصد ملتا ہے مفتی صاحب کی شرا بھی اسی ہے۔

صاحبزادہ مسکاس محمد انجیر صاحب سجادہ نشین دارالحلیہ خوشیہ سا لکھ آباد شریف

وادی لیم خضوع مظفر آباد آزاد کشمیر

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا صاحبزادہ عبدالحق صاحب
السلام علیکم

حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی محمد القیوم ہمدانی صاحب کے وصال سے آنکھیں پر غم و سوگم و ہنس و لہو اور روحانیت پر مژدہ نظر آ رہی ہے۔ مفتی صاحب بظاہر ہماری نگاہوں سے غائب ہیں لیکن تادمِ حشر اور باوجود آپ ہماری سوچوں کا دوسرے نظریات اور افکار کا

محکمہ امور اہل عربہ میں شہنشاہ کی مانند جگہ رکھیں گے۔

آپ ے جو نظام اور جو دستور یہاں رہا اس کی ہمیں ہمیشہ پاسانی کرنی لازم ہے۔ مملکت اسلامیہ پاکستان میں نظام مصطفیٰ کی خاطر آپ ے اختلاف کوشش کی اور سلام کی عظمتوں کا سکہ متواضع تحریک قہم بہت جمعیت ملے۔ پاکستان تنظیم المدینہ اور اسلامی ورکائیں جامعہ نظامیہ ضعیف اور اور شیخ پورہ آپ کی جان لائی کا فرج۔

مستاجر: وہ مالا مال شخص ہے جو باقی تمام اعلیٰ درجہ والوں کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ جی ٹی ایم

قسميل الله مقامه صلوة مظهر آية الله الشير

☆☆☆☆☆☆☆☆

دا	کان	قیس	عکب	عکب	واحد
ولکد	ایمان	قوم	تجد	تجد	۲

مگر ای قدر جناب ملازمه ملحق عبدالمہدی کا دینی صاحب و بیچ صاحبزادگان کرام
حضرت ملحق مرحومہ مطلوبہ ملازمہ مستون مزاج گرامی

آہ انکس الفاظ سے میں آپ کو صبر کی تلقین کروں کہ خود میرا صبر قلابا میں نہیں ہے۔ آپ کے عقیم المرتبت والدی رحمت ایک لڑکی موت نہیں بلکہ ایک ۱۱ رے ایک اطمینان دہن والی دشمنی کا کھارہ ہوا میں وقار سنجیدی ۱۱ اپنے مقصد میں پہلی گئی اور یک مہدی موت ہے۔ کاش ۱۱۔
موت تجھے موت آئی ہوگی۔

مفتی صاحب سلاف کے ہم دھن والے تقویٰ و طہارت اور کردار کی تائید کی گئی ہے۔ یہی
تھے وہ پاکستان میں اعلیٰ حضرت کے مسلک عشق و محبت اور ان کے مشرب شریعت و سنت پر مبنی
کار بند ہونے کے لحاظ سے مسرور حیثیت کے مالک تھے۔ چہ بعد ازاں مہر وطن کی بلند و بالا عمر تھیں،
شامی کا کام ہزاروں کی تعداد میں ان کے علاوہ، ان کے احباب، تلمیذ، اور عزم و ارادے کی جلیقی
جاسی تصویر یہ، وہ اتوں کے نہیں مل کے نکال تھے، مفتی صاحب ہاتھ کے نئی دروں کے مٹی تھے۔

ان کا دسترخوان بڑا وسیع تھا۔

وہ فردوسی کا جڑی و کسری کا پیر تھے۔

فردوسی اس وقت دہلی میں تھے۔

کہ چوں سوہو پہ منزل رسد بیان شود

پاکستان کے اس کی شہادت ہے کہ اس نے جو غلامی کے دور کو بے دردی سے بیان کیا ہے۔

میں ان کی راہ دیکھتا ہوں رات بھر

وہ روشنی دکھائے دے کیا ہوئے

دلی مزار پر یہ مزار اب یہ بقیعہ محبت ہے جس پر ہر ایک دوست اور غلام

دعا کیلئے آئے گا کہ مزار سے غلاموں کی دعا ہے۔

میرا ان سے بڑا رشتہ ہے تعلق میں سب کے سے پہلے سے وہ اس درویش بے گناہ

تفصیل و تفسیر اس انداز میں کرتے کہ میں شرم سے ہاتھ پاؤں ہوتا جا کر شہ سے بچنے والی میری ماضی

ہوئی تو چاہے کہ میں کیسے پر میرا شہرانی لڑا ہے مجھے شیخ پور جامد کے سنے کیلیں میں ساتھ

سے گئے ایک ایک مسجد پر خود لکھا اور ساری تادیب عزت بڑھانے سے میرے ساتھ میرے

مکرم دوست محمد جعفر خان ملک ساری ادا ہونے پر سب جڑی و درختان بھی تھے جو مفتی

صاحب کی سادگی اور درویشی سے بہت متاثر ہوئے تھے یہ معلوم تھا کہ یہ میری جن سے آخری

ملاقات ہے انہوں نے چہرے اب کہاں دیکھنے کو نہیں گئے۔

حشر تک بھر ہو گی یہ بات کہاں

ہم کہاں تم کہاں یہ بات کہاں

میری دعا ہے کہ ان کا کشتن سدا بہار رہے جس کی قبر پر درخت کی ہادش برتنی رہے

طالب دعا فقیر سید محمد فاروق شاہ افتادہ دینی ایم اے ضلع رحیم یار خان

☆☆☆☆☆☆

انہوں نے بڑے مفتی اعظم پاکستان مراد علی صاحب دہلی کی خدمت میں پہنچا ہوا خط

فرمایا کہ مولانا علامہ مفتی محمد عبد القیوم برادرانی قادیان رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام کے عظیم امیر و تھے

انتہائی ملت پرست تھے ان کی عمر کا مشہور تھا کہ ان کا معصوم چہرہ سب سے بھی بہتر لگا ہوں کے

ما سے رہتا ہے وہ اپنی بنائیت سے ہر شخص سے ملتا تھا کہ جسے کسی صاحب پر سہ و شہد اور

سے ملاقات کر دے وہ ان کا غلام بن جاتا تھا جس کیلئے ان کے ہا سے میں کیا کہہ آپ کی نظر کروں

میں تو ان کے ایک کی حفاظت میں رہا گا کہ وہ سب اس وقت کو ان سے قریب لاتے تھے وہ اس

طریق پر کہ وہ سب کو ملاں وہ دیکھتے تھے جیسے وہ ہر سے ہیں کہ

کہہ رکھ تو اپنا شہر بنا کر

یہ ملک تھا کہ ہمارے اسے شہر حلا کر

والسلام علیہم و آلہم

ہر بن بھارت اور جامعہ اسلامیہ رضویہ شیخ پور

☆☆☆☆☆☆

المصطفیٰ اور اسلام علیک یا رسول اللہ

استاذ مکرم عالم تعلیمات جامعہ اسلامیہ رضویہ اور قادیان الامام سید سعیدی صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

قبلہ مفتی محمد عبد القیوم برادرانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال شریف کے روز

اپر تقریباً دو بجے مجھے شیخ پور سے جہدۃ اللہ سے کراچی لائے گئے تھے مگر میری عدم موجودگی کے باعث

بات نہیں ہو سکی مگر جب مفتی صاحب کے وصال کی خبر بعد نماز مغرب ملی تو سب جل و مل گیا کہ بھی وہ میر

نو حضرت باطل ملک تھے لہذا چاہئے کہ خیر اللہ تعالیٰ کو جو منظور اللہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کی خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ پچھلے دنوں قبلہ مفتی صاحب سے لوں یہ بات

ہوئی تھی تو فرمایا کہ اللہ عز و جل کے بعد اب ہم سب ہم الحرحین اور قادیان الحرحین میں رہتے ہو

میں کی بیماری کر رہے ہیں اللہ میں نے گزارش کی کہ اگر اس میں ایک ایسا مقدمہ شامل کیا جائے جس میں سب بات کی وضاحت ملے ہو کہ صام و غنیمت میں جن پر حکم نازل ہوا وہ لوگ تھے جو صحت کے انکار اور الپاں کا اندھلے کے ساتھ تھے اور وہابی ماسل ہیں مگر چونکہ اصل عرب کفر و فسق ہیں اللہ اس جو صحت سے کئی دن کر رہا ہے وہاں میں اہمیت کا پورا کیا اور سب سے صحت سے رہے مگر عقیدہ وہابیوں سے اس کی حقیقت کی وضاحت ہے اس پر قدر مطلق صاحب سے رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے میری رشتہ تو ساری باتیں ہیں جو جب وہابیوں پر بات آتی تو میں سے یہ توجہ دانی قدر مطلق صاحب نے فرمایا کہ میں سے مواد جمع کر لیا ہے مگر ترجمہ دینا ہائی ہے۔

آپ سے گزارش ہے کہ میرے ہم امیری کے ذکر و مفروضات پر عمل کر کے اس کی کوشش فرمائیں گے تو اس شاء اللہ اہل عرب کے ہاں اس کتاب کی افادیت کی گمانا ہو جائے گی اور یہ کہ اہل عرب کو بھی جو صحت کو بعد از تبلیغ و دلیل ملت کو صوفیہ سے مہم کر کے ہیں حضرت علامہ مولانا صاحب دامتہ علی صاحب چنگ پور کے عرب میں رہ کر آئے ہیں لہذا مناسب ہوگا کہ ان سے بھی ملو رہا جائے۔

ہم اہل سنت و جماعت کے عقائد و اصول سے آپ بھی دانی و تفہیم و اجتناب سے ہیں جس طرح مطلق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اور میں نے کئے ہوئے تھے۔ قدر مطلق صاحب نے قادیانیوں پر شریعت و اس کے علاوہ امام احمد رضا کی دیگر عربی تصانیف پر جو کام کیا ہے وہ ہم اہل سنت پر ایک ایسا عظیم احسان ہے جس کی نظیر نہیں ملتی۔

اللہ نے میرے استاد محترم قدر مطلق صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجھے سے بے پناہ شفقت و محبت فرمائی اور اکثر فرماتے کہ تم یہاں میرے پاس آ جاؤ اور تم یہاں بیٹھ کر میرا عقائد اور میں بھی حضرت کو "اد جان" کہہ کر مخاطب ہوتا۔

لہذا انی ہمارے قدر مطلق اعظم پاکستان مطلق محمد عبدالقیوم ہرادی صاحب رحمۃ اللہ

میں پرانی رحمت و رحمت کی بات فرمائی اور ہمیں بھی ان کے نقش قدم پر چلنے سے سبک اس حضرت اہل سنت و جماعت کا خوب دل صحتی اور حقاقت کے ساتھ کام کرنے کی توفیق و توفیق عطا فرمائے اور ہمیں قلم مطلق صاحب کا ہم اللہ تعالیٰ سے فرمائے۔ آمین آمین بھائی لکھیں

الغرض

محمد اسلم رضا اعظمی

☆☆☆☆☆☆

محترم جناب ایضاً صاحب پبلشر اعظمی

مطلق اعظمی پاکستان شریعت مولانا مطلق محمد عبدالقیوم ہرادی رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال کی خبر سن کر دل پر چڑھ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مطلق صاحب مرحوم پاکستان سے بڑے ممتاز عالم دین تھے۔ علوم دینی کی ترویج و اشاعت کے لئے مرحوم نے کئی خدمات سرانجام دیں۔ سندھ دین پر کار و کمر ہزاروں شاگردوں کو تعلیم دینا شروع کیا ہے۔ وہ مطلق صاحب کی تعمیر و ترقی کے لئے آپ سے رہی و تفسیر کر رہی تھی۔ حضرت محدث پاکستان مولانا محمد سرور احمد چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد علامہ میں سے تھے جن کی تحریک میں بھی آپ لہذا کر رہے ہیں تعلیم مدد دین کے پابند ہوں۔ صاحب تعلیم کو قومی تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مذہب اسلامیہ کے تعلیمی معیار اور علم و فن کو بہتر بنانے کے لئے عداوت و ملاحیتوں سے لانا دھاتے ہوئے بھرپور کردار ادا کیا۔ لڑنے کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے تحقیق و تصدیق کا لانا شعبہ قائم کیا۔ مہار کو قرطاس و علم کے ذریعہ اسلام کی حاکمیت تعلیمات، سائنس، صحت کے انکار و نظریات اور تاریخی حقائق پسپا کرنے کے لئے تصدیق و تائید کی طرف متوجہ کیا جس کے نتائج اہل اسلام محسوس فرما رہے ہیں۔ جامعہ اسلامیہ تنظیم اہل دین و صفا کاؤنٹریں، لکھنؤ قادریہ اور دیگر رہنے آپ کی علمی و نگار ہیں۔

مطلق صاحب مرحوم کے چار تک رحلت فرما چاہے سے یہ علمی علاء پیدا ہو گیا ہے جو

بدلتوں پر اور اس لئے نہیں؟ تا۔ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کے درجات عالیہ بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

شریک غم محمد نور العظمیٰ رضوی چشتی قنوی

☆☆☆☆☆

حضرت علامہ دانا مفتی تویالہ ری صاحب مدظلہ العالی وامت کا قائم العابد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعد امداد خیریت مریضین مطلوب۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت علامہ دانا مفتی مظہر صاحب مدظلہ العالی حضرت سربراہ ہسپتال ورجعت محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمہ اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر پر بہت غم و غصہ ہوا 27 8 03 جسے فی ثلث آدم پکلی اور جس جس نے سنادم لکھا وہاں غم میں آگیا آگھوں میں سو گئے اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ آمین

اور ان کے جاری کردہ مشن کو یادہ تیزی و سرعت کے ساتھ جاری و ساری رکھے۔ آمین امداد۔ ہاں کے مفتی محمد الرشید صاحب مدظلہ العالی سے جس طرح دعائے مغفرت کا اہتمام فرمایا۔ میرے استاذ محترم مولانا ارشد اللہ قادری لاورغ تحصیل جامعہ اسلامیہ کو بیحد سپنجا کافی دیر سکتہ میں رہے آؤں بھرتے رہے دعائے ترقی و درجات فرمائے رہے۔ رہا بل بھرہ انہیں اپنی خاص عیادت سے ہمراہ ملد فرمائے۔ آمین ثم آمین

ہماری طرف سے مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے لئے 12 بار قرآن پاک کا تحفہ آپ ایصال کیا گیا ہے اور جامعہ ادیں کے ادارے شہر میں بھی دو ہی شکائی کا شعبہ قوت یکاڑ جانے تاکہ مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے فیض یافتہ عالم دین کے ورید مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فیض یہاں بھی جاری ہو جائے۔

نقد و السلام

سجاد حسین عطاری علی عنہ

عالی مرتبت واجبہ محترم گرامی قدر

مفتی صاحبہ دکان دوا حقین حضرت اقدس استاذ العباد

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی صاحب نور اللہ مرقدہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

علامہ طرحی ایک حوالہ موت العالم موت العالم دون العالم بیستظرہ من فی الموت ہنس فی الارض حتی النکان فی جوف اللہ۔ حضرت اقدس کی وفات مسلک دال الشہادۃ فرما کر کے سے خصوصاً اور علم دوست سے عموماً احمدہ چلا کر سے تم نہیں ہے۔

اور اور العلوم حصہ وصول آپ کے اس اکھ اور اس پر ایک کا شریک چہ دار سے کی تمام داکس کی طرف سے آپ سب صاحبہ گاہ کے سے پتہ انویٹ ہے وی دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے قلم و قلمیں نہیں کو سر جیل عطا فرمائے۔ آمین حضرت اقدس جیسی علم دوست شخصیت محدود میں بھی پتہ نہیں ہوتی۔

آپ حقیقاً مسلک اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے پاساں تھے اور حضرت اقدس کی عداوت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے صاحبہ دکان سے اس بات کا متقاضی ہے کہ حضرت اقدس کے لکائے ہوئے پتہ سے مرہائے نہ لیں۔

نقد و السلام مع الاحرام

محمد عرفان الحق نقشبندی مہدی

بالم اعلیٰ دار احیاء حنیفہ رضویہ

☆☆☆☆☆

جناب استاذ انا تہذیب اللہ بیت مفتی عبدالقیوم ہزاروی صاحب نور اللہ مرقدہ کا رشتہ رشتہ امت اسلامیہ کے لئے بالعموم اور مسلک ہسپتال کے لئے بالخصوص بہت بڑا امداد ہے۔ قبلہ مفتی صاحب ایک عقیم سونے تھے میں اس کی کس کس بات اور انداز کا تذکرہ کر رہا

بھی کسی عی خواہش رکھتے تھے۔ فتاویٰ رضویہ کی تخریج اس کا ایک سرور کار نامہ ہے۔ اگر وہ اس کی سرپرستی نہ فرماتے تو شاید قتی تیزی سے تاریخ میں اس کا موجود ہونا محال رہتا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے درجات جنت الفردوس میں بلند فرمائے۔ اور لوگوں میں متعلقین و حامیوں کو سر جیس اور اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

حافظ محمد امین

مفتی دارالعلوم جامعہ خلیفہ اشرف الہدایں بنو کارہ

☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مولانا محمد صدیق بزاروی صاحب۔ اسلام علیکم

صرف آپ کو فخر ملے۔ یونے الاستاذ کو حضرت کی موت سے عظیم صدمہ ہوا۔ حضرت اہل سنت کے ان تھک سہاں تھے آپ کے وجود مسود سے ہی تعلیم الدین اور اس کو زور دینی جو امت اہل سنت کو عزت ملی۔ مدارس کی بناء ہوئی سلاف کے بعد حضرت کا وجود بھی ملنا اور علماء کے لئے امدادیں تھیں۔ تعلیم آپ کے حق میں یہ بیشک یاد کرتی ہے۔

فصل الدین احیاء و طبیعت عقل العیاف فرما۔

انسان نے جانا ہے۔ اللہ رب اعزت فاضل فیصد ہے جس کو شاعر بھی کہتا ہے۔

ما احدا یصلوا فی البہا ہا ہل اللہیا لول الی ذوال۔

لیکن ایسی موت جیسے موت سے زندگی بسر کی ہے وہ ایک حیات ہے۔ اللہ رب اعزت دینی قبر پر جنتوں کا زور فرمائے اور آپ کو سر جیس اور ان کے صاحبزادگان کو ان کا صحیح جانشین بنائے۔ میری طرف سے حضرت کے خاندان اور آپ اور صاحبزادگان کو اعلیٰ تعزیت۔

خبر میں بھی خبر دی درود میں قرآن خواہ کرانی اور 10 تہنوں کا ثواب بھی ارسال ہے۔ طبیعت سخت خراب رہتی ہے۔ شکر کا ریشہ ہوتا میرے لئے دعا کر دیا کریں

مقام۔ مولوی محمد عبدالصبور جامعہ نعیمیہ رضویہ بڑی پڑاں اور پٹنہ

محترم جناب حضرت مولانا بزرگ صاحب اسلام علیکم۔ عزت و شرف

جناب محترم۔ کل کو اسے وقت ہو میں حضرت مفتی عظیم پاکستان کا رحلت کا چھ کر از حد ولی المسوس ہوا ہے۔ نا شددانا الیہ راجعون۔ حضرت والا علوم اسلامی کے بہت بڑے استاد و عالم ہیں ہونے کے باوجود انتہائی سادہ و طبیعت و فروتنی کا جزی کا ہے مشارک ہوتا ہے۔

جون کے آخر میں دجلائی کے پہلے وقت میں حضرت والا سے ملاقات ہوئی۔ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی شفقت فرمائی۔ پسہ کی عظیم المرتبت شخصیات کہاں سے ٹھہر آئیں گی؟

جناب محترم اسلام کی مرکز اور رسا ہوں کے لئے حضرت والا کی رحلت بہت ہی حادثہ لاکھ ہے۔ اللہ تعالیٰ فالید تقیہ حال مسلم ہے۔ مالک ملک کے فیصد میں مشیت میں کوئی

دلیل نہیں ہے اللہ تعالیٰ حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس عطا فرمائے

فقد اسلام صیب الرحمن بدینہ کی رتہ تان کوٹ لکھنوت ہو

☆☆☆☆☆☆

حضرت علامہ مفتی محمد صدیق بزاروی صاحب دست برداکم العالیہ

اسلام علیکم

ہم آپ کے فہم میں ہمارے شریک ہیں۔ نا شددانا الیہ راجعون

حضرت والا کے مہاجر دکان اور محمد متعلقین کی خدمت میں اپنے لئے ہوئے اللہ ط کے ساتھ تعزیت کرتے ہیں۔

محکمات علم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا ایک بھگوانا ہوا ہے راجح پ کیا

مفتی محمد عبدالقیوم بزاروی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بہت بڑا صدمہ ہے۔ ان کے کارنامے تاریخ الہستہ میں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل ہیں۔ مسلک حق الہستہ و جنت کی خوب

آبادی کی ہر قسم کی جوہر مخالف ہوؤں سے بچا کے دکھان کی سرپرستی میں چلنے دے علمی ادارے اشاعت دین کے مرکز راتی دینا تک آباد و شہر ہیں گے۔ اللہ تعالیٰ اپنے مخصوص جوار

رحمت میں جہد نصیب فرمائے۔ دوسرے سلیب کی زمیں سے ہر لے تک جا کر نظام کے ور ہے
سیراں اور فیضان کا جاری کروینا کی خصوصی محنت کا سر بوت ثبوت ہے اللہ تعالیٰ تمام ادا حق کو
میں عین صاف فرمائے۔ آمین

دعائے کے لئے طلبکار

حافظ محمد رفیق قادری، مفتی اعظم پاکستان اور مفتی اعظم سندھ

☆☆☆☆☆☆

مفتی اعظم پاکستان مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بریلوی

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب

مولانا غلام احمد بریلوی

بعد از سلام مسنون میں ہے کہ آپ انکس قدیمات کے حوالہ کراہی تھے ہوں گے
میں حضرت علامہ مولانا مفتی اعظم پاکستان مولانا غلام مصطفیٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اصالی پر
تجانی دیکھو اور ساتھ ہی اپنی اس مملکت اسلامیہ پاکستان کا ایک عظیم شہر مشرقی مکر اور صانع و مکی
عالم دین سے محروم ہونا ایک عظیم سانحہ سے کم نہیں ہے۔ عالم اسلام باہم اور امت مسلمہ و جماعت
بالخصوص اس صدمے کو صدمہ جوش نہ بھلا سکیں گے۔ آپ کی دینی و ملی خدمات و در آفتاب کی حیرت
زدہ جاوید ہیں گی اور آپ کے لئے ایسا راقب کا موجب عین کی۔

رب قدر مفتی صاحب کی قبر نور پر اپنی رحمت و مہربانی کی بے شمار بارشیں نازل
فرمائے۔ آمین۔

محمد علیوں الرحمن متینین مرکزی سیکرٹری اطلاعات و نشریات فورم

☆☆☆☆☆☆

مفتی صاحب اپنے غرضوں کو سمجھ کر صاحب "مفتی اعظم پاکستان"

السلام علیکم

سابق صدر مجلس اعلیٰ اہل حدیث، حضرت مولانا محمد رفیق قادری صاحب مدظلہ العالی
اپنی جہد سیکرٹری عبد القیوم، فراموش نادرا کے مشترکہ طور پر مفتی اعظم پاکستان مولانا محمد عبد القیوم
بریلوی کی وصیت پر عہدہ ترقی کر رہے ہوئے کہ علامہ صاحب کی وفات امت مسلمہ کے لئے
ایک سانحہ سے کم نہیں ہے۔

ہم آپ کی خدمات و خدمات پر حق تعالیٰ حقیقت میں خوش کرتے ہیں۔ آپ سے زندگی بھر
مسئلہ دین میں اتنا دلچسپی میں رہے ہم مفتی کے فروغ اور فرقہ واریت اور مسابقتی مطالعاتی
تصہات کے حوالے سے اپنی و شیش چار رہیں۔ آپ کی وفات سے عالم اسلام کو ناقابل
حوالی نقصان پہنچا ہے۔ آپ کی قرب و قریب ایک اور شہر میں سے ہر رات مطالعاتی و سب سے
ہیں اور ہر ہے ہیں۔ اس صدمہ کا جہاد فیض ان شاء اللہ تاقیہ مت چاہی رہے گا۔

حاکم ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ آپ کے ہاں لوگوں کو صبر

میں صاف فرمائے۔ آمین

تساب

مولانا محمد رفیق قادری

مولانا محمد رفیق قادری

سابق صدر مجلس اعلیٰ اہل حدیث

سابق صدر مجلس اعلیٰ اہل حدیث

مولانا محمد رفیق قادری

مولانا محمد رفیق قادری

☆☆☆☆☆☆

برادر مولانا غلام بریلوی صاحب، مفتی محمد سعید صاحب و برادر مولانا غلام بریلوی

حضرت مفتی اعظم پاکستان رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحس تمام عالم اسلام کے لئے ایک
ناقابل تلافی نقصان ہے۔ آج۔ صرف ہم علوہ سو گوار ہیں بلکہ تمام اہل رب۔ اہل دین مفتی

صاحب کی جدائی میں مہموم ورنہ گیر ہیں، اہل ملت کا ہر فرد اس سے ہے۔

برادرانہ گرامی مفتی صاحب ہم سب کے باپ، مربی، موسس و غم گسار تھے اس کی شفقت و محبت آخری وقت تک ہمارے شامل حال رہی، ولادت سے ۱۲ دن قبل ۱۹ اگست ۲۰۰۹ء کی رات گیارہ بجے اپنے رشتہ حاکم حاجی محمد، برادر حور و عطا عبد الرحیم اور فرید و کبر محمد سعید کے ہمراہ ہمارے پاس بھی گلی اوکی تشریف لے گئے، رات ۱۱ بجے پاس گزاری صبح ۹ بجے تک ہمیں ہلاکت و دکھ دہچکے رہے۔

میں تدم ہی کا موقع حیات فرما رہا تھا، گئے والد صاحب مولانا محمد منیر صاحب مرحوم کی ولادت کے بعد تم لوگ ایک دفعہ کے بعد وہاں ہو کر اس نے ہمیں تعلیمی و فنی وسیع کے لئے میں خود آ کر ہوں، ہم سب برادرانہ مولانا سکیم اللہ صاحب مولانا مفتی اللہ مولانا مفتی ظہار اللہ، اہم حسان اللہ اور دیگر کوشش کے نتیجے میں ساتھ ساتھ کروڑوں دست قدم کی تعمیر فرمائی اور نو بچے رخصت ہوتے وقت محبت بھری آنکھوں سے دیکھا، السوس ہم۔ بچے کے آخری دیر و طاعات سے۔

السوس صد السوس پھاڑوں کی چوٹی پر ہمیں قسریں دینا اور خوشیوں کا کرموں پر وسیع شفقت رکھنے والا، مربی باپ ہمیں دینا ملا وقت دے گیا۔ آپ استقامت کے پھاڑ اور برہنہ صحت، صاحب کے ہاتھ تھے۔

جامعہ نظامیہ کے ابتدائی سال نہایت ہی کشن تھے، مخالفین کا مقابلہ صرف اور صرف آپ ہی کا حصہ ہے، زبردستی توئی میں آپ کیلئے روزگار تھے۔ دین کی خدمت و شامت آپ کی زندگی کا نصب العین تھا۔ جامعہ نظامیہ مدنیہ لاہور، شیخوپورہ، تنظیم المدارس کا قیام ہر پرستی، ملک و بیرون ملک ہزاروں کی تعداد میں علامہ کی بنی سرگرمیاں، آپ کی خدمات کا منہ ہوتا ثبوت ہیں آپ کی زندگی محمود و دانش سے پاک تھی، سادہ زندگی بسر فرماتے، احباب و ملاقاتیوں کے ساتھ نہایت ہی محبت فرماتے، جو صدائیں فرماتے اور خدمت دین کی رغبت فرماتے، آپ

ان قابل صاحب فکر و دانش خیر، حاشیہ رسول تھے۔ میں نے آپ کی بہت سی خدمات کو دیکھا ہے ان شاء اللہ کسی وقت تفصیل سے عرض کروں گا، علاوہ انہی چوری زندگی ملت کے مطابق گزری پوری زندگی بھر اہل اللہ و اہل حق کی اشاعت میں بسر ہوئی اس سے بڑھ کر کوئی دہائی نہیں۔

ہم سے ۱۵۔۱۶ سال آپ کی خدمت میں گزارے ہیں، اس طویل عرصہ میں ہم نے آپ کو وقت کا پابند پیارا سہاق میں بھی نام نہیں ہو، آپ کو طلبہ کے فنی وقت کا بروست احساس اور حق اور ہر وقت عشق رسوں کا درس دیا، اللہ تعالیٰ مفتی اعظم پاکستان کے درجات کو بلند فرمائے اور صاحبزادگان کو ان کی برکات سے بالادہ فرمائے۔ آمین

دار حسان اللہ قادری

دارالعلوم، جامعہ ملی، جامعہ اسلامیہ، لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت عابد جناب مولانا طاہرہ فراروی صاحبہ زیدہ رحمہم

السلام علیکم

مجھے آپ کے محترم بھائی اور بے ستا محترمہ دی وقار عطا مفتی محمد عبد القیوم قادری صاحب کی وفات کا سن کر بھائی کی دینی و دنیوی حد سے بڑھ کر بھائی آپ کو اور حضرت محترم کے بچوں کو یہ حد سے بڑھ کر اپنے کی توفیق عطا فرمائے۔

لور ہمارے مشفق و بخشنہ و محترم متاثر گری کو حنفی اللہ و اس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ میں ان دنوں صحت بخاری اور صحت بدن کا افکار ہوں میرے لئے بھی نماز میں دعا فرمائیں، اللہ صابر و صبور ہو۔

والسلام

قاضی نظام کبریا

محکمات نمبر ۹۹۲، سیکٹر ۲، پوری پور، لاہور

☆☆☆☆☆☆☆☆

نماز جنازہ مفتی اعظم علیہ الرحمۃ

رہبر ملت مولانا محمد اعظم نورانی، محمد کاشف جمیل

تفہیم، مدد رس کے صدر اور جامعہ اسلامیہ رضویہ کے شیخ الحدیث حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کو پڑھوں آہوں اور سسکیوں کے ساتھ شیخوپورہ میں جامعہ اسلامیہ رضویہ کے نیکو پیکس میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

ملک کی نامور علمی اور سیاسی شخصیات نے فقیح سلیڈیم، لاہور اور شیخوپورہ میں آپ کے جنازے میں شرکت کی۔

تفہیم المدارس کے صدر اور معروف علمی و دینی ورگاہ جامعہ اسلامیہ رضویہ کے منظم اور ہزاروں چہ علماء کے خواجہ شیخ الحدیث مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بھرپور علمی دلی خدمت پر مبنی زندگی گزارنے کے بعد دینی لائی سے کوچ کر گئے۔

آپ کی نماز جنازہ فقیح سلیڈیم، لاہور اور محمد جامعہ اسلامیہ رضویہ شیخوپورہ میں ادا کر کے بعد جامعہ اسلامیہ رضویہ شیخوپورہ میں آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔

حضرت علامہ مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ میں عوام کے گھاموں دار کے ہونے کے علاوہ ہزاروں علماء و مفتیان شرکت ہوئے۔

۲۰۱۰ء میں آپ کی نماز جنازہ حضرت علامہ مولانا امجد علی شاہ احمد نورانی صدیق صاحب مدظلہ العالی صدر جمعیت علماء پاکستان نے پڑھائی اور شیخوپورہ میں آپ کی نماز جنازہ ہی سید حسین مدین شاہ صاحب مدظلہ العالی بینر نائب امیر جمعیت اہلسنت پاکستان نے پڑھائی

جنازہ میں دعائی کے مختلف شعبہ جات سے تعلق رکھنے والے حضرات سے شرکت کی جن میں سے چند نمایاں شخصیات میں جگر گوشہ عربی زبان صاحبہ اور سید مظہر سعید عالمی صاحب

صدر جماعت اہلسنت پاکستان، صاحبزادہ سید حامد سعید عالمی صاحب۔ جانشین حافظہ الحدیث صاحبزادہ سید محمد مظہر قیوم شہیدی صاحب، محکم شریف۔ جانشین محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ فضل رسول حیدر صاحب، فیصل آباد علامہ مفتی بدایت اللہ پرووی، ملتان۔ پیر طریقتی بی عبدالقادر بھرچہ پڑی، داسیرہ کڑی، برصغیر اہل سنت پاکستان، شیخ الحدیث علامہ مولانا محمد عبدالغفور شرف قادری صاحب، بیڑ طریقتی پیر سید معروف حسین شاہ صاحب، ملتان۔ اکثر مفتی سید الرحمن، بیڑ میں روایت ہاں مفتی۔ علامہ مولانا غلام محمد سیوانی، کرچی مفتی جمیل احمد نعیمی، لارچی۔ دانش سرور احمد نعیمی، عالم اہل تفہیم المدد اہل سنت پاکستان۔ جگر گوشہ محدث اعظم پاکستان صاحبزادہ فضل کریم (بی بی) مفتی صاحب۔ پیر طریقتی صاحب، وہ سید الدین سیوانی، دہرہ گورھا۔ سید ریاض حسین شاہ، عالم اہل سنت اہلسنت پاکستان۔ پیر پیر محمد عرفان شاہ شہیدی، عالم اہل سنت اہلسنت پاکستان، مولانا جاں محمد نعیمی، دہرہ گورھا۔ سید احمد شہزاد، لاہور، مفتی محمد حسین صاحب، مولانا سعید احمد صاحب، فیصل آباد۔ مولانا مہدی امجد صاحب، کوہر، والدین سید شہیر حسین شاہ حافظ آبادی، مولانا قادی خادم حسین مفتی، انگلیڈ، مولانا مفتی احمد شاہ ہمایوں۔ مولانا مفتی شیخ فرید محمد مظہر آبادی، آزاد کشمیر، صاحبزادہ مہیاں طفیل احمد شہزاد شریف، خٹہ، رت، بیڑ مظہر آبادی۔ مفتی حامد سرور قادی صاحب، مولانا در محمد و قاتل، پنجاب، پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر قادری، ایم این اے، وہ سید کبیر علی شاہ چوہدری شریف۔ شیخ الحدیث مولانا محمد شریف رضوی، جگر۔ صاحبزادہ فقیح ارماں زحمانگری شریف، قادری سید صدقت علی شاہ، لاہور۔ مولانا محمد عادل، لاہور، صاحب، بیڑ غلام احمد مفتی، مولانا فرید ہزاروی، لاہور، سید و جاہت رسول قادری، لاہور تحقیقات مام احمد صاحب، کرچی۔ پروفیسر شیخ محمد محمد عبدالرحیم اکمل، لاہور (مصر)۔ صاحبزادہ مہیا سعید احمد شہزاد شریف، خادم حسین، لاہور، مولانا در محمد و قاتل، لاہور، مفتی حسین احمد امیر جماعت اسلامی، لاہور، مفتی گل احمد مفتی، علامہ بیڑ محمد مفتی، پٹوہ۔ صاحبزادہ عبدالغلام، میانوالی، قادری، لاہور، مولانا

مہاراجہ نے بھی صاحبزادہ امجد علی احمد شاہ کا سوگئی۔ شیخ احمد علی مفتی مہاراجہ کے بیٹوں جہانگیر
اور پروفیسر شفاق احمد جہان قاری کے حریف و ہائی میاں صغیر احمد صاحب کوئلہ شریف مولانا
قاضی مظفر عباس ریسوی اور صاحبزادہ محمد قبال صاحبزادہ چانگال قاری محمد رفیع بادر
کوٹ والا۔ خواجہ عبدالرشید ایم اے۔ حاجی قیصر امین سٹ۔ ایم پی سے۔ پنجو جری رفیق احمد
ہاخواہ بدوکیٹ۔ آغا محمد عسکری صاحب مولانا محمد فضل الحق نقشبندی۔ قاضی عابد اللہ محمد
چور۔ مولانا مقبول رسولی کمرہ مولانا محمد طہ۔ بیاضی وکری۔ مولانا محمد نقشبندی کمرہ
مولانا مشتاق احمد صاحب۔ جاناگہ جانیل حال۔ اور دیگر دی سے ست ٹریک ہے۔

☆☆☆☆☆☆

جن اصحاب نے بیرون ملک سے ٹیلیفون پر تعزیت کی۔

مفتی احمد یار صاحب (سابق مدرس جامعہ نظامیہ) اور آغا لطیفی۔ قاری مہاراجہ
صاحب ہانگ۔ ہانگ۔ محمد ارشد محمود صاحب ڈارک۔ قاری حق نواز صاحب جنوبی امریقا۔ نور
احمد صاحب لندن۔ قاری محمد امجد علی صاحب۔ لندن۔ مولانا بشیر احمد سیالوی صاحب دعائی صاحب
صاحب لندن۔ مفتی محمد سیماس ریسوی صاحب۔ برٹنہم انگلینڈ۔ مفتی یار محمد صاحب۔ دہلی۔ حاجی
رحمت صاحب اور۔ قاری محمد سید بلذادی صاحب۔ ہالینڈ۔ حافظ محمد ران صاحب لندن۔ حاجی
رفیق صاحب۔ دہلی۔ رضوان صاحب۔ انگلینڈ۔ جاوید صاحب۔ انگلینڈ۔ سید میراں افضل شاہ
انگلینڈ۔ قاری اشتیاق صاحب۔ کوہت۔ حافظ محمد رضوان۔ برٹنہم۔ انگلینڈ۔ ایوب صاحب سکات
لینڈ انگلینڈ۔ حاجی تریخ صاحب لندن۔ مولانا یار یاض صاحبی۔ پٹنسر۔ حافظ عبدالصبور الدیبرا۔ عامر
شریف لندن۔ قاری طارق محمود صاحب۔ پٹنسر۔ حافظ حقیق صاحب۔ پٹنسر۔ حافظ احمد شیر۔ کاتی۔
پٹنسر۔ ملک فقیر علی صاحب لندن۔ حاجی غلام حسین صاحب لندن۔ حاجی نواز صاحب لندن
جاوید احمد صاحب لندن۔ نواز خان صاحب لندن۔

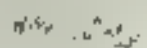
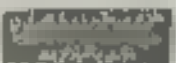
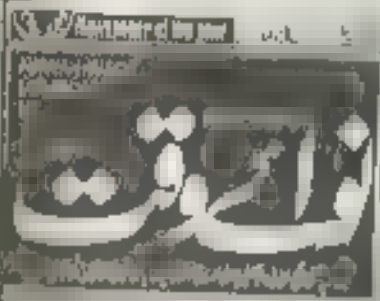
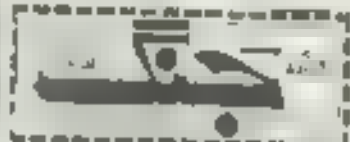
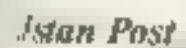
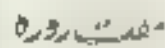
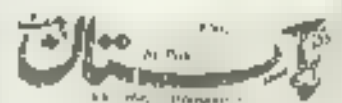
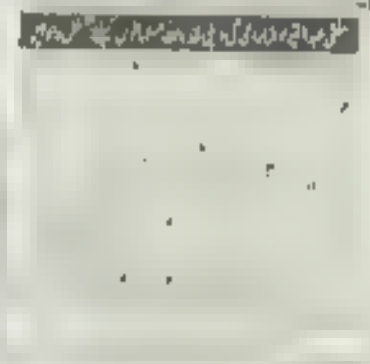
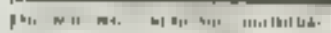
☆☆☆☆☆☆

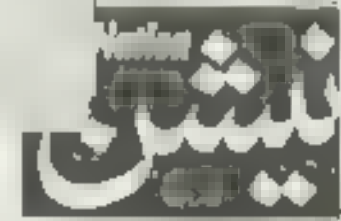
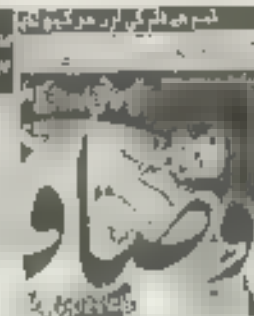
مفتی اعظم پاکستان رحمہ اللہ

کا وصال اور

اخباری تراشے

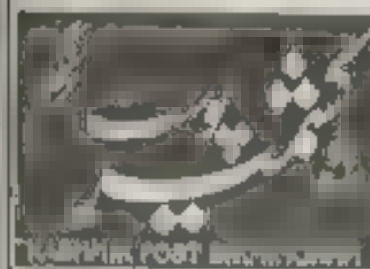
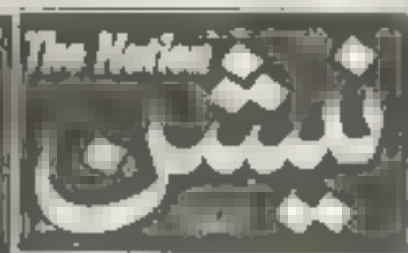
(برطانوی اخبارات کے تراشے)





مفتی مظفر، تاسا سر
مجلیہ نظامیہ

مفتی مظفر، تاسا سر
مجلیہ نظامیہ



مفتی مظفر، تاسا سر
مجلیہ نظامیہ

مفتی مظفر، تاسا سر
مجلیہ نظامیہ



مفتی مظفر، تاسا سر
مجلیہ نظامیہ

(پاکستانی اخبارات کے تراشے)



پاکستان کی تاریخ اور ترقی کے بارے میں ایک جامع اور دلچسپ کتاب

1998 im
Library, Local
Post

The Nation

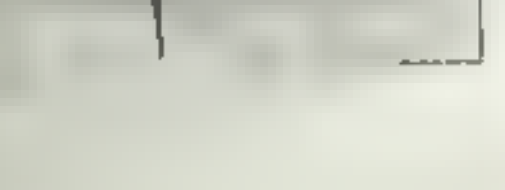


Daily DIN La



پاکستان کی تاریخ اور ترقی کے بارے میں ایک جامع اور دلچسپ کتاب

1998 im
Library, Local
Post



Daily NATION La

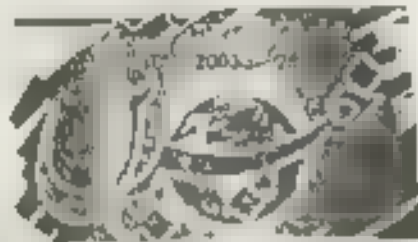


مفتی اعظم پاکستان مولانا عبد القیوم: اردو زبان کے
تعمیم اور ترویج کے لیے جو کچھ کرنا ہو گا اس کے لیے ایک ایسی ادارہ جس میں
اردو، انگریزی اور اسلامیات کے شعبوں میں تدریس ہو سکے

11 12 13 14 15 16 17 18 19 20 21 22 23 24 25 26 27 28 29 30 31 32 33 34 35 36 37 38 39 40 41 42 43 44 45 46 47 48 49 50 51 52 53 54 55 56 57 58 59 60 61 62 63 64 65 66 67 68 69 70 71 72 73 74 75 76 77 78 79 80 81 82 83 84 85 86 87 88 89 90 91 92 93 94 95 96 97 98 99 100 101 102 103 104 105 106 107 108 109 110 111 112 113 114 115 116 117 118 119 120 121 122 123 124 125 126 127 128 129 130 131 132 133 134 135 136 137 138 139 140 141 142 143 144 145 146 147 148 149 150 151 152 153 154 155 156 157 158 159 160 161 162 163 164 165 166 167 168 169 170 171 172 173 174 175 176 177 178 179 180 181 182 183 184 185 186 187 188 189 190 191 192 193 194 195 196 197 198 199 200 201 202 203 204 205 206 207 208 209 210 211 212 213 214 215 216 217 218 219 220 221 222 223 224 225 226 227 228 229 230 231 232 233 234 235 236 237 238 239 240 241 242 243 244 245 246 247 248 249 250 251 252 253 254 255 256 257 258 259 260 261 262 263 264 265 266 267 268 269 270 271 272 273 274 275 276 277 278 279 280 281 282 283 284 285 286 287 288 289 290 291 292 293 294 295 296 297 298 299 300 301 302 303 304 305 306 307 308 309 310 311 312 313 314 315 316 317 318 319 320 321 322 323 324 325 326 327 328 329 330 331 332 333 334 335 336 337 338 339 340 341 342 343 344 345 346 347 348 349 350 351 352 353 354 355 356 357 358 359 360 361 362 363 364 365 366 367 368 369 370 371 372 373 374 375 376 377 378 379 380 381 382 383 384 385 386 387 388 389 390 391 392 393 394 395 396 397 398 399 400 401 402 403 404 405 406 407 408 409 410 411 412 413 414 415 416 417 418 419 420 421 422 423 424 425 426 427 428 429 430 431 432 433 434 435 436 437 438 439 440 441 442 443 444 445 446 447 448 449 450 451 452 453 454 455 456 457 458 459 460 461 462 463 464 465 466 467 468 469 470 471 472 473 474 475 476 477 478 479 480 481 482 483 484 485 486 487 488 489 490 491 492 493 494 495 496 497 498 499 500 501 502 503 504 505 506 507 508 509 510 511 512 513 514 515 516 517 518 519 520 521 522 523 524 525 526 527 528 529 530 531 532 533 534 535 536 537 538 539 540 541 542 543 544 545 546 547 548 549 550 551 552 553 554 555 556 557 558 559 560 561 562 563 564 565 566 567 568 569 570 571 572 573 574 575 576 577 578 579 580 581 582 583 584 585 586 587 588 589 590 591 592 593 594 595 596 597 598 599 600 601 602 603 604 605 606 607 608 609 610 611 612 613 614 615 616 617 618 619 620 621 622 623 624 625 626 627 628 629 630 631 632 633 634 635 636 637 638 639 640 641 642 643 644 645 646 647 648 649 650 651 652 653 654 655 656 657 658 659 660 661 662 663 664 665 666 667 668 669 670 671 672 673 674 675 676 677 678 679 680 681 682 683 684 685 686 687 688 689 690 691 692 693 694 695 696 697 698 699 700 701 702 703 704 705 706 707 708 709 710 711 712 713 714 715 716 717 718 719 720 721 722 723 724 725 726 727 728 729 730 731 732 733 734 735 736 737 738 739 740 741 742 743 744 745 746 747 748 749 750 751 752 753 754 755 756 757 758 759 760 761 762 763 764 765 766 767 768 769 770 771 772 773 774 775 776 777 778 779 780 781 782 783 784 785 786 787 788 789 790 791 792 793 794 795 796 797 798 799 800 801 802 803 804 805 806 807 808 809 810 811 812 813 814 815 816 817 818 819 820 821 822 823 824 825 826 827 828 829 830 831 832 833 834 835 836 837 838 839 840 841 842 843 844 845 846 847 848 849 850 851 852 853 854 855 856 857 858 859 860 861 862 863 864 865 866 867 868 869 870 871 872 873 874 875 876 877 878 879 880 881 882 883 884 885 886 887 888 889 890 891 892 893 894 895 896 897 898 899 900 901 902 903 904 905 906 907 908 909 910 911 912 913 914 915 916 917 918 919 920 921 922 923 924 925 926 927 928 929 930 931 932 933 934 935 936 937 938 939 940 941 942 943 944 945 946 947 948 949 950 951 952 953 954 955 956 957 958 959 960 961 962 963 964 965 966 967 968 969 970 971 972 973 974 975 976 977 978 979 980 981 982 983 984 985 986 987 988 989 990 991 992 993 994 995 996 997 998 999 1000 1001 1002 1003 1004 1005 1006 1007 1008 1009 1010 1011 1012 1013 1014 1015 1016 1017 1018 1019 1020 1021 1022 1023 1024 1025 1026 1027 1028 1029 1030 1031 1032 1033 1034 1035 1036 1037 1038 1039 1040 1041 1042 1043 1044 10

1998, 1999, 2000, 2001, 2002, 2003, 2004, 2005, 2006, 2007, 2008, 2009, 2010, 2011, 2012, 2013, 2014, 2015, 2016, 2017, 2018, 2019, 2020, 2021, 2022, 2023, 2024, 2025, 2026, 2027, 2028, 2029, 2030, 2031, 2032, 2033, 2034, 2035, 2036, 2037, 2038, 2039, 2040, 2041, 2042, 2043, 2044, 2045, 2046, 2047, 2048, 2049, 2050, 2051, 2052, 2053, 2054, 2055, 2056, 2057, 2058, 2059, 2060, 2061, 2062, 2063, 2064, 2065, 2066, 2067, 2068, 2069, 2070, 2071, 2072, 2073, 2074, 2075, 2076, 2077, 2078, 2079, 2080, 2081, 2082, 2083, 2084, 2085, 2086, 2087, 2088, 2089, 2090, 2091, 2092, 2093, 2094, 2095, 2096, 2097, 2098, 2099, 2100, 2101, 2102, 2103, 2104, 2105, 2106, 2107, 2108, 2109, 2110, 2111, 2112, 2113, 2114, 2115, 2116, 2117, 2118, 2119, 2120, 2121, 2122, 2123, 2124, 2125, 2126, 2127, 2128, 2129, 2130, 2131, 2132, 2133, 2134, 2135, 2136, 2137, 2138, 2139, 2140, 2141, 2142, 2143, 2144, 2145, 2146, 2147, 2148, 2149, 2150, 2151, 2152, 2153, 2154, 2155, 2156, 2157, 2158, 2159, 2160, 2161, 2162, 2163, 2164, 2165, 2166, 2167, 2168, 2169, 2170, 2171, 2172, 2173, 2174, 2175, 2176, 2177, 2178, 2179, 2180, 2181, 2182, 2183, 2184, 2185, 2186, 2187, 2188, 2189, 2190, 2191, 2192, 2193, 2194, 2195, 2196, 2197, 2198, 2199, 2200, 2201, 2202, 2203, 2204, 2205, 2206, 2207, 2208, 2209, 2210, 2211, 2212, 2213, 2214, 2215, 2216, 2217, 2218, 2219, 2220, 2221, 2222, 2223, 2224, 2225, 2226, 2227, 2228, 2229, 2230, 2231, 2232, 2233, 2234, 2235, 2236, 2237, 2238, 2239, 2240, 2241, 2242, 2243, 2244, 2245, 2246, 2247, 2248, 2249, 2250, 2251, 2252, 2253, 2254, 2255, 2256, 2257, 2258, 2259, 2260, 2261, 2262, 2263, 2264, 2265, 2266, 2267, 2268, 2269, 2270, 2271, 2272, 2273, 2274, 2275, 2276, 2277, 2278, 2279, 2280, 2281, 2282, 2283, 2284, 2285, 2286, 2287, 2288, 2289, 2290, 2291, 2292, 2293, 2294, 2295, 2296, 2297, 2298, 2299, 2300, 2301, 2302, 2303, 2304, 2305, 2306, 2307, 2308, 2309, 2310, 2311, 2312, 2313, 2314, 2315, 2316, 2317, 2318, 2319, 2320, 2321, 2322, 2323, 2324, 2325, 2326, 2327, 2328, 2329, 2330, 2331, 2332, 2333, 2334, 2335, 2336, 2337, 2338, 2339, 2340, 2341, 2342, 2343, 2344, 2345, 2346, 2347, 2348, 2349, 2350, 2351, 2352, 2353, 2354, 2355, 2356, 2357, 2358, 2359, 2360, 2361, 2362, 2363, 2364, 2365, 2366, 2367, 2368, 2369, 2370, 2371, 2372, 2373, 2374, 2375, 2376, 2377, 2378, 2379, 2380, 2381, 2382, 2383, 2384, 2385, 2386, 2387, 2388, 2389, 2390, 2391, 2392, 2393, 2394, 2395, 2396, 2397, 2398, 2399, 2400, 2401, 2402, 2403, 2404, 2405, 2406, 2407, 2408, 2409, 2410, 2411, 2412, 2413, 2414, 2415, 2416, 2417, 2418, 2419, 2420, 2421, 2422, 2423, 2424, 2425, 2426, 2427, 2428, 2429, 2430, 2431, 2432, 2433, 2434, 2435, 2436, 2437, 2438, 2439, 2440, 2441, 2442, 2443, 2444, 2445, 2446, 2447, 2448, 2449, 2450, 2451, 2452, 2453, 2454, 2455, 2456, 2457, 2458, 2459, 2460, 2461, 2462, 2463, 2464, 2465, 2466, 2467, 2468, 2469, 2470, 2471, 2472, 2473, 2474, 2475, 2476, 2477, 2478, 2479, 2480, 2481, 2482, 2483, 2484, 2485, 2486, 2487, 2488, 2489, 2490, 2491, 2492, 2493, 2494, 2495, 2496, 2497, 2498, 2499, 2500, 2501, 2502, 2503, 2504, 2505, 2506, 2507, 2508, 2509, 2510, 2511, 2512, 2513, 2514, 2515, 2516, 2517, 2518, 2519, 2520, 2521, 2522, 2523, 2524, 2525, 2526, 2527, 2528, 2529, 2530, 2531, 2532, 2533, 2534, 2535, 2536, 2537, 2538, 2539, 2540, 2541, 2542, 2543, 2544, 2545, 2546, 2547, 2548, 2549, 2550, 2551, 2552, 2553, 2554, 2555, 2556, 2557, 2558, 2559, 2560, 2561, 2562, 2563, 2564, 2565, 2566, 2567, 2568, 2569, 2570, 2571, 2572, 2573, 2574, 2575, 2576, 2577, 2578, 2579, 2580, 2581, 2582, 2583, 2584, 2585, 2586, 2587, 2588, 2589, 2590, 2591, 2592, 2593, 2594, 2595, 2596, 2597, 2598, 2599, 2600, 2601, 2602, 2603, 2604, 2605, 2606, 2607, 2608, 2609, 2610, 2611, 2612, 2613, 2614, 2615, 2616, 2617, 2618, 2619, 2620, 2621, 2622, 2623, 2624, 2625, 2626, 2627, 2628, 2629, 2630, 2631, 2632, 2633, 2634, 2635, 2636, 2637, 2638, 2639, 2640, 2641, 2642, 2643, 2644, 2645, 2646, 2647, 2648, 2649, 2650, 2651, 2652, 2653, 2654, 2655, 2656, 2657, 2658, 2659, 2660, 2661, 2662, 2663, 2664, 2665, 2666, 2667, 2668, 2669, 2670, 2671, 2672, 2673, 2674, 2675, 2676, 2677, 2678, 2679, 26

394

[illegible]

L.

جامعہ نظامیہ رضویہ

لاہور/شیخوپورہ

(2003ء) میں فارغ التحصیل ہونے والے

علماء عظام، قراء کرام اور حفاظ کرام

کے اسماء گرامی

فارغ التحصیل علمائے کرام (اشہاد الاعلیٰ 2003) جامعہ نظامیہ رضویہ

مولانا سید شاہد حسین	سید بشیر حسین	پیشہ چٹ لبر ۱۰۰
مولانا محمد نواز بشیر جلالی	محمد بشیر	جلال پور انجمن شیعہ حافظ آباد
مولانا محمد عرفان الحق	محمد امجد	بہار نظامیہ رضویہ
مولانا ظفر اقبال	محمد جلال	بہار نظامیہ رضویہ
مولانا محمد بشیر	محمد عتیق	محمد پور آزاد کشمیر
مولانا احسن وارث	محمد حسین	پیشہ ہارسنگ
مولانا محمد ارمان اللہ خاں	محمد حاشق	مل در شاہ آزاد کشمیر
مولانا عبد اللہ محمد رضا	محمد ابراہیم	پیشہ ۱۶ جھانگ، کراچی
مولانا محمد ہادی	محمد ہادی	بہار نظامیہ رضویہ
مولانا شاہد حسین	فیض احمد	ملہ پور نظامیہ رضویہ
مولانا آصف محمد جمشید	محمد رفیع خان	دار نظامیہ رضویہ
مولانا محمد انوار	محمد انجم	پیشہ قاضی دانی، شیعہ بہار
مولانا ہارون علی	محمد سکین علی	پیشہ راکھ پور، شیعہ بہار
مولانا محمد مختار	فیض احمد	محمد پور نظامیہ رضویہ
مولانا محمد عرفان قادری	محمد ابراہیم	لاہور آزاد کشمیر
مولانا محمد سید محمد قادری	محمد عثمان	پیشہ ۱۶ جھانگ، کراچی
مولانا محمد علی	محمد انجم	پیشہ قاضی دانی، شیعہ بہار
مولانا محمد علی	فیض احمد	پیشہ راکھ پور، شیعہ بہار
مولانا محمد حسیں احمد	فیض احمد	پیشہ راکھ پور، شیعہ بہار
مولانا محمد انجم	محمد عثمان	پیشہ راکھ پور، شیعہ بہار
مولانا محمد احمد کشمیری	محمد انجم	پیشہ راکھ پور، شیعہ بہار

۲۲	مولانا امام حسین	قلعہ محمد	کوئٹہ و مہاراجپور ضلع قصبہ
۲۳	مولانا محمد اسلم	قبا علی	تور شریف ضلع مہاراجپور
۲۴	مولانا منور علی رفیعی	مقبور احمد	دریائے چناب ضلع مہاراجپور
۲۵	مولانا محمد یونس حاکم	شاہ محمد	بستی میاں ساج علی ضلع وادی
۲۶	مولانا محمد عتیق خان	محمد ایوب خان	ہواخانہ آزاد کشمیر
۲۷	مولانا محمد عبدالحق	محمد سلیمان	درگرا آگاہ ضلع مردان
۲۸	مولانا محمد طاہر خان	ایوب سنگھ	قصبہ محمد علی ضلع مردان
۲۹	مولانا محبوب احمد	محمد انور	ضلع چترال ضلع وادی
۳۰	مولانا سردار محمد رفیع	حسن علی رفیعی	ریجنل ہائی اسکول ضلع وادی
۳۱	مولانا محمد یونس بڑی	عزیز الرحمن	سوات و مہاراجپور
۳۲	مولانا محمد اکبر	محمد یعقوب	کرم پور ضلع مہاراجپور
۳۳	مولانا طالب حسین	سور احمد	قصبہ علی ضلع مہاراجپور
۳۴	محمد رمضان علی	نور خان	حالی سوات و مہاراجپور
۳۵	مولانا محمد منظور	عبد اللہ	نور خان ضلع مردان
۳۶	مولانا منصور احمد نقشبندی	منصور احمد	ضلع وادی ضلع مہاراجپور
۳۷	مولانا شاہد احمد	نور اللہ خان	نور خان ضلع وادی
۳۸	مولانا سجاد حسین	محمد عظیم	کازان پور ضلع آزاد کشمیر
۳۹	مولانا اعجاز احمد صاحب	میاں محمد علی	بھیر وادی ضلع مہاراجپور
۴۰	مولانا محمد قصوری	نور الدین	چترال ضلع قصبہ
۴۱	مولانا امام مصطفیٰ اعظم	بشیر احمد	آدو ضلع مہاراجپور
۴۲	مولانا شاہد رفیع عطاری	محمد اقبال	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۳	مولانا محمد عتیق اللہ	نور علی	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۴	مولانا عزیز محمد قبا	عزیز محمد قبا	درگرا ضلع مہاراجپور

۴۵	مولانا سردار محمد رفیق	محمد قبا	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۶	مولانا شاہد اقبال	محمد حسن	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۷	مولانا سردار علی	محمد صادق	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۸	مولانا قاری محمد سلطان	غلام سردار	درگرا ضلع مہاراجپور
۴۹	مولانا محمد عتیق رضا	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۰	مولانا محمد عتیق سعیدی	محمد اقبال	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۱	مولانا سردار محمد علی	محمد صادق	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۲	مولانا محمد رمضان	مولانا شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۳	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۴	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۵	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۶	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۷	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۸	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۵۹	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۰	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۱	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۲	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۳	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۴	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۵	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور
۶۶	مولانا محمد علی حسن	محمد شہید	درگرا ضلع مہاراجپور

۶۷	مولانا حافظ علامہ مصطفیٰ محمد زکریا	سید خلیل علی سیالکوٹی
۶۸	مولانا فتح محمد	غلام مجید ، شادان سید خلیفہ ، عارفان
۶۹	مولانا حاجت علی	غلام شاہ
۷۰	مولانا تقی محمد مصطفیٰ	حافظ حسن
۷۱	مولانا تقی محمد مصطفیٰ	حاجی غلام الدین
۷۲	مولانا محمد زبیر قادری	محمد علی
۷۳	مولانا محمد حسین	گلزار حسین
۷۴	مولانا لاہور احمد کشمیری	مولانا شاہ ولی
۷۵	مولانا نجفی رضا قادری	فضل الرحمن
۷۶	مولانا معین الدین	سید الدین
۷۷	مولانا سید احمد حسین شاہ	سید محمد طہمناش
۷۸	مولانا قادری محمد مجید	غلام حسن
۷۹	مولانا محمد فضل الدین	حافظ غلام الدین
۸۰	مولانا محمد ریاض	حاجی شمس الدین
۸۱	مولانا حافظ محمد شہداء الرحمن	صوفی محمد الرحمن
۸۲	مولانا منصور احمد	غلام شہیر
۸۳	مولانا محمد خاں	محمد حنیف
۸۴	مولانا قادری عبد قیاس	سید نور
۸۵	مولانا عبد محمود قادری	عبد الغفریم حال
۸۶	مولانا غفریم حسین الدین	مولانا کن الدین
۸۷	مولانا حافظ محمد مجید	محمد خاں

۸۸	مولانا احمد علی شاہ	محمد حسین
۸۹	مولانا احمد الہام	غلام حسین
۹۰	مولانا محمد چارچہ قہار	کریم علی
۹۱	مولانا قاری محمد	حاجی حسن
۹۲	مولانا مستحق صاحب	محمد حسین
۹۳	محمد خاں	علی محمد
۹۴	قاری محمد حسین قریب	سید احمد شاہ
۹۵	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۹۶	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۹۷	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۹۸	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۹۹	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۰	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۱	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۲	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۳	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۴	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۵	قاری محمد حسین	محمد رفیع
۱۰۶	قاری محمد حسین	محمد رفیع

۱۰۰	قاری محمد تقی حسین	محمد حسین	جی ڈاکٹر
۱۰۱	قاری محمد الیاس	محمد الیاس	ترک دال و درخیم و جان
۱۰۲	قاری محمد آصف	محمد آصف	لکھ پڑی
۱۰۳	قاری عابد حسین	عابد حسین	میدان پور سرگودھا
۱۰۴	قاری خیر محمد	خیر محمد	دھڑی و انظر گڑھ
۱۰۵	قاری محمد بشیر	محمد بشیر	لکھ پڑی
۱۰۶	قاری آصف محمود	آصف محمود	لکھ پڑی
۱۰۷	قاری محمد سلیم	محمد سلیم	کوٹ خانیہ و سرگودھا
۱۰۸	قاری نواز محمد	نواز محمد	سہانوی کوٹ خانیہ
۱۰۹	قاری درخیم	درخیم	بیرہ شریفی سرگودھا
۱۱۰	قاری محمد احمد	محمد احمد	تھان پور
۱۱۱	قاری سید نواز	سید نواز	پٹنہ سرگودھا
۱۱۲	قاری مہتاب احمد	مہتاب احمد	بھوانی پور
۱۱۳	قاری سرور احمد	سرور احمد	دھڑی و انظر گڑھ
۱۱۴	قاری عامر عباس	عامر عباس	احوال کاوٹ و گجرات
۱۱۵	قاری کاشف شہزاد	کاشف شہزاد	چند دال قاس و نارانی
۱۱۶	قاری محمد الیاس	محمد الیاس	شاد پور و قازغان
۱۱۷	قاری احمد رضا	احمد رضا	چٹ شہزاد پور و کپتن شریف
۱۱۸	قاری محمد شفیق	محمد شفیق	تمو شریف و گورکھ پور
۱۱۹	قاری محمد عابد	محمد عابد	دھڑی و انظر گڑھ
۱۲۰	قاری محمد عابد	محمد عابد	فیض علی و پور

۱۲۱	قاری محمد احمد	محمد احمد	دھڑی و انظر گڑھ
۱۲۲	قاری محمد الیاس	محمد الیاس	بھوانی پور و قازغان
۱۲۳	قاری محمد شریف	محمد شریف	بھوانی پور و قازغان
۱۲۴	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۲۵	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۲۶	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۲۷	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۲۸	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۲۹	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۰	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۱	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۲	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۳	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۴	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۵	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۶	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۷	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۸	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۳۹	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان
۱۴۰	قاری محمد احمد	محمد احمد	بھوانی پور و قازغان

۱۳۹	قاری احمد خان الله	محمد حبیب	مرتضی محمد نجف
۱۴۰	قاری محمد عبدالقیوم	قادر مومل	حسن آقا شادرواداد
۱۴۱	قاری محمد محمد	قادر محمد بن	پادشاه علی شادرواداد
۱۴۲	قاری سید کاظم حسین شاه	الشرعین شاه	نادر آقا
۱۴۳	قاری محمد اکبر علی	محمد کریم	سید محمد شریف
۱۴۴	قاری محمد آصف	محمد جان	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۴۵	قاری سید احمد	محمد طایف	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۴۶	قاری محمد شمس الدین	محمد عظیم	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۴۷	قاری سید رحیم	محمد فضل	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۴۸	قاری محمد اسرار	محمد اسرار	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۴۹	قاری محمد الحسن الحسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۰	قاری محمد حسین	محمد حسین	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۱	قاری محمد شمس الدین	محمد شمس	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۲	قاری محمد عمران خان	محمد عمران خان	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۳	قاری محمد حسن الله	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۴	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۵	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۶	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۷	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۸	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۵۹	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۰	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد

۱۶۱	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۲	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۳	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۴	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۵	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۶	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۷	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۸	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۶۹	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۰	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۱	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۲	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۳	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۴	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۵	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۶	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۷	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۸	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۷۹	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد
۱۸۰	قاری محمد حسن	محمد حسن	پیر محمد آقا شادرواداد

نام حفاظ کرام (۱۲۰۳) چاه مدخل مسجد مشربیه لاهور

۱۸۹	خانہ محمد رفیع	سید نصیر الدین	ابو ہادی
۱۹۰	خانہ محمد حسن	محمد باقر	نور الدین
۱۹۱	خانہ محمد سیدان	محمد سلیم	محمد علی
۱۹۲	خانہ محمد لڑکان	محمد لڑکان	ناگہ
۱۹۳	خانہ محمد دھرم	محمد دھرم	محمد علی
۱۹۴	خانہ محمد نیکل	محمد نیکل	محمد علی
۱۹۵	خانہ محمد رفیق	محمد رفیق	محمد علی
۱۹۶	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۱۹۷	خانہ محمد احمد	محمد احمد	محمد علی
۱۹۸	خانہ محمد عظیم	محمد عظیم	محمد علی
۱۹۹	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۰۰	خانہ محمد لڑکان	محمد لڑکان	محمد علی
۲۰۱	خانہ محمد لعل	محمد لعل	محمد علی
۲۰۲	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۰۳	خانہ محمد اکرم	محمد اکرم	محمد علی
۲۰۴	خانہ محمد شاکر	محمد شاکر	محمد علی
۲۰۵	خانہ محمد صادق	محمد صادق	محمد علی
۲۰۶	خانہ محمد صدیق	محمد صدیق	محمد علی
۲۰۷	خانہ محمد عثمان	محمد عثمان	محمد علی
۲۰۸	خانہ محمد عزیز	محمد عزیز	محمد علی
۲۰۹	خانہ محمد حسین	محمد حسین	محمد علی

۲۱۰	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۱۱	خانہ محمد صدیق	محمد صدیق	محمد علی
۲۱۲	خانہ محمد رفیق	محمد رفیق	محمد علی
۲۱۳	خانہ محمد لڑکان	محمد لڑکان	محمد علی
۲۱۴	خانہ محمد دھرم	محمد دھرم	محمد علی
۲۱۵	خانہ محمد نیکل	محمد نیکل	محمد علی
۲۱۶	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۱۷	خانہ محمد احمد	محمد احمد	محمد علی
۲۱۸	خانہ محمد عظیم	محمد عظیم	محمد علی
۲۱۹	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۲۰	خانہ محمد لڑکان	محمد لڑکان	محمد علی
۲۲۱	خانہ محمد لعل	محمد لعل	محمد علی
۲۲۲	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی
۲۲۳	خانہ محمد اکرم	محمد اکرم	محمد علی
۲۲۴	خانہ محمد شاکر	محمد شاکر	محمد علی
۲۲۵	خانہ محمد صادق	محمد صادق	محمد علی
۲۲۶	خانہ محمد صدیق	محمد صدیق	محمد علی
۲۲۷	خانہ محمد عثمان	محمد عثمان	محمد علی
۲۲۸	خانہ محمد عزیز	محمد عزیز	محمد علی
۲۲۹	خانہ محمد حسین	محمد حسین	محمد علی
۲۳۰	خانہ محمد حسن	محمد حسن	محمد علی

مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ

کا آخری فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی اور غنائی رہنما علامہ سید محمد سعید کاظمی رحمہما اللہ عالم اسلام کی مقتدر علمی شخصیات اور اہل سنت و جماعت کے نقطہء دید پر مشاوریں اور ان دونوں برہمنوں سے مسئلہ نوب کو نقد میں مدد و توفیق اور مختلف رسوں کے تیسرے وار تراجم قرآن کا عطیہ دے کر امت پر احسان عظیم کیا۔

لفظ ذہب جو بلا ہر گناہ کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اور بلا شہ قمر جمید میں اس لفظ کی اضافت رسول اللہ ﷺ کی طرف کی گئی ہے۔

علامہ اہل سنت نے یہاں اس کی لفظ توجیہات کی ہیں تاکہ مصنف رسوں ﷺ کی طیب و طاهر چادر پر کوئی دھبہ نہ آئے۔

چنانچہ سورہ فتح کی آیت کریمہ۔

"بہترین ثمن تقدم من ذہب و من نأخر" کی تفسیر میں امام فخر الدین بریلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

ثم یکن بمنی من ذہب و اما د یخیر وہ؟ فک (الجواب) عنہ قد تقدم سرار من وجوب (جداها) المراد ذہب المؤمنین (ثانیہا) المراد بركة الأفضل

(ثانیہا) الصدقات الخ۔ (تفسیر کبیر ج ۲: ۲۷۷، ص ۷۸)

علامہ محمد الدین تھکرائی لکھتے ہیں۔

الحج المسحوف بہ نقل من قاضیہ الایہ و وہ شہد بہ کتاب اللہ

سبہ لم یصح بہ الذہب فیہم ومن یوہم و یستعذبہم و یعال دالت و الجواب

محضاً لہم ان ذہب حلال مرنو تو وہ نقل متواتر او مصدق فی الکتاب

علی السہر والسیان لو ترک الاولی الخ۔

(شرح مقاصد جلد ۳: ۱۳، ص ۹۳، مطبوعہ دار المعارف لاہور)

دو مزید فرماتے ہیں۔

وہابی حق لینا افضل "استغفر للبعث" "وہابی حق لینا افضل"

"وہابی حق لینا افضل" مقدم من ذہب "لہم و وہابی حق لینا افضل"

الفضل۔ (ایضاً ص ۱۹۷)

اور "حق لینا افضل" کے حوالے سے فرماتے ہیں۔

بخط من العصاب و عتاب علی بركة الأفضل و بركة الأفضل

سہر الخیرات۔ (ایضاً)

عد ملو ان رحمة اللہ فی شریعہ شریف میں

(قد علم اللہ لہ ما تقدم من ذہب و ما تأخر) علما مع اختلاف العباد

معہ و لال العاصی لیل الخیر و ما کان من اللہ و اللہ

وہابی حق لینا افضل "وہابی حق لینا افضل" "وہابی حق لینا افضل"

وہابی حق لینا افضل "وہابی حق لینا افضل" "وہابی حق لینا افضل"

وہابی حق لینا افضل "وہابی حق لینا افضل" "وہابی حق لینا افضل"

وہابی حق لینا افضل "وہابی حق لینا افضل" "وہابی حق لینا افضل"

استلک، وقیل، المراد انہ مقصور لک غیر مواحد بلعب لو کان وقیل، هو تفریہ له من اللہ و صلی اللہ علیہ وسلم واللہ اعلم، (شرح مسلم ج: ۱، ص: ۱۰۹)

جب ان اکابر و اسلاف اہلسنت کی عبارات سے واضح ہے کہ انبیاء عظیم اصولاً و اسلام مصیبت و ذل سے معصوم ہیں اور قرآن میں ذل کی نسبت کا انبیاء خصوصاً حضور علیہ و اسلولہ و السلام کی طرف ہونا بالاجماع موقوف ہے تو اب ہر کسی کا وہل جس سے انبیاء عظیم السلام کی عصمت محفوظ اور ثابت رہے وہ تاویل چاہے اور مستحسن قرار پائے کی ابتدا یہ بحث کہ اسلاف کی تاویلات میں سے کوئی جائز اور کوئی ناجائز ہے یہ محض وقت کا ضیاع اور انکار طبع ہے ورنہ اسلاف کی مسلمہ حیثیت کو بجرع کرنا اور اپنی ناقص رائے کو مسلط کرنا بد قسمتی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

جس طرح ان بزرگوں نے "ذوب" کا معنی ترک الغفل کیا یا مومنین کے مقام مراد لئے اسی طرح امام اہل سنت مجدد دین و ملت امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ نے یہ دونوں باتیں ذکر کی ہیں اگرچہ آپ نے ترجمہ قرآن میں نبی اکرم ﷺ کے انکاروں و بھٹکوں کے مقام مراد لئے لیکن دوسرے مقامات پر ترک الغفل بھی مراد لیا (جیسا کہ مستشرقین نے نہایت عرق ریزی سے ان حوالہ جات کو کھینچا کیا ہے مفہم احکم الحکماء من امہ محمد ﷺ احسن المجاہد)

اور غرض الہی و درال علامہ سید احمد سعید کاظمی رحمہ اللہ نے ترک ادنیٰ (ترک الغفل) مراد لیا ہے۔ لہذا ادائے کی روشنی میں دونوں تراجم میں کوئی اختلاف نہیں اور یہ دونوں تراجم نہایت عمدہ و درست اور باہم مطابق ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

ملفوظ محمد عبدالقیوم ہزاروی

ناظم اہل جامعہ نظامیہ و قسویہ لاہور / شیخ پورہ

گزارش نامہ

ملفوظات علامہ پاکستان ملفوظ محمد عبدالقیوم ہزاروی قادری رضوی رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت عام امت مسلمہ خصوصاً اہل سنت و جماعت کے لئے ایسا عظیم سانس ہے جس کی حوائی نا ممکن ہے۔ آپ کی دینی باقی جس خدشات کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپ کے وصال کی خبر چند لمحوں کے اندر پوری دنیا میں پھیل گئی۔ اور وصال کے ایک گھنٹہ کے بعد سے تعزیت کرنے والوں کے قون ہزاروں کی تعداد میں موصول ہونا شروع ہو گئے۔

رسم قل کے بعد آپ کی خدشات کو سراپے ہوئے زندگی کے مختلف شعبہ جات سے تعلقی ہو گئے وائے علماء و مشائخ، دانشور اور سیاستدان حضرات نے کثیر تعداد میں تعزیتی خطوط، اور آپ کی علمی شخصیت پر مضامین، خطبات اور تاثرات اور سال فرمائے، جس کیلئے ادارہ مجلہ نظامیہ تمام حضرات کا یہ حد فخر گزارہ ہے۔

مجلد ملفوظات علامہ پاکستان رحمہ اللہ کے صاحبزادگان، اساتذہ و کرام اور اراکین مجلہ نظامیہ کی مشاورت سے یہ فیصلہ کیا گیا کہ مجلہ ملفوظات علامہ رحمہ اللہ کی سوانح حیات اور آپ کی دینی و ملی خدمات کے حوالہ سے جہلم کے موقع پر مجلہ نظامیہ کا خصوصی شمارہ "ملفوظات علامہ پاکستان نمبر" شائع کیا جائے۔

مقرر وقت میں یہ کام بہت مشکل اور محنت طلب تھا لیکن مجلہ نظامیہ کی ہمدردی نے بڑی جانتاشانی سے دن اور رات ایک کر کے اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچایا جس کی مثال حال اب نظر جائل بہترین کاغذ، اعلیٰ طباعت اور معیاری کپیڈنگ کیساتھ خوبصورت ضخیم مجلہ "ملفوظات علامہ پاکستان نمبر" آپ کے ہاتھوں میں ہے واقعی یہ اراکین مجلہ نظامیہ کی انتھک کوشش کا مددگار ہے ایک بات قارئین کے گوش گزار کرنا چاہتا ہوں کہ جن حضرات کے مضامین یا خطوط و تاثرات و غیرہ وقت کی قلت کے باعث شائع نہیں ہو سکے اور مضامین کی کپیڈنگ و وقت

ریڈنگ اور مجلس کی اشاعت میں ہم نے قیام مکان کو پیش کی ہے کہ کوئی شخص غلطی نہ رہے پائے
اسکے باوجود اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو اہل و عیال و نظامیہ اس کیلئے معذرت خواہ ہے۔

نوٹ: مجلہ النظامیہ کا خصوصی شمارہ "مفتی اعظم پاکستان نمبر" یہ ماہ ستمبر اور اکتوبر
2003ء میں شائع ہوا ہے آئندہ شمارہ ماہ نومبر 2003ء میں شائع کیا جائیگا۔ ان شمارہ
اور جن احباب کے تاثرات، مضامین یا خطوط و تحیر و اسرار سے ہمیں شائع ہونے سے روک
کئے ہیں ان مضامین، تاثرات اور خطوط کو ان شمارہ میں شائع کیا جائے گا۔

محکم مطبعہ

مدیر مسئول: علامہ نظامیہ

☆☆☆☆☆☆☆☆

جلسہ معراج النبی ﷺ

خطاب	ذریعہ صدارت
جامعہ اسلامیہ اسلامیہ، حضرت علامہ مدظلہ	مفتی اعظم پاکستان
ساجد احمد عبدالمصطفیٰ ہزاروی صاحب مدظلہ محمد عبدالستار سعیدی صاحب مدظلہ	
زادہ نگرانی: حضرت علامہ مولانا قاری ملازم حسین سعیدی	

تاریخ: 24 ستمبر 2003ء بمطابق	بمقام: جامع مسجد انوار مصطفیٰ
26 رجب بعد نماز عشاء	چاندنی بازار لاہور

نوٹ: تمام دوست احباب سے شرکت کی اپیل کی جاتی ہے۔
الدری النبی: قاری ملازم حسین سعیدی، جامع مسجد انوار مصطفیٰ، چاندنی بازار لاہور

اہل علم کے لئے خوشخبری

فتاویٰ رضویہ

جلد 25 شائع ہو چکی ہے

خصوصیات: جدید ایڈیشن

- ☆ عربی فارسی مہارت کے مقابلے میں اردو ترجمہ
- ☆ دارالافتاء حوالہ جات کی ترتیب، جدید جلد مطبوعہ کتب
- ☆ مہارت کی عہد بندی، کامیابیوں کے ساتھ
- ☆ کتابت اعلیٰ، کمال بہترین، آفیسر طاہر، جلد "فیوض الی" دار
- ☆ ہر جلد کے ساتھ مآخذ و مراجع کے عنوان سے منسلک کتب
- ☆ اور ان کے مصنفین، جمع من وقات
- ☆ سائز: 8 1/2 x 12 1/2 صفحات ہر جلد اور 50 1/2
- ☆ ہائی جلدوں پر تجزی سے کام جاری ہے

رضا فاؤنڈیشن

جامعہ نظامیہ رضویہ اندرون لوہاری گیٹ لاہور

حافظ نصیر احمد ہزاروی 0300-414300, 042-7657314

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی کی تاریخ وفات

بروز منگل دراستہ / ۱۶ ستمبر ۲۰۰۳ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ بمطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۳ء بمطابق ۲۰ ستمبر ۲۰۰۳ء

عیسوی

مفتی محمد عبدالقیوم ہزاروی بہشت رسید

۲۰۰۳ء

شرائط مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۰۳ء

مقصود غلام مفتی عبدالقیوم

۲۰۰۳ء

مدارج مفتی عبدالقیوم

۲۰۰۳ء

ہجری

فرماری مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

قبل واری مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی مفتی محمد

۱۴۲۴ھ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۱۴۲۴ھ

مفتی عبدالقیوم ہزاروی الاسرمان جہاں

۱۴۲۴ھ

گمراہ مصر مفتی عبدالقیوم

۱۴۲۴ھ

بکرمی

نظر بن مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ء

نظر بن مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ء

حضرت گلستان مفتی عبدالقیوم ہزاروی

۲۰۶۰ء



اعظمیٰ تشکر

ہم اپنے ان تمام کرم فرماؤں، محنتوں اور جامعہ کلامیہ رضویہ کے جملہ وابستگان کا
تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے مفتی اعظم پاکستان علیہ الرحمۃ کے
بنادہ میں شریک ہو کر، فون کر کے یا تحریری مراسلات انگلیس ہتھیار کے ذریعے یا
بذات خود تشریف لاکر یا اپنے اداروں میں تعیناتی پر و کرام کروا کر قبلہ مفتی اعظم
پاکستان علیہ الرحمۃ کے صاحبزادگان اساتذہ اور طلبائے جامعہ کلامیہ رضویہ کے
ساتھ اعظمیٰ راقصوں فرمایا جو انعم اللہ احسن العزاء

ہماری دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کریم ﷺ کے طویل قلم مفتی اعظم پاکستان
علیہ الرحمۃ کی پلمدی و رجحان کے ساتھ ساتھ ہمیں آپ کے مشن کو آگے بڑھانے
کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین: سید المرسلین ﷺ